کم قیمت اور معیاری جاسوسی ادب

فاتح جاسوس

مصنف ـــــ برکلے گرے

مترجم ـــــ ایف ایم صدیقی

Rs. 4.50

کامران سیریز، راولپنڈی

کامران سیریز کی ۸۷ ویں پیشکش

فاتح جاسوس

CALL CON QUEST FOR DANGER

آزاد ترجمہ

مصنف ـــــــ برکلے گرے

مترجم ـــــــ الیف ایم صدیقی

قیمت: ۔

کامران سیریز ڈی ۴۷۶، اقبال روڈ، راولپنڈی

ابتدائیہ

کافی عرصہ بعد اس مصنف کا دوسرا ناول پیش کیا جا رہا ہے امید ہے یہ ناول پہلے سے کئی گنا زیادہ دلچسپ ہونے کی وجہ سے شرفِ قبولیت حاصل کرے گا۔

آج کل جاسوسی ادب کی یہ روایات بن گئی ہے کہ ہر مصنف اپنی تخلیقات میں مرکزی کردار (ہیرو) مستقل طور پہ ایک ہی وابستہ رکھتا ہے۔ اور مصنف کے افتادِ طبع کے مطابق اس کے ہیرو کے اوصاف بھی مختلف ہوتے ہیں حتٰی کہ ضروریاتِ زندگی کی چیزیں بھی مثلاً کار، ریوالور، سگریٹ، شراب وغیرہ ایک مصنف کے ہیرو سے دوسرے مصنف کا ہیرو اپنے مزاج اور طبیعت کے مطابق الگ استعمال کرتا ہے۔

بعض مصنفین کے کرداروں نے اس قدر عامی مقبولیت حاصل کی کہ اپنے خالق کی نسبت زیادہ شہرت و اہمیت اختیار کر گئے۔ جیسے شرلک ہومز، آرسین لوپن، پیری میسن، جیمس بانڈ، ٹارزن، سٹیل سکاٹ، نیمی کاشن وغیرہ ایسے بے شمار اور بھی کردار ہیں، جنہوں نے عوام سے روزنِ کھوں کر داد تحسین حاصل کی۔

زیرِ نظر شمارہ میں بر کلے کرے کا بھی ایسے ہی کرداروں میں سے ایک کردار نارمن کنکولسٹ کا ہے جسے قارئین نے اگر پسند فرمایا تو اس کے مزید ناولوں کے ترجمے شائع کرنے کا تقاضہ کریں گے جیسے سٹیل سکاٹ کا کردار لینے آنے پہ ناظرین نے اصرار کیا ہے

لیکن ادارہ کامران سیریز کسی شہرت یافتہ مصنف، کردار یا مترجم کے سہارے چلنے کی نسبت اپنے اصول کے مطابق ناولوں کا انتخاب ان کی افادیت کے پیش نظر کرتا رہے گا۔ اور بھیڑ چال کی دوڑ میں شامل ہونے والے اور بہت سے ادارے موجود ہیں جیسے طبع زاد جاسوسی ناولوں کے مشہور مصنف محترم ابن صفی کے کردار عمران کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم معیاری جاسوسی ادب پیش کر کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں حالانکہ وہ جاسوسی ادب کا بیڑہ غرق کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور عوام کا ذوق لطیف ایسا بگاڑ کر رکھ دیا ہے کہ قارئین کسی ایسے مصنف کی تصنیفات کی حوصلہ افزائی آسانی سے نہیں کرتا جس نے اپنے نئے کردار پیش کئے ہوں۔ بہرحال یہ امر باعث مسرت ہے کہ اہل ذوق حضرات نے کامران سیریز کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ تب ہی ادارہ آج ۸۷ واں شمارہ پیش کر رہا ہے اور آئندہ بھی قارئین کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی جائے گی۔

ادارہ"

۱

ستمبر کی ایک دھندلی شام تھی۔ فضا بوجھل اور ہوا بند تھی۔ نارمن کنگولسٹ اپنے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا ٹیلیویژن پروگرام سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ کوئی جاسوسی فلم دکھائی جا رہی تھی۔ چونکہ ان کی خادمہ سوسن سونے کے لیے جا چکی تھی۔ اس لیے مجھے کو خود ہی اُٹھ کر کافی بنانے کے لئے باورچی خانہ میں جانا پڑا۔

نارمن پوری دلچسپی سے فلم دیکھ رہا تھا۔ کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی بادل ناخواستہ اٹھ کر ٹیلیفون تک گیا۔ رسیور کان پر رکھتے ہی ایک مضطرب اور خوفزدہ آواز سنائی دی

"کیا آپ نارمن کنگولسٹ ہیں؟"

"ہاں میں نارمن بول رہا ہوں۔"

"خدا کا شکر ہے ..... کیا آپ فوراً یہاں آ سکتے ہیں!" دوسری طرف سے سخت بے چینی اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا گیا۔

"آپ کون ہیں۔ اور کہاں سے بول رہے ہیں؟" نارمن نے پوچھا۔

"میں فلیٹ نمبر ۲۰۴ ہافی ٹاور سے بے وائٹ سے بول رہا ہوں۔ میری جان سخت خطرے میں ہے۔ میں پولیس کو مطلع کرنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتا۔ اسی لئے آپ کو فون کیا

ہے۔ آپ فوراً چلے آئیں ...... اف خدایا مگر اب تو بہت دیر ہو چکی ہے ...

عین اسی وقت چرچراہٹ کی آواز سے کسی چیز کے ٹوٹنے اور گرنے کی آواز آئی۔

اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

جوئے اپنے ہاتھوں پر ایک ٹرے اٹھائے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

" یہ ٹیلیفون کہاں سے آیا تھا۔ اور تم اس طرح مضطرب کیوں نظر آ رہے ہو۔ کیا کوئی

خاص بات ہے؟"

" ہاں خاص ہی سمجھو۔ ٹیلیفون پر ایک شخص نے بتایا ہے کہ اس کی جان سخت

خطرے میں ہے اور میرا خیال ہے کہ اسے ختم کر دیا گیا ہے۔" نارمن نے جواب دیا۔

" مگر وہ ہے کون؟" جوئے نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے بے تابی سے پوچھا۔

" کچھ پتہ نہیں۔ اس نے اپنا پتہ فلیٹ نمبر ۴ ہائی ٹاور بے واٹر بتایا ہے۔ میں

وہاں صرف دس منٹ میں پہنچ سکتا ہوں۔"

اس کے بعد نارمن نے ٹیلیفون پر جو کچھ سنا تھا۔ سب کچھ جوئے کو بتا دیا پھر بولا۔

" سب سے عجیب چیز وہ آواز تھی۔ جو کسی چیز کے ٹوٹنے یا گرنے سے پیدا ہوئی تھی

اور اس کے فوراً بعد ریسیور رکھ دیا گیا تھا۔ میں حیران ہوں کہ پولیس کو اطلاع دینے کی بجائے

اس نے مجھے کیوں بلایا۔"

" کیا تم نے اس کی آواز پہچان لی تھی؟"

" نہیں۔"

" کہیں تمہیں پھنسانے کے لئے کوئی جال نہ پھیلایا گیا ہو؟" جوئے نے اندیشہ ظاہر

کیا۔ نارمن نے قہقہہ لگایا پھر بولا۔

"نہیں میری جان۔ یہ بات نہیں۔ تم نے دراصل اس کی آواز نہیں سنی۔ تب ہی تو یہ سوچ رہی ہو۔ میں نے اس کی آواز سنی ہے۔ وہ سخت گھبرایا ہوا اور خوفزدہ تھا اور وہ ایکٹنگ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ میں اتنا بے وقوف بھی نہیں ہوں جو اصل اور نقل میں فرق نہ کر سکوں۔ کم از کم مجھے وہاں جا کر دیکھنا ضرور چاہیئے۔ کہ کیا معاملہ ہے۔"

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔"

"نہیں۔ تم آرام کرو۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ پھر یہ بھی تو ممکن ہے کہ کچھ بھی نہ ہو۔ میں زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں واپس آجاؤں گا۔"

"اچھا ہوشیار اور محتاط رہنا۔" جوئے نے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔" اتنا کہہ کر نارمن بیرونی کمرے سے نکل کر گیراج میں آیا جہاں اس کی مرسیڈیز سیلون ہر وقت تیار کھڑی رہتی تھی۔ انجن اسٹارٹ کیا۔ اور بذریعہ کار لفٹ ایک ہی منٹ میں نیچے پہنچ گیا۔

پندرہ منٹ کی تیز رفتاری کے بعد وہ بے واٹر کے علاقے میں تھا۔ ایک پولیس مین سے دریافت کرنے کے بعد ہائی ٹاور چوک پہنچنے میں اسے کوئی خاص دقت پیش نہیں آئی۔ اس چوک میں چار دیواری کے اندر چھوٹا سا باغیچہ تھا۔ چاروں طرف پرانے طرز کی مگر خوبصورت عمارتیں کھڑی ہوئی تھیں۔ جنوبی سڑک پر تھوڑی دور چلنے کے بعد جدید عمارتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ ان عمارتوں میں بڑے اور آرام دہ فلیٹ تھے۔ ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ سڑک کی پٹڑی پر ایک دو کاریں کھڑی ہوئی تھیں۔ اس نے بھی اپنی کار انہی کاروں کے پاس کھڑی کر دی۔ اور باہر نکل کر سڑک پار کر کے آگے چل پڑا۔ ابھی وہ چند قدم ہی چلا ہو گا۔ کہ دفعتاً اس کے دائیں طرف سے ایک بڑی عمارت سے ایک امریکی قسم کی بند کار تیز رفتاری

سے نکلی۔ اگر وہ برق رفتاری سے ایک طرف کو نہ ہٹ گیا ہوتا۔ تو اس کی ہڈیاں بھی قیمہ بن جاتیں۔ عین اسی وقت بریکوں کی چیخ کے ساتھ ہی کار رک گئی۔ نارمن جھپٹ کر اس کے اگلے دروازے تک پہنچا۔

"کیا ارادہ تھا۔ تم نے تو اپنی طرف سے مجھے کچل ہی دیا تھا۔ آخر اس قدر تیزی سے نکلنا کوئی خاص ضروری تھا؟"

"بکواس نہ کرو۔" ڈرائیور نے جواب دیا۔

وہ چہرے کے خدوخال سے کوئی شریف آدمی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا ایک قیمتی اوورکوٹ اور ہلکی قسم کا ہیٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے سے سختی کے آثار نمایاں تھے۔ مزید ایک لفظ کہے بغیر اس نے گیئر لگا کر ایکسیلیٹر دبایا اور چوک کی طرف تیزی سے چلا گیا۔

ایک یا دو سیکنڈ کا جو مختصر موقع نارمن کو ملا تھا۔ اس میں اس نے دو انسانی سائے کار کی عقبی سیٹوں پر دیکھے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے اسے زبردستی بیٹھنے پر مجبور کیا گیا ہو کیونکہ اس کا سر سیٹ کی پشت پر لگا ہوا تھا۔ اور دونوں ہاتھ پشت کی طرف غائب تھے۔ مگر نارمن وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ کار کے عقبی حصے میں اندھیرا تھا۔

کار چوک میں جا کر آنکھوں سے اوجھل ہو گئی مگر نارمن نے اس کا رجسٹریشن نمبر دیکھ لیا تھا۔ نارمن اب تک تو یہی سمجھ رہا تھا۔ کہ وہ اپنا وقت فضول برباد کر رہا ہے۔ لیکن اس واقعہ سے اسے یقین ہو گیا کہ کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے۔

عمارت میں داخل ہونے کے بعد اس نے اپنے آپ کو ایک وسیع و عریض نشست گاہ

ین پایا۔ تمام دیواریں بے داغ روغن شدہ تھیں اور فرش پر نفیس قیمتی قالین بچھا ہوا تھا۔ بائیں جانب ٹیلیفون پر ایک باوردی پورٹر گفتگو میں مصروف تھا۔ سامنے تین عدد خودکار لفٹیں لگی ہوئی تھیں۔

نارمن کنگولسٹ نے پورٹر پر ایک سرسری نظر ڈالی اور تیزی سے بڑھ کر لفٹ نمبر ایک میں سوار ہو کر دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ یہ ایک طویل غلام گردش تھی۔ جس میں سرخ تنگ کا قالین بچھا ہوا تھا۔ اور دونوں طرف دروازوں پر نمبروں کی تختیاں لگی ہوئی تھیں۔ فلیٹ نمبر ۲۰۴ لفٹ سے کوئی زیادہ دور نہیں تھا۔

نارمن نے گھنٹی کا بٹن دبایا۔ چند سیکنڈ ٹھہر کر یہی عمل پھر دہرایا۔ اس مرتبہ دستک بھی دی۔ مگر کوئی جواب نہ پا کر واپس مڑا اور اسی لفٹ سے نیچے نشست گاہ میں آیا۔ پورٹر ٹیلیفون پر اپنی گفتگو ختم کر چکا تھا۔ نارمن سخت بے تاب تھا۔ اسے رہ رہ کر اس ٹیلیفون کال کا خیال آرہا تھا۔ جسے سن کر وہ یہاں آیا تھا۔

"کیا آپ کو کسی سے ملنا ہے؟" پورٹر نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا۔

"ہاں!.... فلیٹ نمبر ۲۰۴ میں کون رہتا ہے؟ نارمن نے پوچھا۔

پورٹر نارمن کے چھ فٹے قد اور بہترین لباس کو دیکھ کر مرعوب ہو چکا تھا۔ چنانچہ فوراً بولا۔

"فلیٹ نمبر ۲۰۴ میں جیمز برٹن رہتے ہیں۔ مگر میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں نہیں ہیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ پہلے میں نے انہیں باہر جاتے دیکھا تھا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ جیمز برٹن کون ہیں؟"

"جی ہاں! وہ فوسیٹ بینک کے ڈائرکٹروں میں سے ایک ہیں جو لومبارڈ اسٹریٹ

پر واقع ہے۔

"کیا وہ شادی شدہ ہیں؟"

"نہیں جناب ابھی انہوں نے شادی نہیں کی۔ غالباً منگنی ہو چکی ہے اور اس کی منگیتر ایک حسین و جمیل نوجوان لڑکی ہے۔

"کیا وہ یہاں تنہا ہی رہتے ہیں؟"

"جی ہاں۔"

"کب سے اس فلیٹ میں رہ رہے ہیں؟"

"شروع سے ہی۔ یہ فلیٹ پانچ سال پہلے تعمیر ہوئے تھے اور اسی وقت سے وہ یہاں رہ رہے ہیں۔"

پورٹر بھی اب کچھ متردد نظر آ رہا تھا۔

"جناب! کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔ کہ آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

"اس لئے کہ فلیٹ نمبر ۲۰۴ سے ابھی کچھ دیر پہلے مجھے فون کیا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا فوراً آؤ کیونکہ اس کی جان سخت خطرے میں ہے۔ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ اس آواز اور لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سخت خوفزدہ ہے اس کے علاوہ کچھ ایسی آواز بھی آئی تھی جیسے اسے ضرب لگائی گئی ہو اس کے بعد اچانک سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔

نارمن کی بات سن کر پورٹر پہلے تو چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"جناب! مجھے یقین ہے کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ جیمز برٹن نہایت شریف آدمی ہیں"

"شریف آدمی ہیں یا نہیں ہیں۔ انہوں نے یا پھر کسی اور نے مجھے فوراً فلیٹ نمبر ۲۰۴ پر آنے کو کہا تھا۔ اور اب میں اس فلیٹ کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"مگر جناب! یہ کیونکر ممکن ہے؟"

"کیا تمہارے پاس تمام فلیٹوں کی ماسٹر کی نہیں ہے!"

"ہے تو سہی۔ مگر...."

"اگر مگر کچھ نہیں۔ اگر تمہارے پاس ماسٹر کی ہے تو فلیٹ نمبر ۲۰۴ کو فوراً کھولو۔ میں یہاں کوئی جھک مارنے تو نہیں آیا ہوں مجھے ڈر ہے کہ مسٹر برٹن کو ضرور کوئی حادثہ پیش آیا ہے اور ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔" نادمن نے ذرا سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

پورٹر عجیب مخمصے میں پڑ گیا تھا۔ آخر کار بولا۔

"نہیں جناب! یہ میں نہیں کر سکتا۔ مسٹر برٹن اسے قطعاً پسند نہیں کریں گے۔"

"مسٹر! اس کی بجائے مسٹر برٹن اس کو قطعاً پسند نہیں کریں گے کہ وہ ٹیلیفون کے پاس بے ہوش پڑے ہوں۔ اور کوئی ان کی پرواہ نہ کرے۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ جلدی کرو کہیں وقت ہاتھ سے نکلنے پر بعد میں پچھتانا پڑے۔

"آپ بھی اپنی جگہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ لیکن مجھے بھی تو اپنی نوکری پیاری ہے.... کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کون ہیں!"

"میرا نام نادمن لنکولنٹ ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور تم باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو۔"

آخر کار پورٹر جیون کو ہتھیار ڈالتے ہی بنی۔ فلیٹ نمبر ۲۰۴ کے قفل میں اپنی ماسٹر کی ڈالتے ہوئے اس نے کہا۔

"جناب آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ مسٹر برٹن اس بات پر بہت ناراض ہوں گے۔"

"میرے بھائی! یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ کہ مسٹر برٹن کی لاش اندر پڑی ہو۔"

پہلے پورٹر دروازے سے داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہی نارمن تھا۔ پورٹر نے ہاتھ بڑھا کر نشست گاہ کی لائٹ کا سوئچ آن کر دیا۔ یہ ایک مختصر سا کمرہ تھا۔ سامنے رہائشی کمرے کا دروازہ تھا۔ پورٹر نے اندر داخل ہو کر اسے بھی روشن کر دیا۔ کسی ذی روح کا نام و نشان بھی نہیں تھا

۔ "میں نہ کہتا تھا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ مسٹر برٹن تو ایک گھنٹہ ہوا باہر گئے تھے پھر بھلا یہاں بند فلیٹ سے تمہیں کوئی کیونکر فون کر سکتا تھا۔" پورٹر نے برہم ہوتے ہوئے کہا۔

وہ ایک بڑا رہائشی کمرہ تھا۔ فون کے پاس نہ تو کوئی بے ہوش پڑا ہوا تھا اور نہ ہی کسی کی لاش تھی۔ فرنیچر بہت قیمتی تھا۔ فرش پر بہت خوبصورت گہرے رنگ قالین تھا۔ ایک طرف ایک چھوٹی میز پر پورٹیبل ٹائپ رائٹر رکھا ہوا تھا۔ دائیں جانب ایک بڑے ریک میں بہت سی کتابیں قرینے سے لگی ہوئی تھیں۔ دوسری جانب کاکٹیل کیبنٹ تھی۔ چند آرام دہ اور نفیس کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ بغرض ان تمام چیزوں سے ظاہر تھا۔ کہ اس فلیٹ میں رہنے والا مالی طور پر آسودہ حال اور عمدہ ذوق کا مالک تھا۔ کمرے میں الٹ پلٹ یا افراتفری کی قطعاً کوئی علامت نہیں تھی۔

"میں نہیں جانتا کہ تم میرے ساتھ کیا کھیل کھیل رہے ہو۔ بہر حال فوراً نکل جاؤ۔ مسٹر برٹن کو کچھ بھی نہیں ہوا۔ میں احمق تھا۔ جو اس طرح تمہاری باتوں میں آ گیا۔"

نارمن اس کی بات کی طرف دھیان دیئے بغیر لمبے لمبے ڈگ بھر کر کمرے کی دوسری طرف گیا۔ جہاں ایک دروازہ تھا۔ جو خواب گاہ میں کھلتا تھا۔ لائٹ جلائی تو اس کی نظریں ایک بڑے پلنگ پر پڑیں۔ جس پر ایک بڑا چرمی سوٹ کیس رکھا ہوا تھا اور اس کے اوپر

ایک لیبل لگا ہوا تھا۔ اس لیبل پر "مسٹر جیمز پورٹن مالبرو ہوٹل نیو یارک" کے الفاظ تحریر تھے۔ ایک گوشے کے ساتھ ہوائی کمپنی کی ایک سلپ لٹک رہی تھی۔

"دیکھو مسٹر! اگر تم فوراً فلیٹ سے نہ نکلے تو میں پولیس کو فون کر دوں گا۔"

پورٹر کا انداز اب جارحانہ ہوتا جا رہا تھا۔

نارمن خواب گاہ سے نکلنے لگا۔ تو اچانک اس کی نظر دروازے کے قفل پر پڑی مگر وہ کمرے سے نکل آیا۔ اور پورٹر کی پرواہ کئے بغیر تمام فلیٹ چھان مارا۔ باورچی خانہ غسل خانہ، اور اسٹور بھی دیکھ ڈالا۔ لیکن اسے کہیں بھی کسی گڑبڑ کے آثار نظر نہ آئے۔ پورٹر برابر پیچ و تاؤ کھا رہا تھا۔ اور اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔

نارمن سخت حیران تھا۔ کیا واقعی اسے غلط فہمی ہوئی تھی۔ کیا فلیٹ کا نمبر سننے میں اس سے غلطی ہوئی تھی۔

پورٹر غضب آلود نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"تم اس طرح پیچ پا کیوں ہو رہے ہو۔ میں یہاں کسی بری نیت سے نہیں آیا۔ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ صحیح ہے۔" نارمن نے رہائشی کمرے پر دوبارہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

یک لخت دونوں اچھل پڑے اور ان کی نگاہیں بیرونی دروازے کی طرف گھوم گئیں بیرونی دروازے کے قفل میں چابی گھومنے کی آواز آ رہی تھی۔

دروازے سے جو شخص داخل ہوا وہ تیس سال کا ایک تندرست و توانا اور خوبصورت نوجوان تھا۔ اس کے چہرے پر غصہ اور ناگواری کے تاثرات تھے اس نے شام کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ اور بڑا اسمارٹ نظر آ رہا تھا۔ لباس کے اوپر سیاہ رنگ کا

اوور کوٹ تھا۔ نارمن اور پورٹر کو اپنے فلیٹ میں دیکھ کر اس کے چہرے پر نفرت کی لکیریں کھنچ گئیں۔

"جیون! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے پورٹر کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر برٹن! کیا آپ ٹھیک ہیں؟" پورٹر نے الٹا سوال کیا۔

"کیا مطلب؟.... اور یہ کون ہے؟" برٹن نے نارمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیمز برٹن اس میں جیون کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس نے میری ہی درخواست پر آپ کا قفل کھولا تھا۔ اور اس کی معقول وجہ تھی...... میرا نام نارمن کنکولسٹ ہے"

"مجھے نہیں معلوم کہ تمہارا نام کیا ہے۔ میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے تمہیں بغیر میری اجازت کے اندر کیوں آنے دیا۔" مسٹر برٹن کا چہرہ شدت غیظ سے تمتما رہا تھا۔ چند لمحے دونوں کو خشم آلود نگاہوں سے گھورتا رہا پھر بولا۔

"جیون تم جاؤ۔ میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔"

پورٹر جیون سر نیچا کئے باہر نکل گیا۔

"ہاں مسٹر" برٹن پورٹر کے جا چکے بعد بولا۔

"اب بتاؤ کہ تمہیں اس طرح میرے فلیٹ میں اندر آنے کی جرأت کیونکر ہوئی مجھے یقین ہے کہ تم نے ہی اس حماقت کے پتلے پورٹر کو ورغلایا ہوگا۔

"میں نے ابھی بتایا ہے کہ اس کی بہت معقول وجہ تھی۔ میں نے ہی اسے قفل کھولنے پر مجبور کیا تھا۔ کیونکہ مجھے اندر آپ کی لاش ملنے کی توقع تھی۔"

یہ سن کر برٹن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے؟"

"نہیں مسٹر برٹن ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ذرا تحمل سے کام لیں تو میں آپ کو بتاؤں۔"

"تم نے اپنا نام کنگولسٹ بتایا ہے۔ لیکن میں اس نام کے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میں دراصل وہ شخص ہوں جس نے گیارہ بجے سے کچھ ہی دیر پہلے اس فلیٹ سے فون کال وصول کی تھی۔ جو شخص یہاں سے بول رہا تھا۔ وہ انتہائی خوفزدہ اور گھبرایا ہوا تھا۔ اس نے میرا نام لے کر مجھے مخاطب کیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ فوراً آؤ کیونکہ اس کی جان سخت خطرہ میں تھی۔ اس نے مجھے اس فلیٹ کا نمبر اور عمارت کا نام بھی بتایا تھا۔ اس نے مجھے فوراً پہنچنے کی تاکید کی تھی۔ لیکن یک لخت فون بند ہو گیا تھا۔ اور اسی وقت ایسی آواز آئی تھی۔ جیسے کوئی چیز ٹوٹی ہو یا پھر اس کے سر پر ضرب لگائی گئی ہو ان حالات میں میرا فوراً یہاں آنا اور رپورٹر کو دروازہ کھولنے پر مجبور کرنا فطری امر تھا"

برٹن بے یقینی اور نفرت بھری نظروں سے نارمن کو دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر! مجھے پورا یقین ہے۔ کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میرا خیال ہے کہ میں تمہیں پولیس کے حوالے کردوں۔ ۔۔۔۔ اف خدایا! اگر میں بر وقت نہ پہنچ جاتا تو پتہ نہیں تم یہاں کیا گل کھلاتے بائی دی وے تم ہو کون؟"

"یہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں یہاں تمہارے فلیٹ میں چوری کی غرض سے آیا تھا۔ تو اس خیال کو ذہن سے نکال دو۔ میں یہاں صرف اس لئے آیا تھا۔ کہ تم خطرے میں تھے۔ اور میں تمہاری مدد کرنا چاہتا تھا۔" نارمن کا لہجہ بھی اب

کسی قدر تیز ہو چلا تھا۔ اس لئے برٹن کچھ نرم پڑ گیا۔

"میں اب بھی کچھ نہیں سمجھا!" برٹن نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"میں خود بھی تمہاری ہی طرح حیران ہوں۔ اگر وہ فون کال تم نے نہیں کی تھی۔ تو ممکن ہے۔ اس فلیٹ سے کسی اور نے کی ہو۔"

"نہیں۔ یہ بات بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ فلیٹ میں کوئی نہیں تھا۔ دروازہ باہر سے مقفل تھا۔ اول تو تمہیں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے اگر یہ بات نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ تم کسی بری نیت سے ہی یہاں آئے ہو۔ اگر صبح مجھے ساڑھے چار بجے والی پرواز سے نیویارک نہ جانا ہوتا، تو میں تمہیں ضرور پولیس کے حوالے کر دیتا۔ مگر چونکہ میرا جانا انتہائی ضروری ہے۔ اس لئے میں کسی پولیس کیس میں ملوث ہو کر وقت ضائع نہیں کر سکتا۔ لہذا بہتر ہے کہ فوراً فلیٹ سے نکل جاؤ۔"

نارمن کنکولسٹ نے بڑے سکون سے برٹن کی باتیں سنیں اور پھر مسکراتے ہوئے قریب ہی رکھی ہوئی ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیب سے سگریٹ کیس نکال کر ایک سگریٹ جلائی اور دایاں پیر بائیں گھٹنے پر رکھ کر ہلکے ہلکے کش لگانے لگا۔ آخر کار چند لمحوں کے بعد بولا۔

"مسٹر برٹن! اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو خواہ مخواہ لال پیلا ہونے کی بجائے حالات و واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کرتا ...... آپ کا کیا خیال ہے کہ یہاں اس فلیٹ میں آپ کی عدم موجودگی میں کوئی نہیں آیا۔"

"ہاں! مجھے یقین ہے کہ تمہارے داخل ہونے سے پہلے یہاں کوئی نہیں آیا۔ اگر تم جھوٹ نہیں بول رہے اور تمہاری بیان کردہ کہانی درست ہے تو پھر ضرور فلیٹ

کا نمبر سننے میں غلطی ہوئی ہو گی؟

"نہیں مسٹر ہیرٹن میں غلط فلیٹ پر نہیں آیا۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ فون اسی فلیٹ سے کیا گیا تھا۔" نارمن نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے؟"

"آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں ثبوت بھی دکھائے دیتا ہوں..... تمہاری خوابگاہ میں ٹیلیفون کی ایکسٹینشن موجود ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

"ہاں ہے۔ لیکن...."

"اب ذرا غور سے اس دروازے اور قفل کی حالت دیکھو۔" نارمن نے خوابگاہ کے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

۲

جیمز ہیرٹن حیران و ششدر دروازے کو ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔ جہاں بیداغ پینٹ پر خراشیں اور زور آزمائی کے واضح نشانات موجود تھے۔ اور قفل کا کیچ بھی ٹوٹا ہوا تھا۔

"عجیب معاملہ ہے۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔" آخر کار ہیرٹن نے کہا۔

"معاملہ بالکل صاف ہے۔ دروازے کو طاقت سے دھکیل کر کھولا گیا ہے قفل

کا ٹوٹا ہوا کنڈا اور دروازے کی حالت اس بات کا پختہ اور ناقابل تردید ثبوت ہے" نارمن نے کہا۔

"لیکن میں تو اس کو بالکل درست حالت میں چھوڑ گیا تھا۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔ اس وقت یہ درست حالت میں ہی تھا۔ لیکن جس وقت مجھے یہاں سے فون کیا جا رہا تھا۔ تو سلسلہ یک لخت بند ہو گیا تھا۔ اور بند ہونے سے پہلے میں نے ایسی آواز سنی تھی جیسے کسی چیز کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ دروازہ اسی وقت دھکا مار کر کھولا گیا ہوگا۔"

"مگر یقین نہیں آتا۔" برٹن نے تذبذب کے عالم میں کہا۔

"یقین کرو یا نہ کرو مگر یہ حقیقت ہے۔ میں جو کچھ سمجھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کوئی شخص تمہاری غیر حاضری میں تمہارے فلیٹ میں داخل ہوا ہوگا۔ مگر اس کے پیچھے قاتل لگے ہوئے ہوں گے اس نے دوڑ کر تمہارے کمرہ خواب میں داخل ہو کر اندر سے کمرہ مقفل کر لیا ہوگا اور فون پر مجھ سے مدد طلب کی۔ لیکن اسی وقت حملہ آوروں نے طاقت آزمائی کر کے دروازہ کھول لیا ہوگا اور اس غریب کو چیخنے چلانے کا بھی موقع نہ دے کر کریڈل پر ہاتھ رکھ کر سلسلہ منقطع کر دیا ہوگا۔"

"بہت خوب.... مگر وہ شخص کون ہو سکتا ہے؟" برٹن نے حیران ہو کر کہا۔

"میں کیا جانوں۔ یہ سوچنا تو تمہارا کام ہے۔" نارمن نے مختصر جواب دیا۔

"اور وہ حملہ آور کون تھے؟" برٹن کے لہجے میں بیزاری اور اضطراب تھا۔

"اس سوال کا جواب بھی تمہیں ہی سوچنا ہوگا۔ میں بھلا اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں... تم اپنے فلیٹ سے شام کو باہر کس وقت گئے تھے؟"

"میں تقریباً ایک گھنٹہ پہلے باہر گیا تھا۔ کیونکہ مجھے مسٹر ہوورڈ سے ملاقات کرنی تھی
سر ہوورڈ فوسٹ بنک کے چیئرمین ہیں۔ مجھے چند امور کی وضاحت کے لئے ان سے ضروری
ملنا تھا۔ کیونکہ میں ایک انتہائی اہم کام کے سلسلہ میں صبح کی پرواز سے نیویارک جا رہا ہوں
سر ہوورڈ سے ملنے کے بعد میں تھوڑی دیر کے لئے اپنے دفتر گیا تھا۔ تاکہ ضروری کام نکال
دوں۔ کیونکہ نیویارک میں میرا قیام کم از کم دس دن کا ہوگا۔"

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ فلیٹ شام کے بعد سے خالی تھا۔ چنانچہ کوئی شخص
پورٹر کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اندر داخل ہوا۔ بیرونی دروازے کی اس کے پاس چابی
ہوگی کیونکہ بیرونی دروازے پر زور آزمائی کے نشانات نہیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ اسے چابی سے
کھولا گیا ہوگا۔ جوں ہی وہ اندر داخل ہوا کسی نے کال بیل بجائی ہوگی۔ اور جب اس نے
دروازے پر حملہ آوروں کو دیکھا ہوگا۔ تو خوفزدہ ہو کر اندر کی طرف بھاگ کر خواب گاہ کے
اندر اپنے آپ کو مقفل کر لیا ہوگا۔ اسی کمرے سے مجھے فون کیا ہوگا۔ لیکن حملہ آوروں نے
دھکا مار کر قفل توڑ کر اسے قابو کر لیا ہوگا۔

"مگر کمرے میں کسی قسم کی گڑبڑ کے آثار نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلائی
گئی ہے؟"

"کیا تم نے اپنے کسی دوست کو بیرونی کمرے کی چابی دی تھی؟" نارمن نے برٹن کے سوال
کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرا ایسا کوئی دوست نہیں ہے جو اس طرح بغیر اجازت میرے فلیٹ میں داخل ہو اور
نہ ہی میں نے کسی کو اپنے فلیٹ کی چابی دی ہے..... لیکن تم نے ابھی تک نہیں بتایا کہ
تم کون ہو اور وہ شخص جو بھی کوئی تھا۔ اس نے پولیس کو رپورٹ دینے کی بجائے تمہیں

کیوں فون کیا تھا!

"تم نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔" نارمن نے جیب سے بٹوہ نکالتے ہوئے کہا۔ پھر اپنا شناختی کارڈ برٹن کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

"مسٹر برٹن میں پرائیویٹ سراغرساں ہوں۔ مجھے اس نے اس لئے فون کیا تھا۔ کہ وہ اپنے آپ کو کسی پولیس کیس میں ملوث کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لئے اس نے مجھ سے مدد کی درخواست کی تھی۔۔۔۔ مسٹر برٹن کیا سوچ رہے ہو!" نارمن نے برٹن کو جب ایک ٹک شناختی کارڈ پر نظریں جمائے دیکھا تو پوچھا۔

"اچھا تو تم نارمن کنکولٹ ہو۔ میں تمہارا نام پہلے بھی سن چکا ہوں۔ مگر تمہارے متعلق بہت سی غلط باتیں مشہور رہیں؟"

"مسٹر برٹن! میں ایک شریف آدمی ہوں۔ تم نے جو کچھ سنا ہے سب غلط ہے بہرحال اس وقت تو میں یہاں ایک مظلوم کی مدد کرنے کے لئے آیا تھا۔" نارمن نے جواب دیا۔ اس کا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا۔ کہ برٹن کو اس کار کے بارے میں کچھ نہیں بتلائے گا۔ جو ابھی کچھ دیر ہوئی اس کے فلیٹ میں داخل ہونے سے پہلے اسی عمارت کے عقب سے اس قدر تیزی سے نکلی تھی۔ کہ اگر وہ ذرا بھی غافل ہوتا تو اسے کچلتی ہوئی چلی جاتی۔ نارمن کو اب پختہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ فون پر اس سے مدد طلب کرنے والا زندہ یا مردہ حالت میں اسی کار کے عقبی حصے میں موجود تھا۔

"مسٹر برٹن! کیا کوئی شخص اس فلیٹ میں بیرونی دروازہ استعمال کئے بغیر بھی داخل ہو سکتا ہے۔؟"

"ہاں! ایسا ممکن ہے۔ پچھلے حصہ سے سیڑھیاں ہیں۔ جن سے نیچے اترا یا چڑھا جا

سکتا ہے۔" برٹن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص تمہارے فلیٹ میں اسی راستے سے داخل ہوا ہو گا۔ کیونکہ شام کے وقت ادھر دیکھنے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔ جبکہ دوسرے حملہ آور صدر دروازے سے داخل ہوئے ہوں گے۔"

"مسٹر نارمن! ایک اہم کام کے سلسلے میں نیویارک نہ جانا ہوتا تو میں یہ کیس لازماً پولیس کے حوالے کر دیتا۔۔۔۔ مگر مجھے رہ رہ کر خیال آرہا ہے کہ وہ کون شخص ہے جو بلا وجہ اور بغیر اجازت اس طرح فلیٹ میں داخل ہوا؟"

"میرا خیال ہے کہ اب مزید وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس مسئلہ پر پہلے ہی ہم کافی دماغ کھپا چکے ہیں۔۔۔۔ اچھا مسٹر برٹن اب میں چلتا ہوں" اتنا کہہ کر نارمن مصافحہ کیے بغیر نکل آیا۔ اس نے لفٹ کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے سیڑھیوں کا راستہ اختیار کیا تھا نیچے ہال میں پہنچا تو پورٹر کو "گڈ نائٹ" کہا اور صدر دروازے سے باہر سڑک پر نکل گیا۔ مگر ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا ہو گا۔ کہ بلا وجہ اور بغیر کسی سبب کے اس نے دھڑام سے اپنے آپ کو سڑک پر گرا دیا۔ بظاہر کوئی خطرہ نہیں تھا۔ لیکن شاید اس کی چھٹی حس نے بیدار ہو کر اسے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ جوں ہی گرا۔ صدر دروازے سے نکلنے والی مدھم روشنی میں کوئی چمکدار چیز شاں کی آواز پیدا کرتے ہوئے اس کے اوپر سے گزر گئی اور چوبی دروازے کی چوکھٹ میں ترازو ہو گئی۔

نارمن فوراً اٹھا اور دروازے کی طرف گیا۔ چوکھٹ میں ایک آٹھ انچ لمبا چاقو پیوست تھا جو غالباً سامنے تاریک باغیچے کی طرف سے آیا تھا۔ مگر وہاں کسی ذی روح کا وجود نہیں تھا اور نہ ہی کوئی کار یا ٹیکسی تھی۔ البتہ اس کی مرسیڈیز کچھ فاصلے پر ضرور کھڑی ہوئی تھی۔ اس کا

مطلب تھا کہ کوئی شخص پہلے سے ہی اس کے اندر سے برآمد ہونے کا منتظر تھا۔ قاتل کی تلاش میں وقت خراب کرنا بیکار تھا۔ کیس نے اب ایک ایسا رخ اختیار کر لیا تھا۔ جس کی نارمن کو قطعی توقع نہ تھی۔ وہ نہایت ٹھنڈے دل و دماغ سے واقعات پر غور کر رہا تھا۔

نارمن کا کام ہی خطرات سے کھیلنا تھا۔ اسے اس بات کا قطعاً خوف نہیں تھا۔ کہ اسی طرح دوسرا چاقو بھی آ کر اس کا کام تمام کر سکتا ہے۔ وہ کسی بات کی پرواہ کئے بغیر بڑے پرسکون انداز سے چلتا ہوا اپنی کار تک گیا اور دروازہ کھول کر اسٹیرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھ گیا۔ ہیڈ لیمپ روشن کر کے انجن اسٹارٹ کیا اور روانہ ہو گیا۔ ابھی وہ کار پارک سے نکل کر سڑک پر بھی نہیں پہنچا تھا۔ کہ اس نے اپنی کنپٹی پر کسی سخت اور ٹھنڈی چیز کا دباؤ محسوس کیا۔ ساتھ ہی سرگوشی سنائی دی۔

"خیریت اسی میں ہے کہ آرام سے چلتے رہو۔ خبردار اگر کسی قسم کی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی۔ تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔"

اچانک نارمن کو اپنی حماقت کا احساس ہوا۔ اس سے دو غلطیاں سرزد ہوئی تھیں پہلی یہ کہ اس نے کار میں بیٹھنے سے پہلے عقبی حصے میں نظر نہیں ڈالی تھی۔ دوم یہ کہ اس نے گاڑی کو چھوڑنے سے پہلے اسے مقفل نہیں کیا تھا۔

حملہ آور جو کوئی بھی تھا۔ اس کا مقصد نارمن کو ہلاک کرنا تھا۔ اور وہ ایسا کر بھی سکتا تھا۔ لیکن نارمن کی خوش قسمتی تھی۔ کہ جو سڑک ابھی چند منٹ پہلے بالکل سنسان پڑی ہوئی تھی۔ اب یک لخت اس پر مردوں عورتوں اور بچوں کی ریل پیل ہو گئی تھی۔ بات دراصل یہ تھی۔ کہ عین اسی وقت سامنے والے تھیٹر کا شو ختم ہوا تھا۔ اور اس کے روشن دروازوں میں سے لوگوں کا جم غفیر نکل کر سڑک پر پھیل گیا تھا۔ قاتل کے لئے یہ بات بالکل غیر متوقع

تھی۔ وہ نارمن پر فائر کرنے کا ارادہ کر ہی رہا ہوگا۔ کہ دفعتاً تھیٹر سے نکلنے والے لوگوں کو دیکھ کر اسے اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ اتنے لوگوں کی موجودگی میں وہ فائر کرنے کی حماقت ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ فائر کی آواز سن کر تمام لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور یہ خطرہ وہ کسی قیمت پر مول نہیں لے سکتا تھا۔ حملہ آور نے جب دیکھا کہ اس کا پھینکا ہوا چاقو نشانے پر نہیں لگا۔ تو وہ موقع دیکھ کر نارمن کی مرسیڈیز میں چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔ اور اب وہ اس کی کنپٹی پر ریوالور کی نالی رکھے اس پر رعب جما رہا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو میری جان۔ فائر کیوں نہیں کرتے؟" نارمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

قاتل نارمن کی لاپرواہی اور اس کے پرسکون انداز کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ کیسا عجیب و غریب انسان ہے کہ موت کو سامنے دیکھ کر بھی اس کے دل میں خوف کا شائبہ تک نہیں ہے۔

"گاڑی آگے بڑھاؤ احمق کہیں کے۔" آخر کار اس نے پر رعب لہجہ میں کہا۔

نارمن نے قہقہہ لگایا۔ وہ دراصل اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ قاتل اس جگہ ٹریگر دبانے کی حماقت ہرگز نہیں کرے گا۔ کیونکہ چند گز کے فاصلے پر ہی بے شمار لوگ آ جا رہے تھے۔ اب حالت یہ تھی۔ کہ نارمن کو اپنی جان کی فکر تھی۔ اور قاتل کو یہ فکر تھی۔ کہ جلد از جلد اس علاقے سے نکل جائیں تاکہ وہ نارمن کو مجبور کر کے کسی سنسان علاقے میں لے جائے اور اس کا کام تمام کر دے۔ لیکن اسے شاید علم نہیں تھا۔ کہ اس کا واسطہ ایک ایسے نڈر نوجوان سے ہے جو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرانا جانتا ہے اور خطرات کو خاطر میں نہیں لاتا۔

بہر حال نارمن یہ بھی جانتا تھا۔ کہ موت اس کے سر پہ منڈلا رہی تھی۔ اور اس کے سر پہ

کھڑا ہوا شخص مذاق ہرگز نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ پوری طرح سنجیدہ تھا۔ اس لئے اسے فوری طور پر اپنی جان بچانے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ سب سے پہلا کام تو اس نے یہ کیا کہ اس کے حکم کے بموجب گاڑی آگے بڑھا دی۔ ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔ کہ برٹن کے فلیٹ پر حملہ آور کوئی معمولی چور اچکے نہیں تھے۔ بلکہ خوفناک قاتل تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے شکار نے کسی کو فون کر کے مدد کے لئے بلایا ہے تو مدد کے لئے آنے والے یعنی نارمن کو ہلاک کرنے کا مکمل بندوبست کر لیا۔

چوراہے سے آگے نکل کر نارمن نے ایک ایسی سڑک کا انتخاب کیا۔ جس پر ٹریفک برائے نام تھی۔ اس سڑک پر پہنچتے ہی اس نے گاڑی کی رفتار خاصی تیز کر دی۔ اب اس کی مرسیڈیز بے والمر کے علاقے میں تیزی سے چلی جا رہی تھی۔ نارمن نے اپنے مدمقابل کے لب و لہجے سے اندازہ لگا لیا تھا۔ کہ وہ امریکی ہے اس نے گاڑی کی رفتار میں مزید اضافہ کیا تو بولا۔

"مسٹر تم خطرناک رفتار سے جا رہے ہو۔ رفتار کچھ کم کرو۔"

"بہت اچھا سرکار۔ میں تو حکم کا غلام ہوں" نارمن نے اتنا کہا اور اچانک پوری طاقت سے بریک دبا دیا۔ ساتھ ہی اپنا سر نیچے جھکا لیا۔ بڑی اور طاقتور کار کے ٹائر بری طرح چیخے اور گاڑی رک گئی۔

نتیجہ توقع کے عین مطابق تھا۔ نارمن تو پہلے سے ہی جھٹکے کے لئے تیار تھا۔ لیکن اس کا مدمقابل اچانک جھٹکے سے منہ کے بل ڈرائیونگ سیٹ کی پشت پر آ رہا۔ نارمن کے لئے سب کچھ متوقع تھا۔ اور اس نے اپنے دماغ میں پورا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ حملہ آور کے ہاتھ کو جھٹکا لگا۔ تو نارمن نے فوراً اس کے ہاتھ کو قابو کر لیا۔ اب حالت یہ تھی۔ کہ ریوالور کا دستہ

تو حملہ آور کے ہاتھ میں تھا۔ اور اس کی نالی نارمن نے پکڑ رکھی تھی۔ دوسرے ہاتھ کا ایک طاقتور مکا جب اس کے جبڑے پر پڑا۔ تو ریوالور اس کی گرفت سے نکل گیا۔ نارمن بھلا کب چھوڑنے والا تھا۔ اسی طرح نالی پکڑے ہوئے ریوالور پوری قوت سے اس کے سر پہ دے مارا۔ نتیجہ کے طور پر امریکی حملہ آور بے ہوش ہو کر کٹے ہوئے درخت کی طرح فرش پر آ رہا۔

نارمن نے ریوالور برابر والی سیٹ پر ڈالا۔ اور گیر لگا کر آگے روانہ ہو گیا۔ دو چار شخص جو سڑک کی پٹڑی پر چل رہے تھے کار کے یوں اچانک ڈرامائی انداز میں رکنے پر سخت حیران تھے انہوں نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے کار کی طرف ابھی چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ کار دوبارہ حرکت میں آ گئی۔

نارمن خواہ کتنے ہی مضبوط اعصاب کا مالک سہی بہرحال انسان تھا۔ اور گوشت پوست کا بنا ہوا تھا۔ برق رفتاری سے پیش آنے والے واقعات نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ گو فی الحال تو اس نے حملہ آور پر قابو پا لیا تھا۔ لیکن خطرہ ابھی باقی تھا بیہوش پڑا ہوا شخص کسی بھی وقت ہوش میں آ کر اس کے لئے مصیبت کا باعث بن سکتا تھا۔

چند میل چلنے کے بعد آخر کار اسے ایک ایسی سنسان اور تاریک جگہ نظر آئی جہاں وہ بغیر کسی مداخلت کے گاڑی روک کر حالات کا جائزہ لے سکتا تھا۔ چنانچہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے ریسیڈنٹ سڑک کے ایک طرف کر کے روک لی۔ انجن بند کر کے باہر نکلا عقبی دروازہ کھول کر اندر نظر ڈالی تو امریکی حملہ آور بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ اس کی پیشانی سے خون بہہ رہا تھا۔ یہ زخم غالباً اسے اس وقت لگا تھا جب اچانک اور غیر متوقع طور پر گاڑی رکنے سے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی پشت سے ٹکرایا تھا۔ اس کے علاوہ ریوالور کی ضرب سے اس کے سر کی کھال پھٹ گئی تھی۔

نارمن نے بڑی پھرتی سے اس کی تلاشی لے ڈالی۔ سگمنٹ کا پیکٹ، لائٹر، چند سکے اور رومال کے علاوہ ایک چرمی بٹوہ بھی تھا۔ جو ایک ایک پونڈ کے نوٹوں سے بھرا ہوا تھا چند نوٹ پانچ پونڈ کے بھی تھے۔ نارمن کے لئے سب سے زیادہ دلچسپ عارضی ڈرائیونگ لائسنس تھا جو کلنٹن کے نام پر جاری ہوا تھا۔ اور پتہ مور گرافٹ ہوٹل پیڈنگٹن درج تھا پتلون کی دائیں جیب سے چند سکوں کے علاوہ ہوٹل کے کمرے کی چابی بھی برآمد ہوئی جس پر نمبر ۲۶ کندہ تھا۔ ہپ پاکٹ سے ایک پلاسٹک کا بٹوہ نکلا۔ جس میں اس کا نیویارک کا ڈرائیونگ لائسنس تھا۔ اس میں اس کا نام اسٹیل تحریر تھا۔ اور نیویارک میں اس کا پتہ B-۳ ہنٹر ایونیو۔ مکان نمبر ۲۸۱۲ بروک لین نیویارک تھا۔

نارمن نے اس کا ریوالور، ہوٹل کی چابی اور لندن کا عارضی ڈرائیونگ لائسنس اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اور باقی تمام چیزیں جوں کی توں رہنے دیں۔ اس کے بعد انجن اسٹارٹ کیا اور سڑک پر آگیا۔ مرسیڈیز ایک مرتبہ پھر ہموار سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ نارمن نے اندازہ لگا لیا تھا۔ کہ بے ہوش امریکی ابھی کافی دیر تک ہوش میں نہیں آسکتا تھا۔ اس نے اپنے ذہن میں آئندہ کے لئے جو لائحہ عمل تیار کیا۔ اس کے مطابق وہ نزدیکی پولیس اسٹیشن پہنچ گیا گاڑی باہر کھڑی کرکے وہ پولیس اسٹیشن میں چلا گیا۔ ڈیوٹی سارجنٹ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ نارمن جب بیٹھ گیا تو سارجنٹ بولا۔

"فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"میری کار باہر کھڑی ہے۔ اس کے پچھلے حصے میں ایک شخص پڑا ہوا ہے جسے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اسے اٹھا کر نکالنے کے لئے اگر آپ کے پاس کوئی آدمی موجود نہ ہو تو

میں ہر قسم کی مدد کے لئے تیار ہوں۔"

"کیا کوئی ایکسیڈنٹ کا کیس ہے؟" سارجنٹ نے پوچھا۔

"آپ اگر چاہئیں تو اسے ایکسیڈنٹ کا کیس بھی کہہ سکتے ہیں۔" نارمن نے مسکرا کر جواب دیا۔

"ٹیڈ۔" سارجنٹ نے زور سے آواز دی جسے سن کر ایک ہٹا کٹا باوردی پولیس کانسٹیبل آستین سے منہ صاف کرتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ غالباً کوئی چیز کھا رہا تھا۔

"یس سر۔" کانسٹیبل نے آتے ہی اٹینشن ہو کر کہا۔

"ان کے ساتھ جاؤ اور دیکھو کیا معاملہ ہے۔ مگر ٹھہرو میں خود بھی چلتا ہوں۔" سارجنٹ اٹھتے ہوئے بولا۔

نارمن ان دونوں کو لے کر باہر آیا۔ نئے ماڈل کی شاندار مرسیڈیز کو دیکھ کر سارجنٹ اور کانسٹیبل کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ کافی متاثر نظر آ رہے تھے۔ مگر جب انہوں نے اندر پڑے ہوئے بے ہوش شخص کو دیکھا تو ٹھٹھک گئے۔

"کیا یہ مر چکا ہے؟" سارجنٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے سر پر ڈالنے کے لئے ایک بالٹی پانی اور اسپرین کی دو گولیوں کی ضرورت ہے۔ خود ہی ہوش میں آ جائے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔ بے واٹر کے بنگلے میں ایک دوست کو مل کر جب میں واپس آ رہا تھا۔ تو یہ گاڑی کے پچھلے حصہ میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے اچانک میری گردن پر ریوالور کی نالی رکھ کر ہلاک کرنے کی دھمکی دی تھی۔"

"ہلاک کرنے کی دھمکی دی تھی؟" سارجنٹ نے سوال کیا۔

"ہاں! اور مجھے یقین ہے کہ اس کے ہاتھوں آج میری موت یقینی تھی۔ مگر عین وقت پر میرا دماغ کام کر گیا۔ میں نے ایک دم بریک پر پورا دباؤ ڈال کر اچانک گاڑی روکی جس

سے جھٹکا کھا کر یہ منہ کے بل آگے آیا اور اس کا منہ ڈرائیونگ سیٹ کی پشت سے ٹکرا گیا
اس کی پیشانی پر جو زخم نظر آرہا ہے وہی ہے جہاں تک سر کے زخم کا تعلق ہے تو وہ
میں نے اسے ریوالور کا دستہ مار کر بے ہوش کرنے کے لئے پہنچایا تھا۔

کانسٹیبل کی مدد سے سارجنٹ زخمی کو اٹھا کر اندر لے گیا۔ اور ایک کوچ پر لٹا دیا
اس کے بعد غور سے اس کے زخموں کو دیکھ کر بولا۔

"زخم معمولی نہیں ہیں۔ اسے فوری طبی امداد کی ضرورت ہے...... ایک بات
ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ تم کہتے ہو کہ اس نے اپنا ریوالور تمہاری گردن میں دبایا
ہوا تھا۔ اور لبلبہ دبانے کے لئے تیار تھا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہوا کہ تم نے اسی ریوالور
سے ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا؟"

"جیسا کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں نے اچانک بریک لگا کر گاڑی روکی تھی
چونکہ یہ اس اچانک اور غیر متوقع جھٹکے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس لئے لڑکھڑا کر آگے آرہا
میں نے اپنا سر پہلے ہی نیچے جھٹکا لیا تھا۔ اس لئے جوں ہی یہ میری سیٹ کی پشت پر
گرا میں نے اس کا ریوالور والا ہاتھ قابو کر لیا۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کے ایک ہی حملے سے
اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ اور ایک سیکنڈ بھی ضائع کئے بغیر وہی ریوالور میں نے
اس کے سر میں دے مارا۔" اتنا کہہ کر نارمن خاموش ہو گیا۔

بہت خوب...... ایسا لگتا ہے کہ میں نے پہلے بھی تمہیں کہیں دیکھا ہے۔ اگر تمہیں
نہیں دیکھا۔ تو تمہاری تصویر ضرور کہیں دیکھی ہے۔ کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں؟"

"میرا نام نارمن کنکولسٹ ہے۔ اگر پھر ضرورت پیش آجائے تو آپ مجھے بلا سکتے
ہیں۔" یہ کہا اور نارمن دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ایک منٹ ٹھہرو۔ ابھی.....

" نہیں! اب میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ میری بیوی میری منتظر ہو گی" نار نے سارجنٹ کی بات کاٹ کر کہا.

"مسٹر نارمن! تم اس طرح ہرگز نہیں جا سکتے۔ تمہیں حسب ضابطہ مکمل بیان دینا ہوگا.... میں کہتا ہوں کہ رک جاؤ۔ اس طرح تم ہرگز نہیں جا سکتے۔"

سارجنٹ چیختا ہی رہ گیا. مگر نارمن نے کوئی پرواہ نہ کی اور باہر نکل کر اسٹیرنگ کے پیچھے بیٹھ گیا. اور جب سارجنٹ دوڑ کر باہر آیا تو نارمن کی مرسیڈیز ایک جھٹکے سے ساتھ آگے بڑھ چکی تھی.

گو نارمن نے سارجنٹ کو جو کچھ بتایا تھا اس کا ایک ایک لفظ سچ تھا. مگر سارجنٹ یہی سمجھ رہا تھا کہ اس نے دروغ گوئی سے کام لیا ہے. یہ ایک سارجنٹ پر ہی موقوف نہیں تھا بلکہ کوئی بھی پولیس والا اس کی بات پر اعتبار نہیں کرتا تھا. خواہ نارمن حقیقت ہی بیان کیوں نہ کرے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نارمن کا سچ اس قدر ڈرامائی ہوتا تھا. کہ کوئی بھی اسے سچ تسلیم نہیں کرتا تھا.

جس عمارت میں نارمن کا فلیٹ تھا. اس کے سامنے اس نے گاڑی کھڑی کی اور لفٹ کے ذریعے اپنے فلیٹ میں پہنچا۔ جوئے ابھی تک جاگ رہی تھی.

"ڈارلنگ! تم ابھی تک جاگ رہی ہو۔ حالانکہ تمہیں سو جانا چاہیئے تھا." نارمن نے سنجیدہ موڈ میں کہا.

جوئے نے اسے غور سے دیکھا. تو ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی.

"کیا بات ہے نارمن. تم ٹھیک تو ہو؟" جوئے نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا

"ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"مگر تم تو صرف آدھ گھنٹے کا کہہ کر گئے تھے۔ اور اب تو تقریباً دو گھنٹے ہو چکے ہیں"

"خدا کا شکر کرو کہ میں خیریت سے پہنچ گیا ہوں۔ اگر عین وقت پر تھیٹر سے بے شمار لوگ نہ نکل آتے تو تم اس وقت سیاہ ماتمی لباس میں میری لاش پر آنسو بہا رہی ہوتیں"

جوئے نارمن کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھی۔ چنانچہ فوراً کاکٹیل کیبنٹ تک جا کر اس کے لئے ایک تیز قسم کا جام تیار کیا اور پھر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

"لو یہ پی لو۔ اور اس کے بعد بتاؤ کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔"

نارمن نے گلاس نے کر چند ہی گھونٹوں میں اسے خالی کر دیا۔ اس کے بعد تمام واقعات مختصر طور پر جوئے کو سنا دیئے۔ پھر چند لمحے خاموش رہ کر دوبارہ بولا۔

"جوئے! میں حیران ہوں کہ نہ تو میں نے کوئی آواز سنی تھی اور نہ ہی کچھ دیکھا تھا۔ پھر کیا وجہ تھی کہ میں نے بلا سبب اپنے آپ کو سڑک پر گرا دیا تھا؟"

"اس کی وجہ تمہاری چھٹی حس ہے۔ تم خطرات کے مقابلہ کے لئے ہمیشہ پہلے سے ہی تیار رہتے ہو۔" جوئے نے نارمن کو توصیفی انداز سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ پھر یہ خیال لہجہ اختیار کرتے ہوئے بولی۔

"ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ شخص کون تھا جس نے تمہیں برٹن کے فلیٹ سے ٹیلیفون کر کے مدد طلب کی تھی۔ یہ بات تو طے ہے کہ وہ برٹن کے فلیٹ سے ہی بات کر رہا تھا۔ دروازے کی حالت اور ٹوٹا ہوا قفل اس بات کا پختہ ثبوت ہے مگر تم کہتے ہو کہ برٹن بھی اسے نہیں جانتا۔"

"ہاں وہ اسے نہیں جانتا اور اگر جانتا ہے تو چھپا رہا ہے۔"

"مگر سوچنا تو یہ ہے کہ آخر وہ شخص کہاں گیا۔ اور اس کا کیا بنا جس نے تمہیں فون کیا تھا!"

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ جب میں اس عمارت کے سامنے پہنچ کر ابھی چند ہی قدم عمارت کی طرف بڑھا تھا تو ایک بڑی امریکن کار نے میرا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی اس کے عقبی حصے کی طرف ایک جھلک میں دیکھ سکا تھا اور میرا خیال ہے کہ میں نے دو آدمیوں کو دیکھا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے ہوئے تھا۔ مجھے شک ہے کہ یا وہ بے ہوش تھا یا پھر مردہ تھا۔ کیونکہ جہاں تک میرا خیال ہے۔ دوسرا شخص اسے تھامے ہوئے تھا۔ مگر وثوق سے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ کار کے اندر اندھیرا تھا۔ تعجب کی بات ایک اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ برٹن جیسے شریف آدمی کے فلیٹ میں اس قسم کا واقعہ کیوں پیش آیا۔"

"کیا برٹن شریف آدمی ہے؟" جوئے نے پوچھا۔

"ہاں! وہ ایک شریف آدمی ہے اور اس فلیٹ میں سالہا سال سے رہ رہا ہے۔ وہ فوسٹ بنک کے ڈائرکٹروں میں سے ایک ہے اور فوسٹ بنک لنڈن کا مشہور و معروف بنک ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا چکر ہے۔ مجھے برٹن کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کے فلیٹ کی لیکن چاقو پھینک کر کوئی مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کرے اور میری کنپٹی پر ریوالور رکھ کر قتل کرنے کی دھمکیاں دے یہ میں بھلا کیونکر برداشت کر سکتا ہوں۔" نارمن نے پراثر اور گمبھیر لہجے میں کہا۔

"پھر کیا کرنے کا ارادہ ہے؟"

"میں اسٹیل کے بارے میں معلوم کرنے جا رہا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ہمیشہ

موقع سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔ اس کے کمرے کی چابی میرے پاس ہے اور وہ خود پولیس کی نگرانی میں ہے۔ پولیس والوں نے اسے چھوڑا بھی تو صبح سے پہلے نہیں چھوڑیں گے۔ اس لئے ایسا موقع پھر نہیں ملے گا۔

۳

نارمن نے سیف کھول کر ایک ریوالور اور کچھ دوسری چیزیں جیب میں ڈالیں اس کے بعد جوئے کی طرف رخ کر کے سنجیدہ لہجے میں بولا۔

میں جا رہا ہوں اور امید ہے کہ اس دفعہ تم آرام سے سو جاؤ گی۔ اسٹیل کا کمرہ خالی ہو گا اس لئے کسی قسم کی مداخلت کی توقع نہیں ہے۔"

"نہیں! میں سونے کی بجائے تمہارے ساتھ چل رہی ہوں" جوئے نے پر اعتماد لہجہ میں کہا۔

"دیکھو جوئے تم اگر....."

"دیکھو وکھو کچھ نہیں۔" جوئے نے نارمن کی بات کاٹ کر بولی۔" نہ تم کوئی اسکول ماسٹر ہو اور نہ میں کوئی بچہ، اس لئے اپنی تقریر اپنے ہی پاس رکھو۔ آخر ساری تفریح تمہارے ہی حصے میں اور تمام بوریت میرے ہی حصے میں کیوں آئے۔ تم اتنے خود غرض کیوں ہوتے جا رہے ہو؟"

"مگر وہاں کسی تفریح کی ہرگز امید نہیں ہے۔ صرف اسٹیل کی چیزوں پر ایک نظر ڈالنی ہے۔ ممکن ہے قاتلوں کی اس جماعت تک پہنچنے کے لئے کوئی سراغ مل جائے؟

"بہرحال میں تمہارے ساتھ جا رہی ہوں۔ اب اس مسئلہ پر مزید بحث بیکار ہے.... ہاں یاد آیا تم نے ہی بتایا تھا۔ کہ تمہارا حملہ آور امریکی ہے۔ اور اس کی جیب میں نیویارک سے جاری شدہ ڈرائیونگ لائسنس بھی موجود تھا؟"

"پھر؟" نارمن نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"برٹن بھی کل صبح کی پرواز سے اپنے بنک کے کسی اہم کام کے سلسلے میں نیویارک جا رہا تھا۔ کیا ان دونوں باتوں میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ یا یہ محض اتفاق ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ یہ محض اتفاق ہی ہے اور برٹن کا قاتلوں کی اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ بھی اتفاق ہی ہے کہ یہ تمام ڈرامہ برٹن کے فلیٹ میں کھیلا گیا ان کا شکار برٹن نہیں بلکہ کوئی اور تھا۔ جسے وہ اسی بڑی امریکی کار میں ڈال کر لے گئے ہیں۔ جس سے میں بال بال بچا تھا۔"

اسی طرح باتیں کرتے ہوئے نارمن اور جوئے گیرج کی طرف گئے کیونکہ گیرج کے قریب ہی ان کے وفادار ملازم لونگ اسٹون کا کمرہ تھا۔ نارمن چاہتا تھا۔ کہ لونگ اسٹون کو جگا دے مگر وہ پہلے ہی جاگا ہوا تھا اور ہر طرح تیار تھا۔ چنانچہ انہیں دیکھتے ہی بولا۔

"میں نے آپ کو باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور اب آپ واپسی پر کار بھی نیچے ہی چھوڑ آئے ہیں اسی سے میں نے اندازہ لگا لیا تھا۔ کہ ضرور کوئی خاص بات ہے اور یہ کہ آپ دوبارہ باہر جائیں گے۔"

"کیا تم ساری رات جاگتے رہتے ہو۔ اس وقت آدھی رات گذر چکی ہے اور تم ابھی

تک جاگ رہے ہو۔ نمبرایک تمہیں گھنٹہ دو گھنٹے اور جاگنا پڑے گا۔" نارمن نے کہا۔ اور جب لونگ اسٹون کی باچھیں کھلتی ہوئی دیکھیں تو بولا۔

خوش ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ لڑائی بھڑائی یا زور آزمائی کی قطعی کوئی امید نہیں ہے۔ میں پیڈنگٹن کے علاقے میں جا رہا ہوں۔ اور تمہارا کام صرف اتنا ہوگا کہ اپنے اسکوٹر پر ہمارا تعاقب کرو۔"

مقصد یہ ہے کہ آپ لوگوں کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دوں تاکہ ضرورت کے وقت کام آسکوں۔ کیا کسی سے مڈ بھیڑ ہونے کی امید ہے؟"

"بات دراصل یہ ہے کہ ابھی میں بھی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" نارمن نے کہا۔ اور ایک کونے میں کھڑے ہوئے لمبر یٹا اسکوٹر کی طرف دیکھا۔

دیکھنے میں تو وہ ایک عام اسکوٹر ہی نظر آتا تھا۔ لیکن نارمن نے اپنی تکنیکی مہارت کو بروئے کار لا کر اس کی طاقت اور کارکردگی کو بہت زیادہ بڑھا دیا تھا۔ اس کام پر اس نے کافی وقت اور روپیہ صرف کیا تھا۔ پانچ منٹ بعد جب مرسیڈیز نے رفتار پکڑی تو لونگ اسٹون اپنے اسکوٹر پر تھوڑا سا فاصلہ چھوڑ کر اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ اس وقت اس نے ایک معمولی قسم کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ اور سر اور کانوں پر مفلر لپیٹ رکھا تھا

پیڈنگٹن کے علاقے میں مورسے کرافٹ ہوٹل دوسرے ہوٹلوں کی طرح ایک عام اور معمولی ہوٹل تھا۔ لابی میں مدھم روشنی ہو رہی تھی۔ اور کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ ڈیسک کلرک بھی ڈیوٹی پر موجود نہیں تھا۔ اوپر جانے کے لئے کوئی لفٹ نہیں تھی بلکہ تنگ و تاریک سیڑھیاں تھیں۔ جونہی جوئے اور نارمن پہلی منزل پر پہنچے ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک دھیڑ عمر شخص باہر نکلا۔ عین اسی وقت اسی کھلے ہوئے دروازے میں

ایک پستہ قد عورت نظر آئی جس نے اس مرد کو " خدا حافظ کہا " اور دروازہ بند کر لیا۔

" جوئے ڈارلنگ ! میرا خیال ہے کہ مجھے تمہیں یہاں نہیں لانا چاہیئے تھا۔ میں نے اندازہ کر لیا ہے کہ یہاں زیادہ تر شریف لوگوں کی بجائے ناپسندیدہ لوگ ہی رہتے ہیں۔

اتنی دیر میں وہ کمرہ نمبر ۲۶ کے دروازے پہ پہنچ چکے تھے۔ نارمن نے آہستہ سے دستک دی۔ مگر جیسا کہ اسے توقع تھی کوئی جواب نہ ملا۔ چند سیکنڈ اور ٹھہر کر اس نے جیب سے وہی چابی نکالی جو اسٹیل کی جیب سے برآمد ہوئی تھی۔ اور قفل میں ڈال کر گھمائی قفل کھل گیا۔ نارمن نے دروازہ کھولا تو کمرہ تاریک اور خالی تھا۔

" ڈیر تم کہتے ہو کہ اسٹیل کا بٹوہ نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ مگر اس کے باوجود اس نے اس غیر آرام دہ اور غلیظ ہوٹل میں قیام کیوں کیا ؟ " جوئے نے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی مدھم آواز میں کہا۔

میرا خیال ہے کہ اس نے اس ہوٹل میں جان بوجھ کر اس لئے قیام کیا۔ کہ چند سہولتیں ایسی ہیں جو بڑے ہوٹلوں میں میسر نہیں ہوتیں۔ مثلاً یہاں اس کے مہمان بغیر پوچھ گچھ اور روک ٹوک کے جس وقت چاہیں اس سے ملنے کے لئے آ جا سکتے ہیں جبکہ بڑے ہوٹلوں میں ہر آنے جانے والے پہ نظر رکھی جاتی ہے ؟ اتنا کہتے ہوئے نارمن نے لائٹ کا سوئچ آن کر دیا۔

بلب کی تیز روشنی میں نارمن اور جوئے نے دیکھا کہ وہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ فرنیچر پرانا مگر اچھی حالت میں تھا۔ درمیان میں ایک بڑا پلنگ تھا۔ جس پہ صاف ستھرا بستر بچھا ہوا تھا ایک کونے میں واش بیسن تھی۔ جس کے اوپر ایک بڑا آئینہ لگا ہوا تھا۔ دائیں طرف ایک میز پہ ٹیلیفون رکھا ہوا تھا۔ اور اسی میز پہ ایک درمیانے سائز کا سوٹ کیس تھا۔ اسٹیل کی

کوئی بھی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس کی تمام چیزیں سوٹ کیس میں بند تھیں۔ جس سے صاف ظاہر تھا۔ کہ اس کا زیادہ دن تک قیام کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ نارمن نے الماری کھولی جو خالی تھی۔ اور کوئی کپڑا نہیں تھا۔ میز کی درازیں بھی خالی تھیں۔ ڈریسنگ ٹیبل کی درازیں بھی خالی تھیں۔ تمام چیزیں سوٹ کیس میں بند تھیں جس کا مطلب تھا۔ کہ اسٹیل جانے کے لئے تیار تھا۔

اسی وقت جو نے دروازے کے پیچھے لٹکے ہوئے ایک اور کوٹ کی طرف اشارہ کیا نارمن نے اس کی تمام جیبوں کو دیکھا مگر کوئی بھی چیز برآمد نہ ہوئی۔ اب صرف سوٹ کیس ہی رہ گیا تھا۔ وہ مقفل تھا۔ لیکن نارمن نے دو منٹ میں ہی قفل کھول لیا۔

سوٹ کیس کپڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ کپڑوں کے نیچے اسٹیل کا پاسپورٹ بھی تھا۔ پاسپورٹ کے ساتھ ہی نیویارک کے لئے ہوائی سفر کا ٹکٹ بھی تھا۔ جو تین دن بعد کی تاریخ کے لئے تھا۔ پاسپورٹ پر اسٹیل کا وہی نیویارک والا پتہ تحریر تھا۔ جو اس کے نیویارک سے جاری شدہ ڈرائیونگ لائسنس پر درج تھا۔ اس لحاظ سے نارمن کو کوئی سراغ نہیں ملا۔ نہ ہی اس جماعت کا مقصد معلوم ہوا۔ البتہ اتنا ضرور ثابت ہو گیا کہ مجرموں کی وہ جماعت منظم تھی۔ اور ہوشیار آدمیوں پر مشتمل تھی۔ نارمن سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

۔ ڈارلنگ! یہ لوگ بہت ہوشیار اور مستعد معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے قفل توڑ کر خوابگاہ کا دروازہ کھولتے ہی جب اپنے شکار کی زبان سے میرا نام سنا تو انہوں نے اسٹیل کو باہر عمارت کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیا۔ انہوں نے میرے پہنچنے سے پہلے ہی اپنے شکار کو امریکی کار میں لے جانے کی پوری کوشش کی مگر انہیں کچھ دیر ہو گئی۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے مجھے کار کے نیچے کچلنے کی کوشش کی۔ اسٹیل نے بھی مجھے عمارت میں داخل ہوتے ضرور دیکھا ہو گا۔ اسی لئے وہ میری

واپسی کا منتظر رہا اور جیسے ہی میں عمارت سے نکلا چاقو پھینک کر مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی اس کا نشانہ قابل داد تھا۔ وہ تو قسمت اچھی تھی۔ کہ میں بچ گیا۔ اس نے برٹن کو بھی ضرور اندر ہوتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ اسے پہچانتا ہی نہیں ہوگا۔ اگر پہچانتا بھی ہوگا۔ تو اس وقت وہ سوائے میرا انتظار کرنے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

اسی وقت دفعتاً ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ گھنٹی کی اچانک آواز سے ایک دفعہ تو دونوں اچھل پڑے پھر ایک دوسرے کو گھورنے لگے۔ اس کے بعد اس کی نظریں ٹیلیفون پر جم کر رہ گئیں دو تین مرتبہ گھنٹی اور بجی تو آخر کار نارمن نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" نارمن نے اسٹیل کے لہجے کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

"اسٹیل!" دوسری طرف سے سوالیہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے خیال میں اور کون ہو سکتا ہے؟"

"ٹھیک ہے۔ میں ریکو بول رہا ہوں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم وہاں کیا کر رہے ہو؟"

نارمن پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا۔ ٹیلیفون لائن ڈائرکٹ تھی۔ چونکہ چھوٹا سا ہوٹل تھا اس لئے ہوٹل کا اپنا سوئچ بورڈ نہیں تھا۔

"کیا مطلب؟" نارمن نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ تم ابھی تک کیوں نہیں پہنچے اس آدمی کا کیا بنا جس کے لئے تمہیں وہاں خاص طور پر چھوڑا گیا تھا؟"

"وہ آدمی مجھے چکمہ دے کر نکل گیا۔" نارمن نے اسی طرح امریکی لہجہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"احمق کہیں کے۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون ہے۔ ہم نے تمہیں بتا بھی دیا تھا۔ کہ وہ

بہت خطرناک آدمی ہے۔"

"دیکھو! میری بات تو سنو۔" نارمن نے کہا۔

"اسٹیل! ہم اس طرح فون پر کھل کر بات نہیں کر سکتے۔ بہتر ہے کہ تم فوراً چلے آؤ۔ میں نکی گمرل میں تمہارا منتظر ہوں۔" دوسری طرف سے آواز آئی اور فوراً ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

"کون تھا یہ اور کہاں سے بول رہا تھا؟" جوئے نے لئے تابی سے پوچھا اور نارمن کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر دوبارہ بولی۔

"کیا معاملہ ہے۔ تم اتنے خوش کیوں نظر آرہے ہو۔ اس کے علاوہ تم اپنا لہجہ بگاڑ کر امریکی لہجے میں بات کیوں کر رہے تھے؟" جوئے نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

نارمن نے جوئے کے سوالات کو نظرانداز کر کے قریب ہی رکھی ہوئی ٹیلیفون ڈائرکٹری کے صفحات الٹنے پلٹنے شروع کر دیئے اور جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔

"یہ رہا نکی گمرل ہوٹل۔" نارمن نے ڈائرکٹری میں لندن شہر کے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ پھر بولا۔

"یہ دیکھو! یہ نوٹنگ ہل کا علاقہ ہے۔ یہاں سے سیدھی سڑک نکی گمرل کو جاتی ہے"

"لیکن یہ سیدھی سڑک تمہیں عدم آباد کا راستہ بھی دکھا سکتی ہے۔" جوئے نے طنز کی۔

"نہیں میری جان ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ شخص جو ٹیلیفون پر بات کر رہا تھا۔ مجھے اسٹیل سمجھ رہا تھا۔ اور اس نے فوراً نکی گمرل میں آنے کے لئے کہا ہے اتنا سنہری موقع میں کیوں کر گنوا سکتا ہوں۔"

"نارمن خدا کے لئے کچھ تو عقل سے کام لو۔ آج ہی تم دو مرتبہ موت کے منہ سے بچے ہو اور اب پھر جان بوجھ کر اپنے آپ کو موت کے حوالے کرنے جا رہے ہو۔ جانتے بھی

ہو کہ وہ کس قدر خطرناک لوگ ہیں۔ مگر اس کے باوجود حماقت پہ تلے ہوئے ہو۔"

"ڈارلنگ ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے میری بات سنو۔ ایک مظلوم شخص سخت خطرے کی حالت میں مجھے مدد کے لئے ٹیلیفون کرتا ہے۔ مگر اس وقت تک کافی تاخیر ہو چکی ہوتی ہے میرے بر وقت نہ پہنچنے کی وجہ سے چند خطرناک مجرم قسم کے لوگ اسے زندہ یا مردہ حالت میں کار میں ڈال کر لے جاتے ہیں۔ اس کے بعد دو مرتبہ میری جان لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اب تم ہی بتاؤ کہ کیا میں انہیں اسی طرح چھوڑ دوں؟"

جوئے چند لمحوں تک سوچتی رہی پھر بولی۔

"نہیں ہرگز نہیں۔"

"مجھے معلوم تھا۔ کہ تم میرے ساتھ متفق ہو جاؤ گی۔" نارمن نے اس کے گال پر ایک انگلی سے ہلکی سی پیار بھری چپت لگاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم اکیلے نہیں جاؤ گے۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔"

"بہتر تو یہی تھا۔ کہ تم نہ جاتیں۔ مگر چونکہ ایک بات تم نے میری مان لی ہے اس لئے اب ایک بات تمہاری بھی مجھے ماننی پڑے گی۔"

نارمن نے تمام چیزیں جوں کی توں اپنی جگہ پر رکھ کر سوٹ کیس اسی طرح مقفل کر دیا کوریڈور اور سیڑھیاں سنسان پڑی تھیں۔ اس نے ہوٹل سے نکلتے ہوئے انہیں کسی نے بھی نہیں دیکھا۔

مرسیڈیز کا رخ اب نوٹنگ ہل کی طرف تھا۔ لونگ اسٹون مناسب فاصلہ چھوڑ کر ان کے تعاقب میں لگا ہوا تھا۔ رات کے اس حصے میں لندن کے ویسٹ اینڈ کا علاقہ سنسان پڑا ہوا تھا۔ سوائے اس کے کہ کبھی کوئی ٹیکسی یا ٹرک گذر جاتا تھا۔ دھند پوری

طرح چھائی ہوئی تھی۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے بادل بھی گرج رہے تھے۔

رات کا ایک بج چکا تھا۔ نارمن کو نکی گرل ہوٹل تلاش کرنے میں کوئی خاص وقت پیش نہیں آئی۔ یہ ایک معمولی اور نچلے درجے کا ہوٹل تھا۔ آدھی رات سے بھی زیادہ گذرنے کے باوجود ابھی تک کھلا ہوا تھا۔ نارمن گاڑی کی رفتار کم کر کے ایک نظر ڈالتا ہوا ہوٹل کے سامنے سے گذر کر آگے چلا گیا۔ کھڑکیوں کے شیشوں میں سے اسے بار میں دو شخص بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ ایک اور آدمی ان کے پیچھے اوور کوٹ پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ وہ ایک عام قسم کا آدمی تھا۔

نکی گرل ہوٹل سے تین چار عمارتیں چھوڑ کر ایک تاریک جگہ دیکھ کر نارمن نے ایک طرف کر کے گاڑی روک لی۔ لونگ اسٹون کا دور دور نام ونشان بھی نہیں تھا۔

"جوئے ڈارلنگ: تم گاڑی میں ٹھہرو۔ کیونکہ تمہاری ...." نارمن نے کہا۔

"نہیں ہرگز نہیں میں تمہارے ساتھ ہی چلوں گی۔" جوئے نارمن کی بات کاٹ کر بولی

"احمق مت بنو۔ جو میں کہہ رہا ہوں بالکل ٹھیک ہے۔"

"احمق کہو یا کچھ اور۔ مجھے معلوم ہے کہ تم خطرناک جگہ اور خطرناک لوگوں میں جا رہے ہو۔ میں تمہیں تنہا نہیں جانے دوں گی۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔" جوئے نے متاثر کن لہجہ میں کہا۔

"کیا اس فیصلے پر نظر ثانی نہیں ہو سکتی؟" نارمن نے مسکراتے ہوئے مزاحیہ انداز میں پوچھا

"نہیں ہرگز نہیں۔"

"میری جان ذرا سوچو تو سہی کہ تمہاری جیسی نازنین اتنی رات گئے اس کمتر درجے کے ہوٹل میں داخل ہو گی۔ تو دیکھنے والے کیا سوچیں گے۔ کیوں اپنا تماشہ بنانے پر تلی

ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ میں کونسا کوئی توپ کے منہ میں جا رہا ہوں۔ میں بھی کوئی مٹی کا مادھو نہیں ہوں جو آسانی سے ان کے چنگل میں پھنس جاؤں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں جلد ہی صحیح سلامت دن ہی میں واپس آجاؤں گا۔"

آخر کار اس نے جنٹ کو منا ہی لیا۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی لے لیا۔ کہ خواہ حالات کچھ ہی کیوں نہ ہوں وہ کار سے باہر قدم نہیں رکھے گی۔ گو لونگ اسٹون اسے نظر نہیں آیا تھا۔ لیکن اسے یقین تھا کہ وہ کہیں قریب ہی ہوگا۔ اس لئے جنٹ کو کار میں تنہا چھوڑنا کوئی ایسی فکر کی بات نہیں تھی۔

نارمن آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا واپس نیگرل ہوٹل کی طرف چل پڑا۔ سڑک جس پر وہ چل رہا تھا۔ دن کے وقت گو اس پر کافی آمد و رفت رہتی تھی۔ لیکن اس وقت بھائیں بائیں کر رہی تھی۔ ہوٹل کے قریب پہنچ کر ایک گلی کے موڑ پر وہ رک گیا۔ یہ جگہ تاریک تھی۔ نارمن نے جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر روشنی اپنے پیروں میں ڈالی۔ یہ جگہ سڑک سے ہٹ کر تھی اور زمین کچی اور ملائم تھی اس جگہ اسے کسی کار کے ٹائروں کے تازہ نشانات نظر آئے۔ وہ نشانات کسی بڑی کار کے ٹائروں کے تھے۔ اور ان کا رخ گلی کے اندر کی طرف تھا۔

نارمن نشانات پر نظر ڈالتا ہوا گلی میں مڑ گیا۔ گلی مڑتے ہی چار عدد گیراج تھے ٹائروں کے نشانات آخری گیرج تک پہنچ کر ختم ہو گئے۔ ظاہر تھا۔ کہ کار اسی آخری گیرج میں داخل ہوئی تھی۔ گیرج کا دروازہ مقفل تھا۔ نارمن کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس گیرج میں وہی کار کھڑی تھی۔ جس نے اسے کچلنے کی کوشش کی تھی۔ مگر اچانک ہی اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ریکو نے مورس کرافٹ ہوٹل میں یہ سمجھ کر فون کیا تھا۔ کہ وہ اپنے ساتھی اسٹیل سے بات کر رہا ہے۔ وہ گیرج بھی نیگرل کے قریب ہی واقع تھا۔ اور ریکو نے

نکی گمرل سے ہی فون کیا تھا۔ لہذا اب معاملہ کسی قدر صاف ہوتا جارہا تھا۔

نارمن اسی طرح بغیر آہٹ پیدا کئے مزید آگے بڑھ گیا۔ اب وہ سڑک پر بنی عمارتوں کے عقب میں پہنچ گیا تھا۔ یہ تمام علاقہ بھی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور رہائشی مکانوں پر مشتمل تھا نارمن نے حساب لگایا کہ نکی گمرل گلی کے نکڑ سے چوتھی عمارت میں واقع تھا۔ اس کے عقب میں بھی اسی طرز کا مکان تھا۔ اس کی دو کھڑکیوں سے دبیز پردوں کے باوجود روشنی چھن چھن کر آرہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عقبی حصہ بھی ہوٹل کے ہی تصرف میں تھا۔ دوسری منزل کی ایک کھڑکی سے بھی تیز روشنی نکل رہی تھی

تمام عمارتیں پرانی طرز تعمیر کا نمونہ تھیں اور ان کے عقب میں باہر کی طرف آگ لگنے کی صورت میں بچاؤ کے لئے ایمرجنسی آہنی زینے بنے ہوئے تھے۔ نارمن صبر نہ کر سکا۔ بیرونی قد آدم چہار دیواری پر چڑھ کر بڑی آہستگی سے اندر کود گیا۔ اب اس کے قدم ان دو کھڑکیوں کی طرف بڑھ رہے تھے جو غالباً ایک ہی کمرے کی تھیں اور جن کے دبیز پردوں سے روشنی چھن چھن کر نکل رہی تھی اسے یقین تھا کہ اسے مدد کے لئے فون کرنے والا شخص ضرور اسی کمرے میں ہوگا۔

صحن میں ہر طرف خالی پیٹیاں، ٹین کے ڈبے اور خالی بوتلیں بکھری ہوئی تھیں نارمن بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ اس کا ایک بھی غلط قدم اندر موجود انتہائی خطرناک قسم کے مجرموں کو چوکنا کر دے گا۔ رات بالکل خاموش تھی۔ اور ہر طرف دور دور تک کامل سکوت طاری تھا۔ اس لئے معمولی آہٹ بھی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔

نارمن اندھیرے میں دائیں بائیں دیکھتا ہوا پر اسرار سائے کی طرح برابر آگے بڑھ

رہا تھا۔ آخر کار وہ برآمدے تک پہنچ گیا۔ برآمدے سے گذر کر آگے وہ روشن کھڑکیاں تھیں جن پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ اس نے اندر جھانکنے کی کوشش کی۔ لیکن پردوں کی وجہ سے کچھ نہ دیکھ سکا۔ البتہ اندر سے بات چیت کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ خاص طور پر ایک شخص کی آواز تو صاف سنائی دے رہی تھی۔ کیونکہ اس کی بھاری اور قدرے بلند تھی۔ وہ احتجاج کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"نہیں ریکو یہ نہیں ہو سکتا۔ میں یہاں رہ رہا ہوں اور کسی خلاف قانون حرکت میں ملوث ہونا نہیں چاہتا۔"

"مسٹر نیکی!" وہی آواز آئی جسے نارمن فون پر بھی سن چکا تھا۔ "معمولی سا کام ہے جس کے لئے میں تمہیں معقول معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں۔"

"وہ تو سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر تم نے تو بتایا تھا کہ میرا کام صرف اتنا ہوگا کہ اسے ہفتہ یا دس دن اپنے پاس رکھوں اور اس کے کھانے پینے کا خیال رکھوں۔ اس کے بعد تم آؤ گے اور اسے لے جاؤ گے۔"

"یہی تو میں چاہتا ہوں۔" ریکو نے کہا۔

"لیکن مسٹر ریکو میں کسی مصیبت میں گرفتار ہونے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوں۔"

"کیسی مصیبت؟" ریکو نے پوچھا۔

"نارمن لنگوٹ کی شکل میں۔ خود تمہاری زبان سے میں سن چکا ہوں کہ اس معاملہ میں نارمن کی ٹانگ پہلے ہی اڑ چکی ہے۔ مسٹر ریکو تم شاید اسے نہیں جانتے۔ وہ ایک ایسا سر پھرا ہے کہ جس کے پیچھے پڑ جائے قبر تک کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ نہیں بھئی میں اسے کسی بھی قیمت پر اپنے پیچھے نہیں لگا سکتا۔"

میں بھی اسے جانتا ہوں۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ اسے چھیڑنا بھڑوں کے چھتے کو چھیڑنے کے مترادف ہے۔ مگر وہ بھلا یہاں تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ آخر اسے الہام تو نہیں ہوتا۔
بارمن باہر کھڑکی کے ساتھ کھڑا ہوا سب کچھ سن رہا تھا۔ ریکو کا آخری فقرہ سن کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

مسٹر ریکو! تمہاری کوئی بات میں اس سلسلے میں ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ بہتر یہی ہے کہ اوپر چلو اور اسے اپنے ساتھ ہی یہاں سے لے جاؤ۔ میں کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔"
"تمہارے تو فرشتوں کو بھی لینا پڑے گا۔" ریکو اچانک اٹھ کر شدت غیظ سے گرجا
زارمن اب سب معاملہ سمجھ گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ اس سے اچھا موقع شاید اسے پھر کبھی نہ ملے۔ ریکو اور نکی تو جھگڑنے میں مصروف ہیں۔ وہ بڑے آرام سے بالائی منزل میں جا کر قیدی کو آزاد کر سکتا ہے۔

جہاں وہ کھڑا ہوا تھا۔ وہاں سے چند قدم کے فاصلے پر ہی زنگ آلود آہنی سیڑھیاں تھیں جو بالائی منزل تک جاتی تھیں۔ ابھی وہ اپنے منصوبے پر غور کر ہی رہا تھا۔ کہ اسے جوئے کے ساتھ کیا ہوا وعدہ یاد آیا۔ اس نے جوئے سے کہا تھا۔ کہ وہ کوئی خطرناک کام نہیں کرے گا۔ مگر ساتھ ہی وہ اپنی فطرت سے بھی مجبور تھا۔ وہ ایسے سنہری موقعے کو ہاتھ سے نہیں گنوا سکتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا۔ کہ ریکو نے قیدی کے کمرے میں اس کی حفاظت کے لئے ضرور کسی نہ کسی کو چھوڑا ہوگا۔ لیکن اسے اپنے اوپر کامل اعتماد تھا وہ اسے اچانک حملہ کر کے بدحواس کر سکتا تھا۔

آخر کار مزید سوچنا چھوڑ کر اللہ کا نام لے کر وہ آگے بڑھ گیا۔ سیڑھیاں بہت پرانی اور زنگ خوردہ تھیں جگہ جگہ بڑے بڑے سوراخ تھے۔ اس لئے وہ ایک ایک قدم پھونک

پھونک کر رکھ رہا تھا۔ سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے ایک دم نارمن کے خیالات کا رخ نکی کی طرف پھر گیا۔ نکی نے اپنی باتوں سے نارمن کے دل میں جگہ پیدا کر لی تھی۔

بادل چھائے ہوئے تھے اور ہر طرف تاریکی نے ڈیرہ جما رکھا تھا۔ نارمن بڑی خود اعتمادی سے ایک ایک سیڑھی بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پہلی منزل چھوڑ کر اب وہ دوسری منزل پر پہنچ چکا تھا۔ بلا کسی دقت کے وہ اس کھڑکی تک پہنچ گیا۔ جس میں سے اس نے تیز روشنی کی لکیر نکلتی ہوئی دیکھی تھی۔ کھڑکی کا شٹر بند تھا۔ لیکن کئی جگہوں سے ٹوٹا ہوا تھا اس لئے اندر کی طرف سے خالی پیٹیوں کے تختے جوڑ دیئے گئے تھے۔ نارمن اس آدھ انچ سوراخ میں سے اندر جھانکنے لگا۔ جس سے روشنی نکل رہی تھی۔

اس سوراخ سے کمرے کا صرف درمیانی حصہ نظر آ رہا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بستر لگا ہوا تھا اور چھت سے بلب لٹک رہا تھا۔ عین اسی وقت اسے ایک شخص نظر آیا جو غالباً کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔ اس وقت نارمن کی طرف اس کی پشت تھی نارمن نے اندازہ لگایا کہ وہ قیدی کا نگران ہوگا۔ اور خود قیدی کسی گوشے میں بیٹھا ہوگا۔ چند سیکنڈ کے بعد ہی ٹہلنے والا شخص دوبارہ نظر آیا۔ اس مرتبہ اس کا چہرہ نارمن کے سامنے تھا ... مگر وہ تو برٹن تھا۔

۴

زیریں منزل کے اس کمرے میں، جس میں نارمن کرنل ڈنٹ نکی اور دیکھو کو جھگڑتے

ہوئے چھوڑ آیا تھا۔ اس میں ان دونوں کے علاوہ ریکو کا ایک اور امریکی ساتھی راڈ بھی تھا۔ ریکو اور راڈ دونوں ہی تندرست و توانا تھے۔ اور دیکھنے سے شریف آدمی معلوم ہوتے تھے۔ ریکو کے گہرے رنگ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ یا تو میکسیکن تھا یا جنوبی امریکہ کے کسی حصے سے تعلق رکھتا تھا۔ سیاہ آنکھیں، چھریرا بدن اور طویل قامت ہونے کے علاوہ اس کی مونچھیں ایسے نظر آتی تھیں جیسے اوپری ہونٹ پر پنسل سے لکیر کھینچ دی گئی ہو۔ جبکہ اس کا دوسرا امریکی ساتھی راڈ اس سے بالکل مختلف خصوصیات کا مالک تھا۔ رنگ گورا چٹا لحیم شحیم جسم، چوڑے شانے اور ناک کافی حد تک چپٹی تھی۔ اس کے لمبے مضبوط اور بالوں سے ڈھکے ہوئے بازو کسی گوریلا کے بازوؤں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ وہ ریکو اور نکی کی گفتگو میں کوئی حصہ نہیں لے رہا تھا۔ بلکہ ایک گوشے میں کرسی پر خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔ اور دونوں کی تیز و تند بات چیت بلکہ جھڑپ بڑے غور سے سن رہا تھا۔ ریکو نکی سے کہہ رہا تھا۔

"نکی! ہم نے تمہیں معقول رقم دی ہے۔ اس لئے بحث کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اس شخص کو تمہیں کچھ دنوں کے لئے رکھنا ہی پڑے گا۔ رہا سوال نارمن کا تو وہ ہمیں ڈھونڈتا ہوا یہاں تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

"نہیں۔ میں کسی بھی قیمت پر اسے قید نہیں رکھ سکتا۔ تمہاری رقم لے کر میں نے حماقت کی تھی۔ اور اب مزید حماقت نہیں کرنا چاہتا۔" نکی نے جواب دیا۔

"مسٹر نکی! خواہ مخواہ ضد کرنے سے کیا فائدہ۔ بالائی منزل یوں بھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ نہ ادھر کوئی جاتا ہے نہ آتا ہے۔ سارے کمرے بغیر فرنیچر کے خالی پڑے ہوئے ہیں ایک پلنگ تمہارے ہی کہنے پر اسی شخص کے لئے بچھایا گیا ہے۔ اب تمہارا کام صرف اتنا ہی رہ گیا ہے۔ کہ دن میں دو وقت کا کھانا اس کے لئے پہنچا دیا کرنا۔ صرف

آٹھ دس دن کی ہی تو بات ہے۔"

"نہیں رکیو یہ میں ہرگز نہیں کر سکتا۔ میرا ہوٹل چھوٹا سا ہی سہی لیکن مجھے اس سے معقول آمدن ہوتی ہے میں اسے بدنام نہیں ہونے دوں گا۔ پھر نارمن جیسے آدمی سے ٹکر لینے کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ شاید تم اسے ......"

نکی اپنی بات پوری نہ کر سکا۔ کیونکہ عین اسی وقت دروازہ کھلا اور اسٹیل یا کلنٹن اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ زرد اور صورت پر پھٹکار برس رہی تھی۔ وہ کافی خوفزدہ بھی دکھائی دے رہا تھا۔

رکیو اسٹیل کے زرد چہرے اور بگڑے ہوئے حلیہ کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا آخر کار تند لہجے میں بولا۔

"کیوں۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟"

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں کچھ معلوم نہیں ہے؟" اسٹیل نے کہا۔

"کیا مجھے کوئی خواب آنا تھا؟" رکیو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"رکیو! وہ نارمن تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ہرگز نہیں ہے۔ میں نے اس پر پیچھے سے چاقو پھینکا تھا۔ مگر شاید اس کی پشت پر بھی آنکھیں لگی ہوئی ہیں ادھر میرے ہاتھ سے چاقو نکلا اور ادھر وہ فوراً ہی بیٹھ گیا اور چاقو اس کے اوپر خلا میں سے نکلا چلا گیا میں حیران ہوں کہ اسے کس طرح علم ہو گیا کہ اس پر چاقو پھینکا گیا ہے۔"

"چلو مان لیا۔ لیکن تمہارے پاس ریوالور بھی تو موجود تھا!"

"بالکل تھا۔ اور میں بہت اچھی پوزیشن میں تھا۔ میں کار میں داخل ہو کر پچھلے حصے میں چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔"

اس کے بعد اسٹیل نے تمام واقعات نہایت تفصیل سے سنا دیئے ریکو اور راڈسن کر ششدر رہ گئے جبکہ نکی قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ اس کا رخ ریکو اور راڈ کی طرف تھا۔

"میں نہ کہتا تھا۔ کہ نارمن کوئی معمولی آدمی نہیں ہے۔" اس کے بعد گردن گھما کر اسٹیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا تو تم نے نارمن کی کنپٹی پر ریوالور رکھا ہوا تھا۔ مگر اس کے باوجود اس نے تمہیں بے ہوش کر دیا۔ مگر تم نے یہ نہیں بتایا کہ جب تم ہوش میں آئے تو تم کسی گٹر میں پڑے ہوئے تھے یا کسی گندے نالے میں؟"

"جب میں ہوش میں آیا تو میں نے اپنے آپ کو پولیس اسٹیشن میں پایا۔ اس نے مجھے پولیس کے حوالے کر دیا تھا...... ریکو تم اس طرح کھا جانے والی نظروں سے مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔ مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ وہ یک لخت بریک لگا کر مجھے گرا دے گا۔ میرے چہرے کو نہیں دیکھ رہے کس قدر زخمی ہے۔"

"گولی مارو اپنے چہرے کو۔ تمہیں ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہنا چاہیئے تھا۔ ..... چلو خیر کم از کم یہ بات تو باعث اطمینان ہے کہ اسے اس جگہ کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اب ہمیں کافی محتاط رہنا ہوگا...... اور ہاں تم نے یہ نہیں بتایا کہ پولیس والوں نے تمہاری جان کیوں کر چھوڑی؟"

"چونکہ نارمن نے کوئی رپورٹ درج نہیں کرائی تھی۔ اس کے علاوہ پولیس والے نارمن کو پسندیدگی کی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ اس لئے جس وقت مجھے ہوش آیا۔ انہوں نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ میں بھی بغیر ایک لفظ کہے دل ہی دل میں خدا کا شکر کرتا ہوا تھانے سے نکل آیا۔"

" لیکن تم سیدھے یہاں آنے کی بجائے اپنے ہوٹل کیوں گئے۔ جبکہ یہ بات پہلے سے طے تھی کہ تم نارمن کو ٹھکانے لگانے کے بعد سیدھے یہاں آؤ گے؟ " ریکو نے اسٹیل کو قہرآلود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم سے کس نے کہا ہے کہ میں اپنے ہوٹل چلا گیا تھا۔ میں تو پولیس اسٹیشن سے ابھی سیدھا چلا آرہا ہوں۔"

" کیوں بکواس کرتے ہو۔ ابھی آدھ گھنٹہ پہلے میں نے خود تم سے ٹیلیفون پر بات کی تھی اور تم اپنے ہوٹل سے بول رہے تھے۔" ریکو نے سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا دماغ خراب ہے۔ میں تو اس وقت تھانے میں تھا اور وہاں سے سیدھا ادھر ہی آیا ہوں۔"

" یہ بات تو ٹھیک ہے کہ دماغ خراب ہے۔ لیکن پتہ نہیں میرا خراب ہے یا تمہارا بہرحال ایک کا تو لازمی خراب ہے۔۔۔۔ جب تمہارے یہاں آنے میں بہت دیر ہو گئی تو میں نے یہ سوچ کر کہ شاید تم نارمن کو ٹھکانے لگانے کے بعد اپنے ہوٹل نہ چلے گئے ہو تمہیں فون کیا تھا۔ میں نے موریے کرافٹ میں تمہارے ہوٹل میں ٹیلیفون کیا تھا۔ اور تم نے مجھے بتایا تھا کہ نارمن تمہیں جکمہ دے کر صاف نکل گیا ہے۔۔۔ ۔۔۔

" ٹھہرو ٹھہرو۔" اسٹیل ریکو کی بات کاٹ کر غیر یقینی انداز میں بولا۔ " اگر تم نے نصف گھنٹہ پہلے موریے کرافٹ ہوٹل میں مجھے فون کیا تھا۔ تو وہ میں ہرگز نہیں تھا۔۔۔۔

اف خدایا! " اسٹیل کے چہرے سے سراسیمگی، حیرانی اور اضطراب مترشح تھا۔ " تم سے میری جگہ بات کرنے والا نارمن کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

" تمہارے ذہن پہ نارمن بری طرح سوار ہو گیا ہے۔ میں کوئی بچہ نہیں ہوں۔ میں

تمہاری آواز اور لہجہ اچھی طرح پہچانتا ہوں۔" ریکو نے اصرار کیا۔

"ریکو ذرا ٹھنڈے دل سے میری بات سنو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں حقیقت ہے اس نے میری تلاشی لے کر میرا ڈرائیونگ لائسنس اور کمرے کی چابی بھی نکال لی تھی۔ لائسنس پر میرا پتہ موجود تھا۔ اب تمام معاملہ صاف ہو گیا ہے۔ نارمن مجھے پولیس کے حوالے کر کے سیدھا موٹے کرافٹ ہوٹل میں گیا ہو گا۔ میرے کمرے کی چابی پہلے ہی اس کے پاس موجود تھی۔ چنانچہ اندر داخل ہونے میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آئی ہو گی۔ اسی وقت تم نے فون کیا ہو گا۔ اور اس نے ریسیور اٹھا کر میرے لہجے کی نقل اتار کر تم سے بات کی ہو گی!"

ریکو کا چہرہ اچانک زرد ہو گیا۔ وہ پرخیال انداز اختیار کرتے ہوئے سرد لہجہ میں بولا۔ "اگر تم ٹھیک کہہ رہے ہو تو پھر تو غضب ہو گیا ہے۔ میں نے تو اسے فوری طور پر نکی گمرل آنے کی ہدایت کی تھی۔ میں تو یہی سمجھ رہا تھا۔ کہ میں تم سے بات کر رہا ہوں۔"

"ریکو! مجھے افسوس ہے۔ مگر اس میں میرا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔" اسٹیل نے نرمی سے کہا۔

"تمہارا قصور نہیں ہے تو پھر اور کس کا ہے۔ اگر تم اپنا فرض احسن طریقے سے انجام دیتے تو بات ہی ختم ہو جاتی۔"

"جو کچھ ہونا تھا ہو گیا۔ اب اگر میری مانو تو یہ جگہ فوراً چھوڑ دو۔ اب یہ جگہ خطرے سے خالی نہیں ہے۔ نارمن یوں ہی شہرت نہیں پا گیا۔ بعید نہیں ہے کہ وہ اس وقت بھی باہر کھڑا ہوا ہماری باتیں سن رہا ہو۔ لہٰذا جس قدر جلد ممکن ہو ہمیں یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیئے"

"ٹھہرو۔ ہم دوسری لائن کیوں نہ اختیار کریں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ یہاں ضرور آئے گا۔ تم فوراً عقبی حصے کی نگرانی کے لئے چلے جاؤ۔ اور مسٹر راڈ تم میرے ساتھ اوپر چلو۔ ہمیں

کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑے گا۔ جب یہ تمام باتیں باس کو معلوم ہوں گی تو پتہ نہیں وہ ہمارے متعلق کیا سوچے گا۔" ریکو اٹھ کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ راڈ بھی اس کے ساتھ تھا۔

اسٹیل نے بھی ہاتھ میں ریوالور پکڑا اور عقبی حصے کی راہ لی۔

نارمن بالائی منزل کے کمرے کی کھڑکی کے دراخ پر آنکھ جمائے ہوئے حیران و ششدر ہو کر دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ وہ کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ برٹن اندر کمرے میں ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ برٹن قیدی کی نگرانی کر رہا تھا۔ عجیب معاملہ تھا۔

نارمن کے ذہن میں اب ایک نیا نقشہ بن رہا تھا اسے یہ سمجھنے میں بالکل دیر نہیں لگی کہ فوسیٹ بنک کا ڈائریکٹر برٹن شرافت کا لبادہ اوڑھے ہوئے مجرموں کی جماعت کا سرغنہ تھا۔ اس کے فلیٹ میں آنے والے مجرم اس پر حملہ کرنے کی غرض سے نہیں آئے تھے بلکہ اس سے ملاقات یا مشورہ کرنے کی غرض سے آئے ہوں گے۔ عین ممکن ہے کہ وہیں کسی دشمن سے مڈبھیڑ ہو گئی ہو۔

نارمن کے اس نظریے میں بھی کئی خامیاں تھیں برٹن یا اس کی جماعت کا دشمن اس کے فلیٹ میں کس مقصد سے داخل ہوا تھا۔ پھر اس کے پاس چابی بھی نہیں تھی۔ اس صورت میں وہ فلیٹ میں داخل کس طرح ہوا۔ اس کے بعد برٹن کی جماعت کے آدمی برٹن کی عدم موجودگی میں فلیٹ میں کیوں داخل ہوئے۔ اسی قسم کے چند سوالات تھے۔ جن کا ابھی تک نارمن کی سمجھ میں کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

وہ پُراسرار اور مظلوم شخص نارمن سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر کمرے کے اندر موجود تھا۔ مگر وہ تھا کون۔ یہ ایک ایسا معمہ تھا۔ جس کا کوئی حل نارمن کی سمجھ میں

نہیں آرہا تھا۔ اس کا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ فلیٹ سے اس کے روانہ ہوتے ہی برٹن بھی نیگرل کے لئے روانہ ہو گیا ہو گا اور یہاں پہنچ کر۔۔

عین اسی وقت دروازہ کھلا اور تین شخص کمرے میں داخل ہوئے نارمن کی آنکھ پہلے ہی سوراخ پر چپکی ہوئی تھی ایک کو تو نارمن پہچانتا تھا۔ وہ اسٹیل کے علاوہ کوئی نہیں تھا اسے دیکھتے ہی اس نے دل ہی دل میں پولیس والوں کو جی بھر کر کوسا جنہوں نے اسٹیل کو اتنی جلدی چھوڑ دیا تھا۔

اب نارمن کا وہاں رکنا خطرناک تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسٹیل نے اپنے ساتھیوں کو ٹیلیفون پر ریکو سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا ہو گا۔ کہ بات کرنے والا وہ نہیں تھا۔ یہ سوچ کر نارمن واپسی کے لئے آہنی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ مگر اسی لمحہ اس کی نظر نیچے ایک تاریک سائے پر پڑی۔ چند سیکنڈ کے بعد ہی تاریک سائے کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ سے روشنی نکل کر ادھر ادھر گردش کرنے لگی۔

نارمن بیوقوف نہیں تھا جو تین چار مسلح آدمیوں سے تنہا ٹکرا جاتا۔ گھر جانے کی صورت میں اس کی موت یقینی تھی۔ خوفناک مجرم اس کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے۔ لہذا عقلمندی کا تقاضہ یہی تھا۔ کہ اس وقت کسی طرح جان بچائی جائے۔

جہاں وہ کھڑا ہوا تھا۔ وہاں کھڑے رہنا بھی خطرناک تھا۔ مگر نیچے اترنا اس سے بھی زیادہ خطرناک اس لئے اس نے ایک نظر اوپر دیکھا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔ اب وہ تیسری منزل کی بالکونی میں کھڑا ہوا تھا۔ اس سے اوپر کوئی نہ تھی۔ پہلے اس نے ارادہ کیا کہ اندر چھپ کر بیٹھ رہے۔ مگر یہ بات بھی خطرناک تھا۔ مجرموں کے اسے ڈھونڈ لینے کا امکان تھا۔ اس لئے اس نے یہ ارادہ بھی ترک کر دیا۔

آہنی سیڑھیاں تیسری منزل تک ہی لگی ہوئی تھیں۔ عین اسی وقت نارمن کو دوسری منزل سے کھڑکی کھلنے اور کھٹ پٹ کی آوازیں آئیں۔ مزید سوچنا یا انتظار کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھا کر گٹر کے پائپ کو آزمایا۔ پائپ مضبوطی سے دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اب سوچنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ بندر کی طرح پائپ پر چڑھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر معمولی سی بھی غلطی ہو گئی تو نیچے گر کر اس کی ہڈیاں بھی سرمہ بن جائیں گی۔ لیکن یہ موقع اس قسم کی باتیں سوچنے کا ہرگز نہیں تھا۔

اس نے وعدہ کیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو خطرے میں نہیں ڈالے گا۔ لیکن اس وقت تک وہ گردن تک خطرے میں پھنس چکا تھا۔ اوپر پہنچ کر کنارے سے ہٹ کر پیچھے چھت پر بیٹھ گیا۔ تاکہ ان لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ جو تمام عمارت میں اسے ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ مگر خود ان پر نظر رکھ سکے۔

نارمن کی نظریں نیچے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ ریکو آہنی سیڑھیاں اتر کر نیچے جا رہا تھا۔ جبکہ اسٹیل دوسری منزل کی بالکونی میں کھڑا ہوا تھا۔

"کیا وہاں کوئی ہے؟" ریکو نے نیچے دیکھتے ہی ہانک لگائی۔

"نہیں یہاں نیچے تو کوئی نہیں ہے۔" راڈ نے بلند آواز میں جواب دیا۔

ریکو نے نیچے جا کر تمام صحن اور کمروں کی خود تلاشی لی۔ مگر وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ اب وہ سب کے سب مطمئن نظر آ رہے تھے۔ نارمن خطرناک انسان ہونے کے باوجود بھی وہاں نہیں آیا تھا۔ اس بات پر سب حیران تھے انہیں، تو امید تھی کہ نارمن وہاں پہنچنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرے گا۔

پانچ منٹ کے بعد ہی صحن خالی ہو گیا اور وہ سب اسی کمرے میں واپس چلے گئے جس میں پہلے جمع ہوئے تھے۔ جلد ہی انہوں نے کھڑکی بھی بند کر لی۔ اور ہر طرف خاموشی مسلط ہو گئی
نارمن اگر چاہتا تو جس راستے سے اوپر تک پہنچا تھا۔ اسی راستے سے واپس نیچے بھی آسکتا تھا لیکن وہ کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ ممکن ہے آہٹ سن کر وہ دوبارہ اسے آگھیریں۔ اس لئے وہ چھت پر ہی چلتا ہوا بلاک کے سرے تک پہنچ گیا۔ تمام مکانات ایک ہی طرز کے بنے ہوئے تھے۔ سب میں اسی قسم کی آہنی سیڑھیاں بھی لگی ہوئی تھیں چنانچہ وہ اسی طرح گٹر کے پائپ سے پھسل کر تیسری منزل تک پہنچا اور پھر وہاں سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے آ گیا۔ ہر طرف قبرستان کی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ نارمن تھوڑی سی کوشش سے چار دیواری پھاند کر باہر آ گیا۔

چند منٹ کے بعد ہی وہ مرسیڈیز میں بیٹھا ہوا سگریٹ کے طویل کشوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"تمہیں گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس لئے مجھے تو تشویش ہوتی جا رہی تھی۔" جوئے نے نارمن کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"تشویش کی بات بھی تھی۔" نارمن نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"کیا مطلب؟ .... کیا کسی جال میں پھنس گئے تھے؟"

"ہاں یوں ہی سمجھ لو۔ برٹن جو فوسیٹ بنک کا ڈائرکٹر بنا پھرتا ہے۔ جرائم پیشہ گروہ کا سرغنہ ہے۔ میں نے خود اپنے آنکھوں سے یہاں دیکھا ہے وہ اس قیدی کی نگرانی کر رہا تھا۔ جس نے فون پر مجھ سے مدد طلب کی تھی۔ مگر افسوس کہ میں اس مظلوم کو نہیں دیکھ سکا۔ کہ وہ کون ہے اور ان ظالموں نے اسے اپنی قید میں کیوں رکھا ہوا ہے"

"لیکن تمہیں یہ تمام باتیں کس طرح معلوم ہوئیں؟ جوئے کا تجسس اور اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔

"ذرا ٹھیرو، سب کچھ بتا دوں گا۔ پہلے میں ذرا مینڈی سے بات کر لوں۔" نارمن اپنے ملازم ونگ اسٹون کو مینڈی کہہ کر ہی پکارتا تھا۔

"مینڈی سے بات بھی کر لینا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ وہاں کیا واقعات پیش آئے تھے؟"

"میری جان! آج میری اچھی خاصی تفریح ہو گئی ہے۔" اتنا کہہ کر نہایت مختصر الفاظ میں واقعات جوئے کو سنانے کے بعد بولا۔

"باقی تفصیل پھر بتاؤں گا۔ فی الحال مینڈی سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

"مجھے تمہاری کسی بھی بات کا ذرہ برابر یقین نہیں ہے۔ بھلا یہ کیوں کر ممکن ہے کہ میدان کارزار کو چھوڑ کر تم چپکے سے کھسک آؤ۔ اگر ایسی بات ہوتی تو تم کھڑکی توڑ کر اور کمرے میں داخل ہو کر مسلح مجرموں کی موجودگی کے باوجود قیدی کو آزاد کرائے بغیر ہرگز واپس نہ آتے۔" جوئے نے بے یقینی سے کہا۔

"مگر مجھے اپنی جان بھی تو عزیز ہے۔" نارمن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تمہیں بھی اپنی جان عزیز محسوس ہونے لگی ہے۔ اگر تم پائپ پر چڑھتے ہوئے رپٹ جاتے تو۔؟"

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ مجھے اپنی صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب کیا کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے قیدی کو اب زیادہ دیر اس ہوٹل میں نہیں رکھ سکیں گے بلکہ کسی اور محفوظ مقام پر لے جائیں گے۔"

"اور تم ان کا پیچھا کرو گے؟" جوئے نے طنز کی۔

"نہیں۔ ایسا کرنا سخت خطرناک ہوگا۔ رات کا پچھلا پہر ہے اس وقت سڑکیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ میں نے اگر ایسی کوئی کوشش کی تو انہیں فوراً شبہ ہو جائے گا۔

مرسیڈیز ایسی جگہ کھڑی ہوئی تھی جہاں سے نارمن نکی گمبل ہوٹل اور اس کے عقب میں جانے والے راستے پر نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ اسی وقت اس نے ایک لمحہ کے لئے کار کی ہیڈ لائیٹیں جلائیں اور پھر فوراً ہی بند کر دیں۔ رد عمل حیران کن تھا۔ پتہ نہیں کس سوراخ سے ایک تاریک سایہ نکل کر مرسیڈیز کی طرف بڑھا۔

"میں حاضر ہوں۔" کار کے قریب پہنچ کر لونگ اسٹون نے کہا۔

"مینڈی! مجھے معلوم تھا۔ کہ تم کہیں نہ کہیں قریب ہی ہوگے۔ اب ذرا غور سے میری بات سنو۔ اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط ثابت نہ ہوا۔ تو ابھی تھوڑی دیر میں نکی گمبل ہوٹل کے برابر والی گلی سے ایک بڑی امریکی کار برآمد ہوگی۔ میں خود اس کا تعاقب کرنا چاہتا تھا لیکن انہیں فوراً شبہ ہو جائے گا۔ اس لئے یہ کام تمہیں کرنا ہوگا۔ وہ اپنی کار کو زیادہ رفتار سے چلا کر کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لیں گے۔ وہ کسی قیمت پر یہ نہیں چاہیں گے۔ کہ تیز رفتاری کے جرم میں پکڑے جائیں کیونکہ ان کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی ہوگا۔ جسے انہوں نے پسٹل پائنٹ پر حبس بے جا میں رکھا ہوا ہے۔"

"ٹھیک ہے جناب۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔" لونگ اسٹون نے جواب دیا

"بہت خوب۔ مجھے تم پر فخر ہے۔ لیکن کسی قسم کا رسک نہ لینا۔ وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لئے سخت محتاط رہنا۔"

"آپ فکر نہ کریں۔"

"نہیں میں ایک مرتبہ پھر تاکید کر رہا ہوں کہ تمہیں کافی محتاط رہنا ہوگا۔ میں صرف

اس کار کی منزل جاننا چاہتا ہوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارا یہ سفر کوئی زیادہ طویل نہیں ہوگا

"مگر جناب! میں حیران ہوں کہ آپ کو یہ کیونکر علم ہوا کہ اس سے تھوڑی دیر میں ایک امریکی کار نکلے گی؟"

لونگ اسٹون نے بمشکل ابھی اپنا جملہ پورا کیا تھا کہ اسی وقت نکی گمرل کے قریب والی گلی سے بڑی امریکی مرکری کار آہستگی سے نکلی۔

"کیوں! مانتے ہونا؟" نارمن نے کار کو دیکھ کر لونگ اسٹون سے کہا۔

"کمال ہے جناب" اچھا میں چلا۔

اتنی دیر میں امریکی کار سڑک پر چڑھ کر کافی دور جا چکی تھی۔ اور لونگ اسٹون اپنے لمبریٹا اسکوٹر پر اس کے تعاقب میں روانہ ہو چکا تھا۔

"ان خوفناک مجرموں کے تعاقب میں بینڈی کو روانہ کر کے کیا تم نے زیادتی نہیں کی؟" جے نے متردد لہجے میں کہا۔

"نہیں ہرگز نہیں۔ مجھے بینڈی کی صلاحیتوں کے بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہے۔ اول تو انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکے گا۔ کہ ان کا تعاقب ہو رہا ہے۔ بالفرض محال اگر انہیں شبہ ہو بھی گیا تو بھی بینڈی ان کے ہتھے نہیں چڑھے گا۔ چلو اب گھر چل کر آرام کرتے ہیں۔"

"کیا واقعی!" جے نے حیرانی سے کہا۔ کیونکہ اسے یقین نہیں تھا۔ کہ وہ تفریح کے مواقع کو چھوڑ کر آرام کے متعلق سوچ بھی سکتا ہے۔"

"ہاں کیونکہ اب ہمارے کرنے کے لئے کوئی کام نہیں ہے۔" اتنا کہہ کر نارمن نے انجن اسٹارٹ کیا اور مرسیڈیز ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ چند لمحوں کے بعد ہی نارمن پھر بولا

صبح تک معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ اپنے اس قیدی کو کہاں لے گئے ہیں۔ پتہ نہیں برٹی بھی ان کے ساتھ تھا یا نہیں۔ بہر حال اتنا تو واضح ہو چکا ہے۔ کہ وہ مجھ سے خوفزدہ ہیں؟" جیسے نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو نارمن بھی خاموش ہو کر ڈرائیونگ کرتا رہا۔

نارمن صبح ساڑھے آٹھ بجے تک پڑا سوتا رہا۔ اس کی آنکھ ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سن کر کھلی تھی۔ لیٹے ہی لیٹے اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"کیا یہ آپ ہی ہیں جناب؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ہاں ینڈی میں ہی بول رہا ہوں۔ سناؤ کیا رہا؟"

"جناب! یہ کوئی مشکل کام ثابت نہیں ہوا۔ وہ شہر کے اندر بڑی احتیاط سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے شہر سے باہر نکل گئے اور میں بھی ان کے پیچھے لگا رہا۔ مائل اینڈ روڈ اسٹراٹ روڈ اور الفرڈ کے علاقوں سے ہوتے ہوئے وہ رم فورڈ کے علاقے میں پہنچے پھر وہاں سے انہوں نے برینٹ فورڈ کا رخ کیا۔ برینٹ فورڈ پہنچ کر وہ ایک گلی میں مڑ گئے۔ میں نے بھی لائٹ بجھائی اور ان کے پیچھے لگا رہا۔"

"کیا اب تم وہیں سے بول رہے ہو؟" نارمن نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں قریب ہی ایک پبلک بوتھ سے بول رہا ہوں۔ گلی میں داخل ہو کر کچھ دور چلنے کے بعد وہ رک گئے تھے۔ میں نے اسکوٹر وہیں چھوڑا اور پیدل ہی چل پڑا۔ گلی تو صرف ایک فرلانگ تک تھی۔ اس کے بعد ویران علاقہ شروع ہو گیا۔ میں چلتا گیا۔ آخر کار ایک چھوٹے سے کاٹیج کے باہر مجھے وہ ہی کار کھڑی ہوئی نظر آئی۔ وہ کاٹیج آبادی سے دور اور پہاڑی علاقہ میں واقع ہے چاروں طرف چھدرا سا جنگل بھی ہے ابھی آدھ گھنٹہ ہوا دو آدمی باہر نکلے تھے۔ وہ دونوں اسی امریکی کار میں

بیٹھ کہ جدھر سے آئے تھے ادھر ہی چلے گئے ہیں۔ میں نے ان کا تعاقب کرنا سب نہیں سمجھا۔ کیونکہ جس قیدی کا آپ نے تذکرہ کیا تھا۔ اسے یہیں چھوڑ دیا گیا ہے اور شاید اس کی نگرانی کے لئے ایک آدمی بھی رہ گیا ہے۔"

"میںڈی! تم نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں تم سے بہت خوش ہوں اچھا یہ بتاؤ کہ کار کے چلے جانے کے بعد کیا ہوا؟" نارمن لونگ اسٹون کی تعریف کرنے کے بعد بولا۔

"کچھ بھی نہیں۔ اس مکان کا محل وقوع کچھ اس طرح کا ہے کہ بغیر کسی کی نظروں میں آئے اس پر نگاہ رکھی جا سکتی ہے۔ کار کے روانہ ہونے کے بعد اب تک میں برابر مکان کی نگرانی کرتا رہا ہوں۔ رات کو صرف ایک کمرے میں روشنی تھی۔ ظاہر ہے کہ قیدی اور اس کا نگران دونوں اسی کمرے میں ہیں۔ میں اس سے پہلے بھی آپ کو رپورٹ دے سکتا تھا۔ لیکن مجھے یہ بھی خیال تھا کہ آپ آرام کر رہے ہوں گے ..... اب فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟"

"میںڈی! کیا تم وثوق سے کہہ سکتے ہو کہ کار کے روانہ ہونے کے بعد اور کوئی اس مکان میں داخل نہیں ہوا؟"

جی ہاں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ نہ تو کوئی آیا ہے اور نہ ہی گیا ہے۔"

"بہت خوب۔ اب اس طرح کرو کہ دوپہر تک وہیں ٹھہرو اور مکان پر برابر نظر رکھو میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔" اتنا کہہ کر نارمن نے رسیور رکھ دیا۔

نارمن بہت خوش تھا۔ گو اسے ابھی قیدی کی شخصیت کے بارے میں تو کوئی علم نہیں تھا۔ کہ وہ کون ہے لیکن اس ٹھکانے کا پتہ ضرور چل گیا تھا۔ جہاں اسے رکھا گیا تھا۔

جوئے بھی جاگ چکی تھی۔ ناشتہ کرتے ہوئے نارمن نے لونگ اسٹون سے ہونے والی گفتگو مختصر طور پر اسے سنائی اور آئندہ کے پروگرام کے بارے میں بھی چند باتیں بتائیں۔

"نکی گمل ہوٹل جانے کا تو میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ البتہ ہالی نادر کورسٹ میں برٹن کے فلیٹ پر جا کر اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ وہ امریکہ کے لئے روانہ ہو جائے اس بدقماش کے چہرے سے نقاب اتارنا بہت ضروری ہے۔"

"مجھے تمہاری بات سے پورا پورا اتفاق ہے۔ میرا خیال ہے کہ جب تم اسے بتاؤ گے کہ تم ان کے قیدی کے نئے ٹھکانے کو بھی جانتے ہو تو وہ سب کچھ اگل دیگا"

"نہیں جوئے یہ برٹن کوئی معمولی مجرم نہیں ہے۔ جو شخص خطرناک مجرموں اور قاتلوں کی جماعت کا سرغنہ ہو وہ اتنی آسانی سے قابو نہیں آسکتا۔"

نارمن نے بات ختم کی ہی تھی۔ کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی۔ دوسری طرف نارمن کا چوکیدار فریمین بول رہا تھا۔

"جناب سپرنٹنڈنٹ ولیم تشریف لائے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ آنے دو۔" نارمن نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

۵

سپرنٹنڈنٹ دلیم نیو اسکاٹ لینڈ یارڈ کے مرکزی دفتر سے تعلق رکھتا تھا۔

نارمن کے گھر کے لئے وہ کوئی غیر مانوس شخصیت نہیں تھا۔ عام آنا جانا تھا۔ وہ لحیم شحیم جسم کا مالک تھا۔ چوڑا پھیلا ہوا پر رعب چہرہ، شانے مضبوط اور فراخ تھے۔ چال میں افراط تمکنت تھی۔

ولیم پرائیویٹ لفٹ سے نکل کر اندر داخل ہوا۔ تو اس کے چہرے پر مخصوص دوستانہ مسکراہٹ تھی اسے دیکھ کر نارمن نے دور سے ہی مسکراتے ہوئے ہانک لگائی۔

آیئے آیئے۔ بھئی تمہارے خیر مقدم کے لئے اگر ہم اٹھے تو ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اس لئے امید ہے تم کوئی خیال نہیں کرو گے ..... کافی پیو گے؟"

"نہیں" ولیم نے جواب دیا۔

"انڈے کھاؤ گے؟"

"نہیں شکریہ۔"

"مکھن ٹوسٹ!"

"آج بہت موڈ میں نظر آ رہے ہو۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں اس وقت کیوں آیا ہوں میں یہ معلوم کرنے کے لئے آیا ہوں کہ کل ایک امریکی اسٹیل کے ساتھ تمہارا ٹکراؤ کن حالات میں ہوا تھا۔ تم نے اسے بعد میں پولیس کے حوالے بھی کر دیا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی معقول وجہ ضرور ہوگی۔ مگر میں تمام تفصیل جاننا چاہتا ہوں

"پیارے! دراصل بات یہ تھی کہ مجھے اس کے چہرے کی بناوٹ پسند نہیں آئی تھی۔" نارمن نے مزاحیہ انداز میں جواب دیا۔

"کنگ ولسٹ! ٹرخانے کی کوشش مت کرو۔ میں نے چیک کرایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک بے ضرر قسم کا سیاح ہے جو محض تفریح کی غرض سے اس ملک میں آیا ہے۔ وہ کوئی

دولت مند نہیں ہے اسی لئے پیڈنگٹن کے ایک معمولی ہوٹل میں ٹھہرا ہے۔ کل تم نے پولیس کو جو کہانی سنائی تھی اس کے بموجب جب تم اپنے کسی دوست سے ملاقات کر کے واپس آرہے تھے، تو اس نے اچانک تمہاری گردن پر ریوالور رکھ دیا تھا ..... اب میں چاہتا ہوں کہ تمام تفصیل سنا ڈالو۔"

"میں نے جو کہانی سنائی تھی۔ اس کا ایک ایک لفظ حقیقت پر مبنی ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہے کہ وہ ایک بے ضرر امریکی ہے۔ میری جان وہ نہایت خطرناک قسم کا قاتل ہے۔ کل اگر عین وقت پر جان بچانے کی ترکیب میرے ذہن میں نہ آتی تو وہ مجھے ختم کر دیتا۔"

"لیکن میری حاصل کردہ معلومات کے مطابق وہ ایک باعزت امریکی شہری ہے وہ موڑے کرافٹ ہوٹل میں رہائش پذیر ہے اور آئندہ ہفتے واپس امریکہ جا رہا ہے۔ ... اس کے علاوہ کیا بتا سکتے ہو کہ اس نے تمہاری گردن پر ریوالور کیوں رکھا تھا؟"

"اس لئے کہ وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔"

"مگر کیوں؟"

"اس لئے کہ میں نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کچھ مجرمانہ حرکات کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ دلیم میں اس وقت زیادہ تفصیل بتانے سے قاصر ہوں گزشتہ رات کسی شخص نے مجھے فون پر فوری مدد کے لئے بلایا تھا۔ کیونکہ اس کی جان سخت خطرے میں تھی۔ ابھی بات ہو ہی رہی تھی۔ تو ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ضرب لگائی ہو۔ اس کے بعد اچانک ہی ٹیلیفون کا رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ اور پھر میں فوراً ہی اس کے بتائے ہوئے پتہ پر روانہ ہو گیا تھا۔"

"کونسا پتہ؟" ولیم نے پوچھا۔

"وہی جو اس نے بتایا تھا۔ لیکن میں وہاں کچھ تاخیر سے پہنچا تھا۔ وہ اس مظلوم کو لے کر جا چکے تھے۔ میں وہاں سے واپس آ رہا تھا۔ تو اسٹیل نے میرے اوپر چاقو پھینکا۔ قسمت اچھی تھی جو بچ گیا۔ اس کے بعد اسٹیل نے جانتے ہو کیا کیا.... وہ میری کار کے عقبی حصے میں گھس گیا۔ اور جب میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تو اس نے ریوالور کی نالی میری کنپٹی پر رکھ دی۔ اس کی نیت صد فی صد مجھے ہلاک کرنے کی تھی مگر میری خوش قسمتی تھی کہ عین اسی وقت تھیٹر کا شو ختم ہوا اور سینکڑوں آدمی سڑک پر نکل آئے۔"

"کیا مطلب؟" ولیم نے اس کا مطلب نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ اسے معلوم تھا۔ کہ اگر اتنے آدمیوں کی موجودگی میں اس نے ریوالور استعمال کیا تو فائر کی آواز سن کر بے شمار لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور اس کا بچ کر نکل جانا ناممکن ہو جائے گا۔ اسی لئے اس نے فائر کرنے کی بجائے مجھے ڈرائیو کرنے کا حکم دیا۔ میں مجبور تھا۔ اس کا حکم ماننا ہی پڑا۔ مگر میں بہت دور جانا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ جوں ہی وہ کوئی سنسان اور تاریک جگہ دیکھے گا مجھے گاڑی روکنے کا حکم دے گا۔ اور گاڑی روکتے ہی مجھے شوٹ کر دے گا۔ چنانچہ میں نے اچانک بریک لگائی۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ڈرائیونگ سیٹ کی پشت سے ٹکرا گیا۔ میں نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر ریوالور کی نال پکڑ لی۔ اور زوردار مکا اس کے جبڑے پر جڑ دیا۔ ریوالور پر اس کی گرفت کمزور ہو گئی اور اب ریوالور میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے اسی طرح نالی پکڑے ہی دستہ اس کے سر پر دے مارا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

اس کے بعد میں اسے پولیس اسٹیشن لے گیا تھا۔"

"مجھے یقین ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو اچھا وہ ریوالور کہاں ہے جو تم نے اس سے چھینا تھا؟"

"وہ اس میز کی سب سے اوپر والی دراز میں پڑا ہے ریوالور کے ساتھ ہی اس کا ماضی ڈرائیونگ لائسنس اور اس کے کمرے کی چابی بھی ہے۔" نارمن نے کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ولیم اٹھ کر میز تک گیا اور تینوں چیزیں نکال کر دوبارہ نارمن کے قریب ہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"اچھا اس کے بعد تم رات کو کہاں گئے تھے؟"

"ولیم۔ پہلے اس سوال کا جواب میں ابھی دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ گو اس کا تعلق بھی اسٹیل سے ہی ہے۔ مگر ابھی مجھے خود بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ سب کیا چکر ہے اس لئے میں تمہیں کیا بتا سکتا ہوں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ اس معاملے میں ابھی تمہارا ارادہ مزید ٹانگ اڑانے کا ہے حالانکہ رات تم دو مرتبہ موت کے منہ سے نکلے ہو۔ ... نارمن! میرا ارادہ ہے کہ تم اگر سب کچھ صاف صاف مجھے بتا دو۔ تو میں تمہاری مدد بھی کر دوں اور حفاظت بھی۔ اور اس کے باوجود تم کچھ بتانے پر آمادہ نہیں ہو تو پھر اگر موت تمہارا گلا دبا ہی لے تو مجھ سے گلہ نہ کرنا۔"

"چلو۔ یہ بھی خوب رہی۔ بھلے آدمی اگر میں مر ہی گیا۔ تو بھلا تم سے گلہ کس طرح کروں گا۔ رہا میری حفاظت کا سوال تو میں اپنی حفاظت کرنا جانتا ہوں۔"

"وہ تو میں جانتا ہوں بہر حال اگر کچھ مزید تفصیلات بتا دیتے تو اچھا تھا۔ خاص

طور پر اسپیل کے ساتھی کون لوگ ہیں اور وہ جس نے فون کر کے تمہیں مدد کے لئے بلایا تھا کون ہے ؟"

" ولیم یقین کرو خدا جانتا ہے کہ ابھی میں خود اس بارے میں کچھ نہیں جانتا پھر تمہیں کیا بتا سکتا ہوں۔

" ہاں ایک بات اور۔ تم نے یہ ریوالور اسی وقت سارجنٹ کے حوالے کیوں نہیں کر دیا تھا۔ جس وقت اسپیل کو لے کر تھانے گئے تھے۔ اگر تم ایسا کرتے تو وہ اسپیل کو ناجائز اسلحہ رکھنے کے جرم میں روک سکتے تھے۔"

" اچھا تو جب میں اسے پولیس کے حوالے کر آیا تھا۔ تو پھر اسے چھوڑ کیوں دیا گیا ؟" نارمن نے پوچھا۔

" اسی لئے کہ تم نے اس کے خلاف کوئی الزام عائد نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی کوئی ثبوت فراہم کیا تھا۔"

" ہم۔ کہتے تو ٹھیک ہو۔" نارمن نے ہنکارہ بھرنے کے بعد کہا۔

" اچھا اب میں چلتا ہوں۔" ولیم اتنا کہہ کر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد نارمن کنا بوئسٹ دس منٹ کے اندر ہی ہائی ٹاور کورٹ جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ مگر جب اس نے جونے کو بھی تیار ہوتے ہوئے دیکھا تو حیرانی سے بولا۔

" کیا تم بھی کہیں باہر جا رہی ہو ؟"

" ڈیر ! ولیم کو تو تم نے ٹرخا دیا ہے مگر مجھے ٹرخانا اتنا آسان کام نہیں ہے میں بھی تمہارے ساتھ چل رہی ہوں۔ میں بھی برٹن جیسے خطرناک انسان کو ایک نظر دیکھنا

چاہتی ہوں۔"

"ہوں.... اب تم سے بحث کرنا بیکار ہے۔ خیر چلو۔ لیکن ایک چاقو اور اپنا آٹومیٹک ضرور لے لو...... شاید تمہارا یہ خیال ہے کہ میں وہاں کسی مصیبت میں پڑ جاؤں گا۔ اور تم مجھے اس مصیبت سے نکال لاؤ گی۔"

مرسیڈیز میں بیٹھ کر دونوں روانہ ہوئے تو سورج پوری آن بان سے چمک رہا تھا اور دھند غائب ہو چکی تھی۔ ہائی ٹاور کورٹ کے علاقے میں پہنچ کر نارمن نے باغ کے سامنے ہی گاڑی روک لی۔

"جوئے! تم یہیں گاڑی میں ٹھہرو گی۔ میں اندر جاتا ہوں۔ ممکن ہے برٹن دفتر جا چکا ہو۔ اگر اسٹیل یا اس کے دوسرے ساتھی آتے ہوئے نظر آئیں تو پھر تمہیں آزادی ہو گی۔"

"اور اگر وہ سب اس وقت فلیٹ میں ہی اکٹھے ہوں تو تم کیا کرو گے۔ وہ بہت خطرناک ہیں۔"

"اس صورت میں میں واپس آ جاؤں گا۔ اور ان کے چلے جانے کا انتظار کروں گا۔ کیونکہ میں برٹن سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

جوئے اتفاق کرتے ہوئے کار میں ہی بیٹھی رہی اور نارمن سڑک پار کر کے بلڈنگ میں داخل ہو گیا۔ ہال میں باوردی پورٹر موجود تھا۔ مگر اس مرتبہ دوسرا تھا۔

"میں جیمز برٹن سے ملنا چاہتا ہوں۔" نارمن نے پورٹر سے کہا۔

"جیمز برٹن؟...... لیکن وہ تو لنسن، گھنٹہ پہلے جا چکے ہیں۔ اور اب تک تو ان کا جہاز پرواز کر چکا ہو گا۔" پورٹر نے نارمن کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ انہیں نیویارک جانا تھا۔ مگر انہوں نے تو شام ساڑھے

چار والی پرواز سے نشست مخصوص کرا رکھی تھی۔

"جناب! اس کا مطلب ہے کہ آپ کو پوری معلومات حاصل نہیں ہیں یہ درست ہے کہ انہوں نے سیٹ سہ پہر والی پرواز سے ہی مخصوص کرائی تھی۔ لیکن آج صبح اچانک ہی انہوں نے پروگرام بدل دیا۔ انہوں نے مجھے ٹیلیفون پر ہدایت کی تھی۔ کہ فوری طور پر ایک ٹیکسی کا انتظام کروں۔ میرے معلوم کرنے پر انہوں نے بتایا تھا۔ کہ وہ لندن ایئرپورٹ جانا چاہتے ہیں۔ مگر میں نے جب کہا کہ ان کا جہاز تو ساڑھے چار بجے روانہ ہوگا۔ اور ابھی تو دس بھی نہیں بجے تو انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے پروگرام بدل دیا ہے اور اب وہ ساڑھے دس بجے والی پرواز سے امریکہ جا رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے ٹیکسی منگوا دی تھی۔ اور وہ یہاں سے ساڑھے نو بجے کے قریب ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے تھے۔ جاتی دفعہ انہوں نے مجھے بہت اچھا ٹپ دیا تھا۔"

"مگر میں ان سے ایک بہت ہی اہم کام کے سلسلے میں ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔ کیا تم نے تو انہیں روانہ ہوتے دیکھا تھا۔۔۔۔ ان کی روانگی سے پہلے کیا ان سے کوئی ملنے کے لئے آیا تھا؟" نارمن حالات کی اس طرح اچانک اور غیر متوقع تبدیلی سے سخت مضطرب نظر آ رہا تھا۔

"نہیں جناب۔ کوئی ملاقاتی آج ان سے ملنے کے لئے نہیں آیا تھا۔ میں صبح آٹھ بجے سے ڈیوٹی پر ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ کل رات ان کے فلیٹ میں کچھ گڑبڑ ہوئی تھی۔ نائٹ پورٹر جیون نے مجھے بتایا تھا۔ کہ رات کو کسی بدقماش نے ان کے فلیٹ کے کمرہ خواب کے دروازے پر زور آزمائی کی تھی۔ مگر جناب! ان باتوں سے بھلا میرا کیا تعلق ہے۔ لیکن ہیں۔۔۔۔

نارمن اب پورٹر کی بات نہیں سن رہا تھا بلکہ اس کا ذہن بڑی تیزی سے کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ ممکن ہے برٹن ساڑھے دس والی پرواز سے روانہ ہوا ہو بلکہ پورٹر کے سامنے تو ٹیکسی ڈرائیور کو ایر پورٹ چلنے کے لئے کہا ہو۔ اور پھر کہیں اور چلا گیا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس طرح اسے (نارمن کو) فریب دے کر غلط لائن پر ڈالنا چاہتا ہو۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس بات کا امکان بھی تھا۔ کہ وہ روانہ ہو ہی گیا ہو۔ بہر حال سب سے پہلے اس امر کی تصدیق ضروری تھی۔ کہ برٹن نیویارک کے لئے روانہ ہو چکا ہے یا نہیں۔

چند منٹ کے بعد ہی نارمن ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ سے لندن ایر پورٹ سے بات کر رہا تھا۔ وہ ایک باریک نسوانی آواز سے مخاطب تھا۔ اس کے معلوم کرنے پر دوسری طرف سے جواب ملا۔

"جی ہاں! مسٹر جیمز برٹن نے دراصل تو فلائٹ نمبر ۱۱۲ سے روانہ ہونا تھا جو ساڑھے چار بجے سہ پہر روانہ ہوتی ہے۔ مگر آج انہوں نے فلائٹ پر اپنی ریزرویشن منسوخ کرا کے ساڑھے دس بجے والی فلائٹ سے تبدیل کرا لی تھی۔ اور وہ اس فلائٹ سے امریکہ روانہ ہو چکے ہیں۔"

"شکریہ محترمہ۔ میں ایک تکلیف اور دینا چاہتا ہوں۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھ کیا ان کے کچھ امریکی دوست بھی تھے۔ میں خاص طور پر مسٹر کلارک اسٹیل کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ مسٹر ریکو اور مسٹر راڈے کے نام بھی ذرا مسافروں کی فہرست سے دیکھ لیں اس تکلیف دہی کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں۔"

"نہیں جناب! مجھے خدمت کر کے خوشی ہوگی۔" وہی باریک کھنکدار آواز آئی۔

اس کے بعد چند لمحے خاموشی رہی اور کاغذات کی سرسراہٹ اور دراز کے کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں آتی رہیں۔

جی ہاں جناب۔" دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔" میں نے پوری فہرست چیک کرلی ہے۔ مسٹر کلنٹ اسٹیل اور ریکو گارشیا دونوں امریکی باشندے ہیں اور دونوں نے مسٹر برٹن کی طرح اپنی نشستیں سہ پہر والی پرواز سے منسوخ کرا کے ساڑھے دس والی پرواز میں تبدیل کرالی تھیں اور دونوں اسی پرواز سے روانہ ہو چکے ہیں۔ مگر آپ کا بتایا ہوا تیسرا نام راڈ فہرست میں موجود نہیں ہے..... کوئی اور خدمت ؟"

" جی نہیں۔ بہت بہت شکریہ۔" اتنا کہہ کر نارمن نے رسیور رکھ دیا۔

اس کا مطلب ہے۔ کہ برٹن اسٹیل اور ریکو دونوں کو لے کر چلا گیا ہے اور راڈ کو قیدی کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ نارمن کے لئے سب سے بڑا معمہ قیدی کی شخصیت تھی۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ قیدی کون ہے۔ اور اسے کس لئے قید کیا گیا ہے۔ پہلے اسے نکی گرل ہوٹل میں رکھا گیا تھا۔ اور پھر اب برینٹ فورڈ لے جایا گیا ہے۔ اگر وہ شخص اسے (نارمن کو) مدد کے لئے فون نہ کرتا تو مجرم بلا کسی رکاوٹ کے اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جاتے۔

نارمن سوچ رہا تھا۔ کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اسی قسم کے خیالات میں غرق وہ ٹیلیفون بوتھ سے نکل آیا۔ باہر آتے ہی اس کی نظر ایک حسین وجمیل لڑکی پر پڑی جو نہایت نفیس لباس میں ملبوس تھی۔ عمر یہی کوئی بیس بائیس سال ہوگی۔ سانچے میں ڈھلا ہوا سڈول سرخ و سفید جسم بڑا گداز اور دلکش تھا۔ آنکھیں خوبصورت اور چہرے کے نقوش

دلفریب تھے۔ غرض وہ حسن و شباب کا ایک حسین مرقع تھی۔ وہ بڑی محویت کے عالم میں پورٹر سے باتیں کر رہی تھی۔ اور چہرے سے تشویش و تردد کے آثار نمایاں تھے نارمن اس کے پرشباب جسم کے نشیب و فراز سے ایک پل کے لیے بھی نظریں نہ ہٹا سکا۔ وہ ایک سحر زدہ معمول کی طرح حسن و جمال کے اس شاہکار کے نظارے سے محظوظ ہو رہا تھا۔ کہ اچانک

"برٹن" کا لفظ اس کے کان میں پڑا اور اسے احساس ہوا کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔

آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہ ان کے قریب پہنچ گیا۔ وہی حسینہ پورٹر سے کہہ رہی تھی۔

"لیکن مسٹر برٹن نے تو کہا تھا۔ کہ وہ ساڑھے چار بجے والی پرواز سے روانہ ہوں گے۔ پھر یک لخت انہوں نے اپنا پروگرام کیوں بدل دیا؟"

"مجھے افسوس ہے مس کہ اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مجھے انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔ ظاہر ہے کہ کسی اچانک ضرورت کے تحت ہی انہوں نے اپنا پروگرام تبدیل کیا ہوگا"

پورٹر نے جواب دیا۔ اور عین اسی وقت اس کی نظر نارمن پر پڑی جو ادھر ہی دیکھ رہا تھا

"ممکن ہے یہ صاحب اس بارے میں آپ کو کچھ بتا سکیں کیونکہ یہ بھی مسٹر برٹن کے بارے میں پوچھ رہے تھے" پورٹر نے نارمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں نارمن بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ پورٹر نے اسے ہائے ہیلو کہنے کے بعد اسی حسینہ سے تعارف کراتے ہوئے بولا۔

"یہ ہیں مس میگڈا اللڈ۔ یہ مسٹر برٹن کی منگیتر ہیں اور آپ ......؟"

"مجھے نارمن لنکولٹ کہتے ہیں" نارمن نے احتراماً سر سے ہیٹ اتارتے ہوئے کہا پھر بولا۔

"مس میگڈا اللڈ مسٹر برٹن انتہائی خوش قسمت ہیں۔"

"شکریہ" مس میگڈا اللڈ نے شرما کر مسکراتے ہوئے کہا۔

نارمن سوچ رہا تھا۔ کہ برٹن کے پاس ایسی کونسی گیدڑ سنگی تھی جس کی بناء پر اس نے اس جیسی نازنین کو پھانس لیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اب میں چلتی ہوں۔ کیونکہ اب اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے" میگڈا نے فرش پر رکھے ہوئے اپنے سوٹ کیس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔ میری گاڑی باہر کھڑی ہے اگر بار خاطر نہ ہو تو وہیں گاڑی میں بیٹھ کر چند منٹ تنہائی میں گفتگو ہو سکتی ہے۔" نارمن نے میگڈا کا سوٹ کیس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"چلئے۔" میگڈا نے مختصر جواب دیا اور ساتھ ہو لی۔ مگر اس کے چہرے پر سراسیمگی اور تردد کے آثار نمایاں دیکھ کر نارمن مسکراتے ہوئے بولا۔

"آپ اپنے دل میں غلط قسم کے وسوسوں کو جگہ نہ دیں۔ کیونکہ گاڑی میں میری بیوی بھی موجود ہے میں مسٹر برٹن کے بارے میں آپ کو کچھ ایسی باتیں بتانا چاہتا ہوں جن کا جاننا آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔

اتنی بات سے مس میگڈا نالڈ کا اطمینان ہو گیا اور وہ نارمن کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی باہر کھڑی مرسیڈیز تک آ گئی۔ جسے گاڑی میں بیٹھی ہوئی نارمن کو ایک حسین وجمیل نوجوان لڑکی کے ساتھ آتے ہوئے بڑی حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔ اسے نارمن پر مکمل اعتماد تھا۔ وہ ان عورتوں میں سے نہیں تھی۔ جو اپنے شوہر کو اگر کسی غیر عورت کے ساتھ دیکھ لیں تو حسد سے جل مرتی ہیں۔

"ڈارلنگ! یہ مسٹر برٹن کی منگیتر میگڈا نالڈ ہیں.... اور یہ میری شریک حیات جوزیبے ہے" نارمن نے تعارف کرایا پھر پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔

"اندر بیٹھیں۔"

میگڈا پہلے تو کچھ ہچکچائی مگر پھر جوئے کے خوبصورت اور پرسکون چہرے کو دیکھ کر اسے کسی قدر اطمینان ہوا اور اندر داخل ہو گئی۔ جب نارمن بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تو وہ نہایت سرد لہجے میں بولی۔

"میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو اور میری مدد کیوں کرنا چاہتے ہو۔ ادھر برٹن بغیر کچھ بتائے چلا گیا ہے۔ میں سخت حیران ہوں کہ اس پر ایسی کیا افتاد پڑ گئی تھی۔ جو اسے مجھے مطلع کرنے کا بھی وقت نہیں ملا۔"

"جو افتاد اس پر پڑی تھی۔ اس کے متعلق وہ کمینہ بھلا کس منہ سے تمہیں بتا سکتا تھا؟" نارمن نے نفرت انگیز لہجے میں کہا۔

میگڈا تذبذب کے عالم میں نارمن کو دیکھ رہی تھی۔ آخر کار بولی۔

"کیا تم اس کے بہت قریبی دوست ہو؟"

"نہیں۔ میں کل رات اس سے زندگی میں پہلی مرتبہ ملا تھا۔ مس میگڈا نلڈ تمہیں یہ معلوم کر کے دکھ بلکہ صدمہ ہو گا۔ کہ تمہارا منگیتر بظاہر بہت شریف آدمی نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ ایک بدمعاش مجرم ہے۔"

میگڈا پہلے تو غیر یقینی انداز سے نارمن کی آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر شعلہ بار نظروں سے گردن موڑ کر پہلے جوئے اور پھر نارمن کو گھورتی ہوئی پر اعتماد لہجے میں بولی

"نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں برٹن کے بارے میں اس قسم کے ہتک آمیز الفاظ ہرگز برداشت نہیں کر سکتی۔"

"مجھے افسوس ہے بے بی لیکن یہ۔۔۔۔"

"خبردار اگر مجھ سے بے تکلف ہونے کی کوشش کی۔ میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے؟"

نارمن نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا پھر بولا۔

"مس میگڈا انلڈ! اگر میں تمہیں اپنا نام بتاؤں بھی تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ تم مجھے نہیں جانتیں اور جہاں تک تمہارے مسٹر برٹن کا تعلق ہے تو اصل معاملہ یہ ہے کہ گذشتہ رات اس کے فلیٹ سے کسی شخص نے مجھے فون کیا تھا۔ اور کہا تھا، کہ اس کی جان سخت خطرے میں ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ مجھے اپنا نام یا دیگر تفصیلات بتاتا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ضرب لگائی ہو۔ اور عین اسی وقت سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ مگر اس سے پہلے وہ مجھے اپنا پتہ اور فلیٹ کا نمبر بتا چکا تھا۔ میں فوراً ہی روانہ ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی میرے پہنچنے سے پہلے ہی چند مجرم اسے لے جا چکے تھے۔ میں نے ایک بڑی امریکی کار کو نکلتے دیکھا بھی تھا میرا خیال ہے کہ وہ اسے اسی کار میں لے گئے تھے۔"

میگڈا ہکا بکا ہو کر نارمن کو گھورے جا رہی تھی۔

"کیا یہ سب کچھ بہت عجیب نہیں ہے؟" میگڈا نے احتجاج کیا۔

"عجیب تو ہے۔" نارمن نے جواب دیا۔

"کیا یہ سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ اگر کسی کو فون ہی کرنا تھا۔ تو برٹن کے فلیٹ میں اس مقصد کے لئے کیوں گیا۔ اس کے علاوہ خاص طور پہ مدد کے لئے تمہیں کیوں فون کیا؟"

"اس بارے میں میں بھی کچھ نہیں جانتا۔ مجھے امید تھی۔ کہ جب میں فلیٹ میں داخل ہوں گا۔ تو برٹن فون کے قریب بے ہوش یا مردہ پڑا ہوا ملے گا۔ لیکن بڑی تگ و دو کے بعد میں نے پورٹر کو مجبور کر کے ماسٹر کی سے فلیٹ کھلوایا تو اندر کوئی نہیں تھا۔ چند منٹ کے

بعد ہی برٹن اندر داخل ہوا اور وہ مجھ پر اور لیورٹھ پر برس پڑا۔ مجھ سے کہا کہ تم کون ہو اور فلیٹ میں کیوں داخل ہوئے ہو۔ ادھر لیورٹھ کو جھاڑ پلائی کہ اس نے مجھے کیوں اندر داخل ہونے دیا۔"

"جب فلیٹ میں کوئی متنفس موجود نہیں تھا۔ تو برٹن کا برافروختہ ہونا ہر لحاظ سے جائز تھا۔" میگڈا نے تیزی سے کہا

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن آگے بھی تو سنو اور دل تھام کر سنو کیونکہ برٹن سے تمہیں جو لگاؤ ہے اس کے پیش نظر تمام واقعات جو اب میں تمہیں سنانے لگا ہوں کافی تکلیف دہ ثابت ہوں گے۔"

اس کے بعد نارمن نے تفصیل سے تمام واقعات میگڈا کو سنا دیئے پھر بولا۔

"میری معصوم مینا! یہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ کہ کوئی شخص تجھے ہلاک کرنے کے لئے مجھ پر چاقو پھینکے یا ریوالور میری گردن پر رکھ دے۔ چنانچہ میں نے اسے پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں اس کے ہوٹل میں اس کے کمرے میں گیا تھا وہاں سے مجھے ان لوگوں کے نئے ٹھکانے نئی گرمل ہوٹل کی بابت معلوم ہوا۔ اس ہوٹل کے ایک کمرے میں میں نے خود اپنی ان گنہگار آنکھوں سے تمہارے منگیتر کو دیکھا تھا اور وہ اس قیدی کی نگرانی کر رہا تھا۔ جس نے فون پر مجھ سے فوری مدد طلب کی تھی۔ . . .

. . . . میگڈا! اب اس بات میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ تمہارا منگیتر جرائم پیشہ لوگوں کے گروہ کا سرگرم رکن ہے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہنے کو تیار ہوں کہ وہ ان کا سرغنہ ہے تم ہی بتاؤ کہ وہ اس طرح اچانک نبو یارک کیوں چلا گیا؟ . . . .

ظاہر ہے کہ وہ مجھ سے خوفزدہ ہو کر بھاگا ہے۔ کیونکہ میں اس کے پیچھے لگ گیا تھا؟

"نہیں ..... نہیں۔ ہرگز نہیں۔ مجھے تمہاری ایک بات کا بھی یقین نہیں ہے میں برٹن کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ انتہائی شریف اور دیانتدار ہے۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو سب غلط اور ناممکن ہے۔" میگڈا کے چہرے پر غم و اندوہ کی پرچھائیاں لہرا رہی تھیں اور وہ اس وقت سخت قسم کی اندرونی کشمکش میں مبتلا تھی۔

"تم جس انداز سے سوچ رہی ہو وہ اپنی جگہ بالکل درست ہے۔ میں بھی جب کل رات اس سے اس کے فلیٹ میں ملا تھا۔ اور مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ فوسیٹ بنک کے ڈائرکٹروں میں سے ہے تو میں بھی اسے ایک اہم اور باعزت شہری ہی سمجھتا ہے۔ لیکن حالات کی ستم ظریفی کو کیا کیا جائے۔ میں نے ابھی ابھی لندن ایرپورٹ سے رابطہ قائم کیا تھا۔ انہوں نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ مسٹر برٹن ساڑھے دس بجے والی پرواز سے نیو یارک روانہ ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ دو اور امریکی اسٹیل اور ریکو بھی ہیں میگڈا اسٹیل وہی شخص ہے جس نے میرے اوپر چاقو پھینکا تھا۔ اور پھر اس کے بعد میری گاڑی کے پچھلے حصے میں چھپ کر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور جسے بعد میں میں نے پولیس کے حوالے کیا تھا۔" نارمن اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا اور غور سے میگڈا کے تاثرات کا جائزہ لینے لگا۔

بھولی بھالی میگڈا کی حالت اس وقت قابل رحم تھی۔ نارمن کی زبانی بیان کردہ واقعات اس کے ذہن میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے تھے۔ جبکہ اس کا دل کسی قیمت پر یہ تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ کہ برٹن ایسا ہو گا۔ اس وقت وہ عجیب مخمصے اور پیچ و پیچ میں مبتلا تھی۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا۔ ایک جا رہا تھا۔ آخر کار دل کی آواز ہی کی فتح ہوئی۔

"مسٹر نارمن کنکولسٹ! تم جتنی چاہو دلیلیں دو لیکن میں آخر دم تک بھی تمہارے اس خیال سے اتفاق نہیں کروں گی۔ کہ برٹن ایک شریف آدمی نہیں ہے۔ اگر تمہاری آنکھوں نے دھوکا نہیں کھایا اور وہ جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ اسے اس پر اس کی مرضی کے خلاف مجبور کیا گیا ہو۔ علاوہ ازیں یہ بھی تو ممکن ہے کہ کل رات خود برٹن نے تمہیں مدد کے لئے فون کیا ہو۔"

نارمن میگڈا کی تمام باتیں بڑے صبر و سکون سے سن رہا تھا۔ جب وہ اپنی بات ختم کر چکی تو بولا۔

"مس میگڈا نلڈ! میں پھر کہتا ہوں کہ یہ صرف برٹن کی محبت ہے جو تمہیں یہ سب کچھ کہنے پر مجبور کر رہی ہے۔ مگر حقائق بہرحال اپنی جگہ ہیں۔ جس وقت میں فلیٹ میں داخل ہوا تو فلیٹ بالکل خالی تھا۔ کسی قسم کی گڑبڑ یا جدوجہد کی علامات موجود نہیں تھیں، سوائے اس کے کہ خواب گاہ کے دروازے کا قفل ٹوٹا ہوا تھا۔ اور دروازے پر معمولی سی خراشیں تھیں۔"

"لیکن کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ خواب گاہ کے اندر سے خود برٹن نے فون کیا ہو؟" میگڈا نے اعتراض کیا۔

"کیا بچوں کی سی باتیں کر رہی ہو۔ کچھ تو دماغ پر زور ڈال کر سوچو۔ برٹن اس وقت فلیٹ میں داخل ہوا تھا۔ جس وقت میں اور پورٹر اندر تھے۔ وہ اندر آتے ہی ہم پر برس پڑا تھا۔ اب ذرا غور کرو۔ کہ کیا ایسی حرکت ایک ایسا شخص کر سکتا تھا۔ جس نے نصف گھنٹہ پہلے خود ہی مدد کے لئے فون کیا ہو.... اس کے علاوہ میں نے ایک بڑی امریکی کار بھی اسی عمارت سے نکلتی ہوئی دیکھی تھی۔ اس کار کو ریکو چلا رہا تھا۔ اور اسی میں وہ

قیدی بھی تھا۔ جس کو برٹن کے فلیٹ میں سر پہ ضرب لگا کر بے ہوش کیا گیا تھا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ اسے سنی گمرل لے جایا گیا ہے تو میں وہاں پہنچا اور تمہارا منگیتر وہاں بھی موجود تھا۔ نہ تو وہ بے ہوش تھا۔ اور نہ ہی اسے رسیوں سے کسی نے جکڑ رکھا تھا۔ وہ آزاد تھا اور اس قیدی کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ اب وہ افراتفری میں امریکہ بھاگا ہے۔ اس طرح کہ تمہیں بھی مطلع نہیں کر سکا۔ اور اسٹیل اور ریکو دونوں اس کے ہمراہ ہیں ...... مس میگڈا حقیقت سے روگردانی کر کے حقیقت بدل نہیں جائے گی۔" نارمن کا لہجہ اس مرتبہ کچھ تلخ تھا۔

"ابھی تک تم نے اپنا صرف نام ہی بتایا ہے۔ یہ نہیں بتایا کہ تم کون ہو اور فون کرنے والے نے آخر تمہیں ہی مدد کے لئے کیوں بلایا تھا۔ جبکہ وہ پولیس کو بھی مدد کے لئے بلا سکتا تھا؟" میگڈا کا ذہن اب یقین و بے یقینی کے درمیان معلق تھا۔ اس نے گردن گھما کر ایک سیکنڈ کے لئے دائیں طرف ملجھی ہوئی جوئے کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

"پتہ نہیں یہ سب کچھ کیا معمہ ہے۔ کاش میں برٹن کی روانگی سے پہلے یہاں پہنچ گئی ہوتی...... اوہو...... اب سمجھی...... مگر نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ برٹن ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا......"

"بولو بولو؟ اگر تمہارے دماغ میں کوئی نئی بات آئی ہے تو ضرور بتاؤ۔" نارمن اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

نہیں یہ ناممکن ہے۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا...... ہاں مسٹر نارمن ایک خیال میرے ذہن میں آیا تھا۔ مگر نہیں برٹن اتنا کمینہ اور دیدہ دلیر قطعی نہیں ہو سکتا۔"

"مگر مجھے بھی تو کچھ بتاؤ کہ وہ نیا خیال کیا ہے۔" نارمن نے کہا۔

"مس میگڈا ملا! اگر کوئی ایسی بات ہے تو نارمن کو ضرور بتاؤ۔ وہ تمہاری پوری مدد کرے گا۔" جوزیے نے پہلی مرتبہ گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے زور دے کر کہا۔

اچانک میگڈا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ روتے ہوئے بولی۔

"میں سوچتی ہوں کہ شاید مجھے راستے سے ہٹانے کے لئے ہی برٹن نے مجھے بڑے اصرار سے اسکاٹ لینڈ روانہ کر دیا تھا۔"

۶

میگڈا اب شاید خود بھی دل سے بوجھ اتار پھینکنے کے لئے آمادہ ہو گئی تھی۔ چنانچہ اسی طرح آنسو بہاتی ہوئی بولی۔

"میں فوسیٹ بینک کے چیئرمین سر ہیورڈ کی سیکرٹری ہوں۔ کل صبح جب میں ان کے دفتر سے نکلی تو مجھے اڈنبرا سے میرے چچا کینتھ کا ٹیلیگرام ملا۔ اس ٹیلیگرام سے مجھے مطلع کیا گیا تھا۔ کہ چچی مارجری سخت بیمار ہیں اور چچا نے مجھے فوراً آنے کے لئے تاکید کی تھی۔

"کیا تمہاری چچی تمہیں بہت چاہتی ہیں؟" نارمن نے لقمہ دیا۔

"جی ہاں۔ میری ماں کے مرنے کے بعد میری پرورش چچی نے ہی کی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ میں لندن آؤں مگر میں اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہتی تھی اور خدا کا شکر ہے کہ مجھے سر ہیورڈ جیسے مہربان اور شفیق باس کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل گیا۔ اس سے پیشتر

دو تین سال میں بنک میں کام کرچکی تھی۔ بنک میں ہی میری ملاقات برٹن سے ہوئی تھی...

"ٹیلیگرام وصول ہونے کے بعد کیا ہوا؟ نارمن نے بے تابی سے پوچھا۔

" دراصل ٹیلیگرام سے تو یہی ظاہر تھا۔ کہ چچی بہت بیمار ہیں مگر میں ان کی عادت سے واقف ہوں۔ انہیں اگر معمولی زکام بھی ہو جائے تو اسی کو بہانا بنا کر مجھے بلالیتی ہے چنانچہ میں برٹن کے دفتر گئی تاکہ اس سے مشورہ کروں۔ میں شام کو لندن ایرپورٹ پر برٹن کو الوداع کہنے کا پروگرام بنا چکی تھی لیکن چچا کے تار نے شش و پنج میں ڈال دیا تھا۔ میں درحقیقت خود بھی اسکاٹ لینڈ جانا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن جب برٹن سے مشورہ کیا تو اس نے فوراً اسکاٹ لینڈ روانہ ہو جانے کا مشورہ دیا۔ اس نے کہا تھا۔ کہ مجھے پہلی ٹرین سے ہی روانہ ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے خیال میں بیمار چچی کو دیکھنا اسے ایرپورٹ پر الوداع کہنے کی نسبت بہت زیادہ ضروری تھا۔ سر ہوورڈ نے بھی بڑی خوشی سے مجھے اجازت دے دی تھی بلکہ انہوں نے تو کہا تھا۔ کہ اگر پانچ سات دن لگ جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے اور جب تک چچی بالکل ٹھیک نہ ہو جائیں ان کے پاس ہی رہنے کی ہدایت کی تھی۔ بہر حال میں جلد از جلد ٹرین پکڑ کر روانہ ہو گئی تھی۔ اور کل رات گئے اڈنبرا پہنچ گئی تھی۔"

"کیا واقعی تمہاری چچی بہت بیمار تھیں؟" نارمن کی بے تابی میں دمبدم اضافہ ہو رہا تھا۔

"نہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ بیمار نہیں تھیں بلکہ انہیں ٹیلیگرام کی بابت کوئی علم نہیں تھا۔ میں ابھی تک حیران ہوں کہ ایسا کون ہو سکتا ہے جو مجھ سے اس قسم کی شرارت کرے۔ ٹیلیگرام کی بابت سن کر چچا اور چچی دونوں سخت حیران ہوئے تھے۔ مگر ساتھ ہی وہ

اس طرح اچانک اور غیر متوقع آمد پر خوش بھی تھے۔ اب چونکہ وہاں میرے ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اس لئے میں نے برٹن کو ٹیلیفون کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور سیڑھیاں اتر کر نیچے چلی گئی۔ جب میں برٹن سے بات کر رہی تھی۔ تو آواز اتنی صاف تھی۔ جیسے یہ کوئی لوکل کال ہو۔"

"یہ کل کس وقت کا واقعہ ہے؟" نارمن نے پوچھا۔

"یہ تقریباً رات کو بارہ ساڑھے بارہ بجے کی بات ہے۔"

نارمن اپنے دماغ میں نقشہ بنا تا جا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ میگڈا کا ٹیلیفون برٹن نے نئی گمرل روانہ ہونے سے کچھ دیر ہی پہلے سنا ہوگا۔ اور میگڈا کی خوش قسمتی تھی۔ کہ برٹن اس وقت فلیٹ میں موجود تھا۔

"ٹیلیفون پر برٹن نے کیا کہا تھا۔ اور اس کا رد عمل کیا تھا؟.... مس میگڈا انلڈ یہ سوال بہت اہم ہے۔ لہٰذا اچھی طرح غور کر کے اور سوچ کر جواب دینا۔"

"اس کا رویہ بڑا عجیب و غریب تھا۔ جسے میں الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں"

"تمہاری ٹیلیفون کال اس کے لئے قطعاً غیر متوقع تھی۔ اس لئے وہ گھبرایا ہوا اور مضطرب ہوگا۔ کیا یہی بات ہے؟"

"ہاں کچھ ایسی ہی بات تھی۔"

"اس نے تمہیں کیا مشورہ دیا تھا؟"

"مجھے امید تھی کہ جعلی ٹیلیگرام کی بابت سن کر وہ حیران ہوگا۔ مگر ایسی کوئی بات نہیں ہوئی اور جب میں نے کہا کہ میں فوراً واپس آ رہی ہوں، تو اس نے کہا کہ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ چونکہ وہ خود آٹھ دس دن کے لئے امریکہ جا رہا ہے اس لئے مجھے بھی چند دن اسکاٹ لینڈ

یں ہی چچی کے پاس رہنا چاہیئے۔ میں اب ان تمام باتوں پر غور کرتی ہوں تو ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ مجھے اپنے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا۔ مگر کیوں؟"

"اس لئے کہ وہ آزادی سے اپنے امریکی ساتھیوں کے ساتھ مل کر اپنے منصوبے پر کام کر سکے۔ اس کو ڈر تھا۔ کہ کہیں تم اتفاق سے اس کے فلیٹ میں اس وقت نہ آ دھمکو جبکہ وہ اپنے گروہ کے آدمیوں سے تبادلہ خیالات کر رہا ہو۔" نارمن نے جواب دیا۔

"میں اسے تمام عمر معاف نہیں کروں گی۔ مجھے اب بھی یقین نہیں ہے کہ وہ کوئی غیر قانونی کام کر سکتا ہے بہرحال اگر اس پر ایسی کوئی افتاد پڑ ہی گئی تھی۔ تو مجھے اعتماد میں لے سکتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اگر وہ دیانت دار نہ ہوتا تو مسٹر ہو ورڈ اسے بنک کے انتہائی اہم کام کے سلسلے میں نیو یارک کیوں بھیجتے۔"

"مس میگڈانلڈ! تم رات آدھی رات کے بعد تک اسکاٹ لینڈ میں تھیں۔ پھر اس قدر جلد یہاں کس طرح پہنچ گئیں؟"

"برٹن سے فون پر بات کرنے کے بعد میں تمام رات بے چینی سے کروٹیں بدلتی رہی میں سمجھ گئی تھی۔ کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ چنانچہ میں علی الصبح اٹھ کر بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچی ہوں۔ اس طرح میں برٹن کو آج ساڑھے چار بجے لندن ایئر پورٹ پر الوداع کہہ سکتی تھی۔ مگر وہ ساڑھے دس کی پرواز سے روانہ ہو چکا ہے۔" اتنا کہہ کر میگڈ خاموش ہو گئی۔

"مجھے افسوس ہے۔ کہ تمہارا منگیتر کوئی اچھا آدمی نہیں ہے جس قدر تمہیں اس سے لگاؤ ہے اس کے پیش نظر میں جانتا ہوں کہ تمہیں کتنا دھچکا لگا ہو گا۔ جب تم نے ڈرائنگ روم میں داخل ہو کر وہ مجھ پر اور لوپر تھ پر برسا تھا۔ میں نے اسی وقت اس کی شکل اور چہرے

کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا۔ کہ وہ کوئی باعزت شہری اور شریف آدمی نہیں ہے۔"

"نہیں مسٹر! میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ برٹن دیانت دار اور شریف آدمی ہے۔"

"تم اسے کب سے جانتی ہو؟"

"تین ماہ سے۔"

"مگر تم نے تو ابھی کہا تھا۔ کہ تم بنک میں دو تین سال کام کر چکی ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ برٹن کو اس بنک میں ابھی صرف تین ماہ ہی ہوئے ہیں؟"

"نہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ فوسیٹ بنک بہت بڑا بینک ہے۔ وہ ایک دوسرے ڈپارٹمنٹ میں کام کرتا ہے۔ ایک دن شام کے وقت وہ بینک سے نکلا تو بارش ہو رہی تھی میں بھی کھڑی ہوئی تھی۔ چونکہ اس کے پاس چھتری تھی اس لئے۔۔۔"

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔ پہلے بھی اس قسم کے رومانس سننے میں آتے رہے ہیں۔ بہرحال اسے تم تین ماہ سے جانتی ہو اور تمہاری منگنی کب ہوئی تھی!"

"تین ہفتے پہلے اور آج سے پہلے میں دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تھی۔ لیکن اب تم نے میرے دل میں شکوک پیدا کر دیئے ہیں۔ میں ایک مرتبہ اپنا سوال پھر دہراتی ہوں۔ کہ تم کون ہو اور اس شخص نے خاص طور پر تم ہی کو مدد کے لئے فون کیوں کیا تھا!"

"یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ جب لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں اور پولیس کو مدد کے لئے بلانے سے کتراتے ہیں۔ تو عام طور پر مجھے ہی بلاتے ہیں۔ میں بتا چکا ہوں کہ میرا نام نارمن کنکورٹ ہے۔ کیا یہ نام تم نے پہلے کبھی نہیں سنا!"

"بڑا عجیب نام ہے۔" میگڑا سوچتے ہوئے بولی۔ پھر اچانک کچھ یاد آجانے پر حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"کہیں تم وہی کلکولسٹ تو نہیں ہو۔ جس کے متعلق اخباروں میں عام آتا رہتا ہے۔ تمہارے متعلق کئی مرتبہ پڑھ چکی ہوں کہ پولیس کو بھی چکمہ دے ڈال کر سرمایہ داروں اور بلیک میلروں سے بھاری رقمیں وصول کر لیتے ہو۔ اگر تم وہی ہو تو میں تمہاری دل سے قدر کرتی ہوں۔"

"میں وہی ہوں۔ اور اگر تم اسی طرح دل سے قدر کرتی رہو تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔" نارمن مزاحیہ انداز میں بولا۔

"تم نے جو ہمدردی میرے ساتھ کی ہے۔ میں اس کے لئے ممنون ہوں۔ کیا اس نئے معاملے میں بھی تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو؟"

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا میں یہ سب کچھ جھک مارنے کے لئے کر رہا ہوں۔" نارمن اسی انداز میں بولا۔

"کیا تم نے کوئی طریق کار سوچ لیا ہے؟" جوئے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! وہ شخص جس نے مجھے فون کیا تھا۔ اور جسے ان بدمعاشوں نے قیدی بنایا ہوا ہے اس سارے گورکھ دھندے کی کنڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس کی مدد کے بغیر ہم اس کیس کو کبھی حل نہ کر سکیں گے۔ اس لئے ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہیئے۔"

"مگر کہاں؟" میگڑا نے افسردہ لہجے میں پوچھا۔

"اسی پراسرار قیدی کی تلاش میں۔ گذشتہ شب کی بھاگ دوڑ سے ہمیں اتنا کچھ حاصل ہو سکا ہے کہ اس کے ٹھکانے کی بابت معلوم ہو گیا ہے۔ اور اس سے ملے بغیر ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اب تک تو میں کبھی کا اس طرف جا چکا ہوتا۔ مگر

اودھر جانے سے پہلے میں برٹن سے دو ٹوک بات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اب چونکہ وہ امریکہ روانہ ہو چکا ہے۔ لہذا ہمیں سب سے پہلے اسی نامعلوم قیدی سے ملنا چاہیئے؟

"نارمن ڈیر! تم نے بتایا تھا۔ کہ ریکو اور اسٹیل تو برٹن کے ساتھ ہی چلے گئے ہیں لیکن ان کا تیسرا ساتھی اس قیدی کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیا وہ مسلح نہیں ہوگا؟" جوئے نے پرتشویش لہجے میں کہا۔

"ہوا کرے۔ کیا فرق پڑتا ہے؟" نارمن نے جواب دیا۔

"لیکن اس طرح دن کے اجالے میں وہاں جانا سراسر موت کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا۔"

"وہاں جا کر کیا طریق کار اختیار کرنا ہے اس کا دارو مدار حالات پر ہوگا..... تمہارا خیال ہے کہ میں یوں ہی بلا سوچے سمجھے موت کے منہ میں کود جاؤں گا۔ میری جان! میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں جتنا بیوقوف شکل سے نظر آتا ہوں۔" نارمن کا لہجہ مزاحیہ ہونے کے ساتھ ساتھ شرارت آمیز بھی تھا۔

"تم سے کس نے کہا ہے کہ تم شکل سے بیوقوف نظر آتے ہو؟" جوئے کسی قدر تیز ہو کر بولی۔

"تو اس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہوا کہ کافی عقلمند نظر آتا ہوں۔ کیوں یہی بات ہے نا!"

"اچھا گلفام صاحب اب یہ فضول باتیں ختم کرو۔ اور کوئی کام کی بات کرو۔" جوئے نے جز بز ہو کر کہا۔

میگڈا بھی ان کی پیار بھری نوک جھونک سے لطف اندوز ہو کر مسکرا رہی تھی

ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہیئے۔" نارمن سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کیا میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چل سکتی ہوں؟" میگڈا نے پوچھا۔

"بالکل چلیں۔ جوئے ڈارلنگ تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے وہاں پر کسی قسم کے ٹکراؤ کی امید نہیں ہے۔" نارمن نے کہا۔ اور انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔

وہ سوچ رہا تھا۔ کہ برٹن تو ہاتھ سے نکل گیا ہے اس کے ساتھ ہی ریکونڈو اسٹیل بھی اس کی پہنچ سے باہر ہو چکے ہیں۔ اب صرف ایک راڈ ہی رہ گیا ہے جو قیدی کی نگرانی پر متعین ہے۔

نارمن کی اب تمام امیدیں برنیٹ وڈ کاٹیج سے ہی وابستہ تھیں جہاں پر قیدی کو پوشیدہ رکھا گیا تھا۔

گیارہ بج چکے تھے۔ ان کا سفر کوئی زیادہ طویل نہیں تھا۔ پہلے کچھ دیر تو مرسیڈنیز کافی بھیڑ بھاڑ میں سے گذرتی رہی لیکن مال اینڈ روڈ سے آگے جا کر نارمن نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔ ایک گھنٹہ کے اندر ہی وہ برنیٹ وڈ کے علاقے میں پہنچ چکے تھے۔

موسم صاف تھا۔ سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اردگرد کا تمام علاقہ سرسبز و شاداب تھا۔ ہر طرف گھنے درخت اور جھاڑیاں تھیں۔ دھوپ میں حدت پیدا ہو چلی تھی۔ مگر قابل برداشت تھی۔

اسی وقت نارمن کی نظر ایک ٹیلیفون بوتھ پر پڑی۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ مینڈی نے یقیناً اسی بوتھ سے مجھے فون کیا ہوگا۔"

نارمن نے دور سے ہی دیکھا کہ ٹیلیفون بوتھ کے قریب ہی ایک کچی سڑک مین روڈ سے آکر ملتی تھی۔ مین روڈ پر معمولی ٹریفک تھا۔ وہ جب بوتھ کے قریب پہنچا تو گاڑی روک لی۔ بوتھ میں ایک پستہ قد اور گٹھے ہوئے جسم کا مرد ہر طرف سے بے خبر ٹیلیفون پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ مگر شاید وہ اپنی بات ختم کر چکا تھا۔ کیونکہ اسی وقت دروازہ کھلا اور.....

"اوہ! آپ...... میں نے ابھی فون کر کے آپ کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ آنٹ سوسن نے بتایا ہے کہ آپ گھر پر نہیں ہیں۔ اور میں بھی کس طرح سوچتے تھے جبکہ آپ یہاں موجود ہیں۔" لونگ اسٹون نارمن کو یوں غیر متوقع طور پر دیکھ کر کچھ بوکھلا گیا تھا۔

"کوئی خاص بات!" نارمن نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ میں متواتر نگرانی کرتا رہا ہوں۔ نہ کوئی آیا ہے نہ گیا ہے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ وہاں صرف ایک قیدی ہے۔ اور دوسرا اس کا نگران؟"

"جی ہاں۔"

"اندر بیٹھو۔ میں فوراً وہاں پہنچنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن جناب ان دو لیڈیز کے ساتھ وہاں جانا سخت خطرناک ہوگا۔"

"میں کہتا ہوں اندر بیٹھو اور بتاؤ کہ وہ کاٹیج یہاں سے کتنی دور اور کس طرف ہے" نارمن نے کسی قدر تلخی سے کہا۔

لونگ اسٹون نارمن کے تیور دیکھ کر بھیگی بلی کی طرح چپ کر کے اندر بیٹھ گیا۔ پھر بولا۔

"یہ جو دائیں طرف کچی سڑک پہاڑی علاقے کی طرف جاتی ہے اسی پر تقریباً

نصف میل چلنے کے بعد وہ مکان واقع ہے ۔"

تقریباً دو سو گز اس تنگ اور کچی سڑک پر چلنے کے بعد اچانک نارمن بولا۔

"ہمارا منصوبہ یہ ہے کہ اس بدمعاش کو اس سے پہلے کہ اسے کچھ معلوم ہو اچانک ہی دھر لیا جائے ۔"

"بات تو بالکل ٹھیک ہے مگر وہ بھی غافل نہیں ہوگا۔ دن کی روشنی میں وہ ہمیں دور سے ہی آتے ہوئے دیکھ لے گا۔ اور پھر خطرے کی صورت میں ریوالور یا پستول جو بھی کچھ اس کے پاس ہے آزادی سے استعمال کرے گا۔ کیا آپ کے پاس بھی کوئی ہتھیار ہے ۔"

"ہاں ۔" نارمن نے مختصر جواب دیا۔

"لیکن پھر بھی وہ بہتر پوزیشن میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ بھی بہت تیز اور ماہر نشانہ"

"نہیں مگر وہ اس پوزیشن میں ہے کہ نگاہوں میں آئے بغیر نقصان پہنچا سکتا ہے ۔"

"کیا تم نے کاٹیج کے عقب میں جا کر بھی دیکھا ہے ؟"

"جی ہاں ۔ صبح سورج نکلنے سے کافی پہلے میں ادھر گیا تھا ۔"

"پھر کیا دیکھا۔ کیا ادھر بھی درخت اور جھاڑیاں ہیں ؟"

"جی ہاں ! ادھر بھی کافی تعداد میں درخت اور جھاڑیاں اگی ہوئی ہیں ۔ ایک باغیچہ بھی ہے گو دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حالت دگرگوں ہے ۔ مگر جھاڑ جھنکاڑ کافی اگا ہوا ہے ۔ باغیچہ کے آخری سرے پر ایک چھوٹی گیٹ بھی ہے جس سے ایک پگڈنڈیا نکل کر اسی سڑک سے مل جاتی ہے جس پر ہم چل رہے ہیں ۔"

"بہت خوب ۔" نارمن نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا جناب ! آپ کا مطلب یہ ہے کہ کاٹیج کے عقب میں جا کر درختوں

اور جھاڑیوں میں رینگ کر مکان تک پہنچا جائے؟"

"ہاں! بالکل یہی ہے۔ اور یہ کام میں خود کروں گا۔ جبکہ تم صدر دروازے پر جا کر دستک دو گے اور چند منٹ اسے باتوں میں لگائے رہو گے۔"

"نہیں نہیں" جے نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ "مینڈی کو تم زیادہ خطرناک کام سونپ رہے ہو۔ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ بلکہ میں تم دونوں میں سے کسی کو بھی اکیلے ہوتے ہوئے چل کر صدر دروازے پر نہیں جانے دوں گی۔ یہ تو خودکشی کرنے والی بات ہو گی۔"

"چلو تم پہلے اپنی ٹانگ اڑا لو۔ باقی کام بعد میں ہوتا رہے گا۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں کسی نہ کسی طرح اسے غیر مسلح کرنا ہو گا۔ اور اس کے لئے اس سے اچھی ترکیب کوئی نہیں ہو سکتی..... مینڈی! تم کہتے ہو کہ باغیچے میں سے ایک پگڈنڈی سڑک تک جاتی ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

"جی ہاں۔ میں نے صبح خود دیکھی تھی۔ اور جناب اب ہم کاٹیج کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ لگے موڑ سے تھوڑا سا ہی آگے ہے۔"

نارمن نے دائیں طرف کی جھاڑیوں میں ایک طرف کر کے گاڑی روک لی۔

"تمہارا اسکوٹر کہاں ہے؟" نارمن نے پوچھا۔

"وہ اس طرف گھنی جھاڑیوں میں کھڑا ہے۔" لونگ اسٹون نے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مینڈی! اب ذرا میری بات غور سے سنو۔ تم اپنے موجودہ لباس میں کوئی مزدور پیشہ ہی دکھائی دیتے ہو۔ یوں سمجھ لو کہ تم نل وغیرہ کی مرمت کرنے والے کاریگر ہو۔ تم بلا خوف و خطر صدر دروازے تک جاؤ گے.............. اور دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اس نے تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔ تم اسے کہو گے کہ تم نلوں کی مرمت کرنے کے لئے آئے ہو۔ مجھے یقین

ہے کہ سے ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہو گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔" لونگ اسٹون نے کہا۔

"اور تم دونوں گاڑی میں ہی ٹھہرو گی..... جو نے کسی قسم کی گڑبڑ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔" نارمن نے جوئے اور میگڈا کو تاکید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم بھی محتاط رہنا۔" جو نے نارمن کو خبردار کرتے ہوئے بولی۔

"وہ تو ظاہر ہے کہ میں رہوں گا.... میںڈی اب مجھے صرف پانچ منٹ کا وقت چاہیئے۔ تاکہ میں جھاڑیوں میں چھپتا ہوا کاٹیج کے عقبی علاقے میں پہنچ جاؤں۔ اس کے بعد تم اپنے اسکوٹر پر سوار ہو کر بڑے اطمینان سے صدر دروازے پر پہنچ جانا۔" اتنا کہا اور نارمن ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر درختوں اور جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔

چار منٹ کے بعد ہی لونگ اسٹون بھی اسکوٹر پر سوار ہو کر صدر دروازے پر پہنچ گیا اس نے دروازے پر دستک دی۔ وہ اپنا کام بڑی خود اعتمادی سے سرانجام دے رہا تھا کافی دیر کے بعد دروازہ کھلا۔

"کیا بات ہے؟" تھوڑا سا دروازہ کھول کر راڈ نے باہر کی طرف جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"جناب میں نلوں کی مرمت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مالک مکان نے بھیجا ہے۔" لونگ اسٹون نے بڑے پرسکون انداز میں کہا۔

"مگر یہاں تو کوئی نل خراب نہیں ہے۔" راڈ نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اسے اس کاٹیج کے بارے کوئی زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ مگر چونکہ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ کوئی شخص کاٹیج میں داخل ہو اس لیے اس نے صاف انکار کر دیا۔ کہ کوئی نل خراب نہیں ہے۔

" لیکن جناب مجھے تو حکم ملا ہے اور حکم بجا لانا میرا فرض ہے۔" لونگ سٹون نے اصرار کیا۔ وہ بڑی گہری نظروں سے اپنے مدمقابل کا جائزہ لے رہا تھا۔ راڈ مضبوط اور چھریرے بدن کا تندرست و توانا نوجوان تھا۔ اس کے بال الجھے ہوئے اور آنکھیں خوفناک حد تک سرخ تھیں۔

" جہنم میں جائے تمہارا حکم۔ کہہ جو دیا ہے۔ کہ یہاں کوئی مدکا خراب نہیں ہے اب چلتے پھرتے نظر آؤ۔" راڈ نے آنکھیں نکال کر کہا۔

لونگ اسٹون دیکھ رہا تھا۔ کہ اس کا مدمقابل ہر لحاظ سے اس سے طاقتور ہے لیکن وہ آخر نارمن کا شاگرد تھا۔ خطرات کو خاطر میں لانا سیکھا ہی نہیں تھا۔ اس نے دیکھا۔ کہ سامنے کھڑے ہوئے شخص کے کوٹ کی دائیں جیب کافی پھولی ہوئی تھی۔ وہ اس کا مطلب جانتا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ جیب میں کیا ہو سکتا ہے۔

راڈ ابھی اپنی بات کا ردعمل دیکھنے کے لئے بڑے غور سے لونگ اسٹون کو گھور رہا تھا۔ کہ بالکل یک لخت اور غیر متوقع طور پر دروازے پر ایک زوردار ٹھوکر پڑی۔ دوسرے ہی لمحہ لونگ اسٹون اس پر چھلانگ لگا چکا تھا۔ موقع محل کے مطابق جوڈو کا داؤ راڈ کو اپنے ساتھ ہی لیتا ہوا فرش پر آرہا ہے اب حالت یہ تھی۔ کہ راڈ چاروں شانے چت پڑا تھا۔ اور لونگ اسٹون اس کے اوپر پڑا ہوا اس سے گتھا ہوا تھا۔

" شاباش میرے سٹی کے شیر" اچانک اندر کی طرف سے آواز آئی۔

دوسرے ہی منٹ نارمن راڈ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا آٹو میٹک نکال چکا تھا راڈ حیرت و دہشت سے کبھی لونگ اسٹون کو اور کبھی نارمن کو دیکھ رہا تھا۔ آدھی جان تو اس کی اچانک دھڑام سے فرش پر گرنے سے ہی نکل گئی تھی۔ اور اب تو بالکل ہوش و

حواس ہی جاتے رہے۔ سب کچھ اس طرح اچانک ہوا تھا کہ اسے سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا۔ اس کے چہرے پر موت کی زردی چھائی ہوئی تھی۔ اور اس طرح ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔ جیسے اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی مفقود ہو گئی ہو۔

"کھڑے ہو جاؤ۔" نارمن نے اسے قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

راڈ مشینی انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ مبہوت ہو کر حیرت و استعجاب کے عالم میں برابر نارمن کو گھورے جا رہا تھا۔ چند سیکنڈ بعد اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ نارمن فوراً بھانپ گیا۔ اور اس کا بازو پکڑتے ہوئے بولا۔

"اگر کسی قسم کی شرارت کی کوشش کی تو ساری عمر اپنے بازو کو روتے رہو گے۔"

نارمن نے اس کے بازو پر اپنی گرفت مزید مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

راڈ نے بھی اندازہ لگا لیا تھا کہ نارمن کی فولادی گرفت سے وہ ہرگز نہ نکل سکے گا چند سیکنڈ بعد ہی اس نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا۔ کیونکہ اب اس کی ہر امید ختم ہو چکی تھی۔

لونگ اسٹون جیب سے ایک مضبوط ڈوری نکال کر اس کی دونوں کلائیاں باندھ چکا تھا۔

"ہے ... ہے ... اب تم آ سکتی ہو۔" نارمن دروازے سے نکل کر زور سے چیخا

دو منٹ بعد جوئے اور میگڈا صدر دروازے سے اندر داخل ہو گئیں۔

"بڑی پھرتی سے کام کیا ہے۔" جوئے نے مسکراتے ہوئے نارمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا پھر راڈ پر ایک نظر ڈالتی ہوئی بغیر رکے مکان کے اندرونی حصے میں داخل ہو گئی۔ میگڈا بھی اس کے پیچھے گئی۔

برآمدے سے گزر کر وہ دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئیں۔ بائیں طرف کی دیوار میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ اور کمرے کے وسط میں ایک بڑی اور بھاری

آرام کرسی کے ساتھ جیمز برٹن بندھا ہوا پڑا تھا۔

۷

چند لمحوں کے بعد ہی نارمن بھی جوئے اور ریگڈ لے کے پیچھے پیچھے اسی کمرے میں داخل ہوا اور جب اس کی نظر قیدی کے چہرے پر پڑی تو جیسے اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی وہ ساکت و صامت کھڑا ٹکر ٹکر برٹن کو دیکھے جا رہا تھا۔ اسے اپنی بینائی پر یقین نہیں آرہا تھا۔

اس کی نگاہوں کے سامنے برٹن بندھا ہوا پڑا تھا۔ وہی برٹن جسے پورٹر نے ٹیکسی میں بیٹھا کر لندن ایئرپورٹ جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ نارمن خود بھی ایئرپورٹ سے تصدیق کر چکا تھا بھلا ایئرپورٹ والے غلط بیانی تو نہیں کر سکتے۔ انہوں نے بتایا تھا۔ کہ برٹن اپنے دو ساتھیوں ریکو اور اسٹیل کے ہمراہ ساڑھے دس بجے کی پرواز سے امریکہ روانہ ہو چکا ہے۔

نارمن حیرت و استعجاب کے عالم میں پھٹی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہا تھا آخر کار رفتہ رفتہ اسے یقین ہو گیا کہ اس کی نگاہوں کے سامنے جو شخص بندھا ہوا پڑا ہے درحقیقت برٹن ہی ہے۔ وہی برٹن جس سے وہ اس کے فلیٹ میں ملا تھا۔ اور پھر دوسری مرتبہ نئی اگمدل ہوٹل کے کمرے میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔

"ڈیئر برٹن! میں نے نارمن کی بات کا قطعاً یقین نہیں کیا تھا۔ میں جانتی تھی۔ کہ

تم انتہائی شریف اور دیانتدار آدمی ہو اور تمہارا تعلق ہرگز کسی جرائم پیشہ جماعت سے نہیں ہو سکتا۔" اتنا کہہ کر میگڈا آگے بڑھی اور رسیوں کے بند کھولنے لگی۔

نارمن اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا۔ اس حیرت و استعجاب کی کیفیت ختم ہو چکی تھی۔ چنانچہ جیب سے چاقو نکالا اور رسیاں کاٹ ڈالیں۔ برٹن لڑکھڑاتا ہوا اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

"مسٹر کنگولسٹ! برٹن ممنونیت سے نارمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔" مجھے امید تو نہیں تھی۔ لیکن دل کو ڈھارس ضرور تھی۔ کہ شاید تم پہنچ ہی جاؤ۔۔۔۔ تم نارمن کنگولسٹ ہی ہو نا؟"

"ہاں! میں ہی نارمن کنگولسٹ ہوں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں فون پر میرا پیغام مل گیا تھا۔ میں اس وقت تفصیل سے کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ دروازے پر زور آزمائی کر رہے تھے۔ اور ایک ایک لمحہ بہت قیمتی تھا۔ پھر چند سیکنڈ کے اندر ہی دروازہ کھل گیا تھا۔ اور انہوں نے اندر داخل ہو کر مجھے قابو کر لیا تھا۔ پھر ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے سر پر ہتھوڑے مارا ہو۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو ایک غلیظ اور نیم تاریک کمرے میں پایا تھا۔"

"مسٹر برٹن ذرا ٹھہرو۔ سب سے پہلے میں ایک دو باتوں کی وضاحت چاہتا ہوں۔ جب میں تمہارے فلیٹ پر پہنچا تھا تو عمارت میں داخل ہونے سے پہلے میں نے ایک بڑی امریکی کار روانہ ہوتے دیکھی تھی۔ میرا خیال ہے کہ تم اسی کار میں ہو گے اس وقت تک تو میں تمہارا نام بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔ مس میگڈا نلڈ کیا یہی شخص تمہارا منگیتر برٹن ہے؟"

نارمن نے گردن موڑ کر میگڈا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بالکل۔ مگر تم نے بڑا عجیب و غریب سوال کیا ہے۔" میگڈا نے جواب دیا۔

"مسٹر برٹن! اس بات میں تو اب کوئی شک نہیں ہے کہ تم کو بے ہوشی کی حالت میں اسی امریکی کار میں لے جایا گیا تھا جسے روانہ ہوتے ہوئے میں دیکھ چکا تھا۔ اس کے بعد میں پورٹر سے تمہارا فلیٹ کھلوا کر اندر داخل ہوا تھا۔ مگر چند منٹ بعد ہی تم فلیٹ میں داخل ہوئے تھے۔ اور مجھ پر اور پورٹر پر بلا اجازت اندر داخل ہونے پر خوب برسے تھے.... اب بتاؤ کہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہیں میرا ہی دماغ تو خراب نہیں ہے؟"

"نہیں دماغ کسی کا خراب نہیں ہے۔ میں ابھی سب معاملہ صاف کئے ...."

"جناب! سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے میں نے اسے اچھی طرح باندھ دیا ہے۔" لونگ اسٹون نے اچانک اندر آ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس پر نظر رکھو۔" نارمن نے لونگ اسٹون کی طرف رخ کر کے کہا وہ اس وقت برٹن سے پوچھ گچھ میں اس قدر محو تھا۔ کہ لونگ اسٹون کی بات پر کوئی خاص توجہ نہ دی اور پھر دوبارہ برٹن کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

"مسٹر برٹن! کوئی چکر ضرور ہے جو میں ابھی تک نہیں سمجھ سکا۔ اس وقت گو تم کافی تھکے تھکے نظر آ رہے ہو۔ مگر اس کے باوجود اس وقت تم کچھ بدلے بدلے نظر آ رہے ہو۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ وہ پتہ نہیں کب سے اس کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ پھر پتہ نہیں کچھ کھایا پیا ہے یا نہیں۔" میگڈا برٹن کی بجائے جواب دیتے ہوئے بولی پھر لہجے میں کسی قدر تلخی پیدا کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے برٹن کو کسی قیدی کی نگرانی کرتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ وہ خود قیدی تھا اس کے علاوہ تم کہہ رہے تھے۔ کہ برٹن جرائم پیشہ لوگوں سے ملا ہوا ہے۔

مگر اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ وہ خود جرائم پیشہ ہے یا جرائم پیشہ لوگوں کا شکار ہے"
"مسٹر میکڈ! ذرا صبر سے کام لو اس طرح کی تیزی طراری سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا
میں معاملے کی تہ کو پہنچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس لئے اپنے دماغ کو ذرا ٹھنڈا رکھو۔۔۔۔
ہاں تو مسٹر برٹن۔ تم نے ابھی بتایا ہے کہ جب تمہیں ہوش آیا۔ تو تم نے اپنے آپ کو ایک غلیظ
اور نیم تاریک کمرے میں پایا تھا۔ گویا اس وقت تم وہاں ایک قیدی کی حیثیت سے تھے
لیکن میں نے خود اسی کمرے میں تمہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ تم ٹہل رہے تھے اور
بڑے مزے سے سگریٹ پی رہے تھے۔ میرا خیال تھا۔ کہ تم وہاں کسی قیدی کی نگرانی کر رہے
تھے۔ قیدی کو میں اس لئے نہیں دیکھ سکا تھا۔ کہ کھڑکی کے جس سوراخ سے میں جھانک رہا
تھا۔ اس سے کمرے کا صرف درمیانی حصہ نظر آ رہا تھا۔۔۔
"مسٹر لنکولسٹ جو کچھ تم کہہ رہے ہو درست ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ میں اس کمرے
میں قیدی تھا۔ دروازے کے پاس ہی کرسی پر ایک بدمعاش ہاتھ میں ریوالور پکڑے
چوکس بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھے باندھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی"
"خیر بیٹھا ہوگا۔ لیکن اس سوراخ سے کمرے کا دروازہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے
میں اسے نہیں دیکھ سکا تھا" نارمن نے کہا وہ گھور گھور کر برٹن کو دیکھ رہا تھا۔ جو اس وقت
بھی وہی شام کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ فرق صرف اتنا تھا۔ کہ کل یہ لباس صاف ستھرا اور بیداغ
تھا۔ مگر اس وقت نہ صرف میلا کچیلا بلکہ جگہ جگہ سے پھٹا ہوا بھی تھا۔ بال الجھے ہوئے اور
چہرہ پژمردہ نظر آ رہا تھا۔
"ہاں تو مسٹر نارمن دروازے پر پہرہ دینے والا شخص امریکی نہیں تھا۔ بلکہ وہ لندن
کا بدمعاش تھا۔ وہ چہرے سے خطرناک مجرم نظر آ رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ بھاگنے

یا شور کرنے کی کوشش کی تو وہ بلا دریغ گولی مار دے گا۔ لہذا میں نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ بعد میں اس نے مجھے سگریٹ نوشی کی اجازت دے دی تھی۔ اب رہا سوال ٹہلنے کا تو ذرا ہاتھ پیر سیدھے کرنے کے لئے اور سر کے شدید درد سے نجات حاصل کرنے کے لئے میں نے اس سے اجازت لے کر کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگانے شروع کر دیئے تھے"

"بعض دفعہ انسان کس قدر غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے۔" نارمن تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔" میں کھڑکی کے سوراخ سے کمرے کا صرف تھوڑا سا درمیانی حصہ ہی دیکھ سکا تھا۔ اور جس حال میں میں نے تمہیں دیکھا تھا اسے دیکھ کر کوئی بھی تمہیں قیدی نہیں کہہ سکتا تھا۔"

"مسٹر نارمن! میں ابھی سب کچھ تفصیل سے بتائے دیتا ہوں۔ جیسا کہ تم نے دیکھا تھا میں ابھی ٹہل ہی رہا تھا۔ کہ اچانک اسٹیل اور ریکو کمرے میں داخل ہوئے۔ وہ کسی کی تلاش میں تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ تمہیں تلاش کر رہے تھے۔ اس کے بعد انھوں نے میرے ہاتھ پیر باندھے منہ پر ٹیپ چپکائی اور یہاں لے آئے۔ اسٹیل اور ریکو تو واپس چلے گئے اور اسے میری نگرانی کے لئے چھوڑ گئے تھے۔" برٹن نے راڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بندھا پڑا تھا۔

"مسٹر برٹن! جو الجھن میرے ذہن کو پریشان کئے ہوئے ہے اس کے متعلق ابھی تم نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ آج صبح ٹیکسی میں بیٹھ کر جو شخص لندن ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اور جسے پورٹر نے الوداع کیا تھا۔ کیا تم نہیں تھے۔ اگر تم نہیں تھے۔ تو وہ کون تھا۔ کہیں وہ کوئی تمہارا ہمشکل تو نہیں تھا۔ لیکن میں ایسی باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ دو اشخاص میں صد فیصد مشابہت کہانیوں اور فلموں میں تو ہو سکتی ہے

مگر حقیقی دنیا میں ایسا ہونا ناممکن ہی ہے۔

نارمن کی بات سن کر برٹن اچانک پریشان اور مضطرب ہو گیا تھا۔

"لندن ایرپورٹ؟ ..... کیا وہ آج صبح لندن ایرپورٹ کے لئے روانہ ہوا تھا! ... مگر میں نے تو شام ساڑھے چار کی فلائٹ پر سیٹ مخصوص کرائی تھی!"

"اس نشست کو صبح ساڑھے دس کی پرواز پر تبدیل کرا لیا گیا تھا۔" نارمن نے جواب دیا

"اف خدایا..... اس کا مطلب ہے کہ وہ چند گھنٹوں کے اندر اندر نیویارک پہنچ جائے گا مسٹر نارمن میں تباہ ہو گیا ہوں۔ میں ہمیشہ سے ہی جانتا تھا۔ کہ ڈک خطرناک راستوں پر چل نکلا ہے۔ اور اس کی بے راہروی ایک نہ ایک دن رنگ لا کر رہے گی۔ مگر میں یہ نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ اس قدر گر چکا ہے....."

"ذرا ایک منٹ ٹھہرو۔" نارمن برٹن کی بات کاٹ کر بولا۔ پھر اپنے سر پر انگلی سے دو چار ٹھونکے مارنے کے بعد کہنے لگا۔

"کیا یہ ڈک جس کا تم تذکرہ کر رہے ہو تمہارا جڑواں بھائی ہے؟"

"ہاں۔" برٹن نے اس کی آنکھوں میں گھورتے ہوئے جواب دیا۔

"میں بھی کس قدر احمق ہوں۔ یہ بات پہلے ہی مجھے سمجھ جانی چاہیئے تھی جس وقت ابھی میں نے تمہیں بندھے ہوئے دیکھا تھا۔ تو کچھ فرق تو ضرور محسوس کیا تھا۔ مگر یہ بات میرے دماغ میں نہیں آئی تھی..... اب تمام معاملہ صاف ہو گیا ہے۔ تمہارے فلیٹ میں جس شخص کو گذشتہ رات میں نے دیکھا تھا۔ وہ تم نہیں تھے۔ بلکہ تمہارا جڑواں بھائی تھا۔"

"بالکل یہی بات ہے۔" برٹن نے کہا۔

"مگر میں تو جڑواں بھائیوں کے متعلق بڑی غلط فہمی میں تھا۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ نہ

صرف وہ ہمشکل ہوتے ہیں بلکہ ان کے خیالات اور سوچنے کے انداز میں بھی یکسانیت ہوتی ہے۔ تمہارا نظریہ تو ہماری مثال سے ہی غلط ثابت ہو جاتا ہے میں اور ڈک ہمشکل ضرور ہیں مگر ہمارے خیالات اور نظریات میں بعد مشرقین ہے کوئی بھی قانون اٹل نہیں ہوتا۔ ہر قانون اور قاعدے میں استثنا کا امکان موجود ہے..... مسٹر نارمن میں یہ کہتے ہوئے شرم محسوس کر رہا ہوں کہ ڈک ہمیشہ سے ہی مجھ سے مختلف رہا ہے۔ اور میرے لئے ہمیشہ ہی تکلیف کا باعث بنتا رہا ہے۔ جب سے ہم نے اسکول چھوڑا ہے اس نے مجھے تکلیف اور نقصان پہنچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔" برٹن کے لہجے میں اس قدر بیچارگی اور افسردگی تھی کہ سننے والوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

"جیمز! تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ کہ تمہارا کوئی جڑواں بھائی ہے۔" میگڈا اپنی ہمدردی کے جذبات پر قابو نہ پاکر پرجوش انداز میں بولی۔

"بے بی! وہ کوئی قابل فخر بھائی ہوتا تو میں تم سے ضرور تذکرہ کرتا۔ اس کا وجود میرے لئے باعث شرم و تذلیل ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس کا تذکرہ کرکے تمہارے دل کو تکلیف پہنچاؤں اور اب تو اس نے کمینگی کی انتہا کردی ہے اس نے میرا مستقبل تباہ کر دیا ہے۔ میں تمام زندگی اسے معاف نہیں کروں گا۔" برٹن کی آنکھوں سے خون برس رہا تھا۔ "ڈارلنگ تمہیں یہ معلوم کر کے بہت صدمہ ہوگا۔ کہ مجھے بہت جلد فوسیٹ بنک سے نکال باہر کر دیا جائیگا۔"

"مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے کوئی قابل اعتراض کام نہیں کیا۔ تم اپنے بھائی کی بے راہ روی کے لئے ذمہ دار قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ تمہارے کسی فعل سے بنک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔" میگڈا کے جذبات اس وقت پورے عروج پر تھے۔

"لیکن ایک غلطی مجھ سے ضرور ہوئی ہے۔ اور اسی کی سزا بھگت رہا ہوں۔ میں نے ڈک

کو بتا دیا تھا۔ کہ میں نیویارک کس لئے جا رہا تھا۔ اس نے اس بات سے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ میں نے اسے بتا کر بنک کے قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اور اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے اس لئے اب اس کا خمیازہ مجھے بھگتنا ہی پڑے گا۔

"مسٹر نارمن،" برٹن نہایت دردناک لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "میں سالہا سال سے ڈک کو خود سے اور اپنے ملنے والوں سے الگ رکھنے کی قیمت ادا کر رہا ہوں میں جانتا تھا کہ اگر وہ میرے کاروباری دوستوں سے ملا تو نہ صرف میری نیک نامی پہ حرف آئے گا۔ بلکہ اس کا بھی ڈر تھا کہ موقع ملنے پر کہیں کوئی نیا گل ہی نہ کھلا دے۔ چار برس پہلے جب وہ امریکہ جانے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ تو میں نے سمجھا تھا۔ کہ اب میں ہر طرح محفوظ ہوں میں ہر ماہ باقاعدگی سے اس کے اخراجات کے لئے رقم بھیجتا رہا ہوں۔ مسٹر لنکولٹ یہ ٹھیک ہے کہ ہماری شکلوں، جسامت، چال ڈھال اور آواز تک میں یکسانیت ہے۔ لیکن ہم دونوں کی فطرت بہت مختلف ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں ایماندار اور دیانتدار ہوں مگر ڈک چھٹا ہوا بدمعاش اور لفنگا ہے۔"

"جہاں تک میں سمجھ سکی ہوں۔ معاملہ یہ ہے کہ وہ نیویارک اس لئے گیا ہے کہ جن لوگوں سے تم نے ملنا تھا۔ ان سے خود کو جیمز برٹن ظاہر کر سکے۔ لیکن اس کے اس منصوبے کو اب بھی خاک میں ملایا جا سکتا ہے۔ اب تم آزاد ہو اور اپنے دماغ میں جو کچھ چاہو کر سکتے ہو۔" میگڈا متاثر کن انداز میں بولی۔ ساتھ ہی اس کے چہرے سے اضطراب بھی مترشح تھا۔

"میگڈا ڈارلنگ! اصل معاملہ روپے پیسے کا نہیں ہے اس مرتبہ اس نے مجھے ایسا ڈنک مارا ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ اس مرتبہ اس نے میری مکمل تباہی اور

رسوائی کا منصوبہ بنایا ہے اور اب مجھے کوئی بھی راہ نجات نظر نہیں آ رہی۔" برٹن کے لہجے میں مایوسی اور افسردگی تھی۔

"چائے تیار ہو چکی ہے لے آؤں جناب؟" لونگ اسٹون نے باورچی خانے سے آکر اندر جھانکتے ہوئے کہا۔

"ضرور لے آؤ مسٹر برٹن کو اس وقت ایک کپ چائے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ان کے اعصاب کو کچھ تقویت ملے۔" نارمن نے لونگ اسٹون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب! آپ کا پیالہ یہ ہے۔ میں نے اسے پورا اس لئے نہیں بھرا تاکہ میرے آقا اس میں اپنے فلاسک سے کچھ وہسکی ڈال دیں۔" لونگ اسٹون نے ایک نصف بھرا ہوا پیالہ برٹن کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی نارمن کی طرف ملتجی نظروں سے دیکھا۔

"بیٹے جی! تم تو بہت زیادہ عقلمند ہوتے جا رہے ہو۔" نارمن نے اپنے فلاسک سے کچھ وہسکی برٹن کے کپ میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ پھر برٹن کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔ "اسے پی لو اس سے تمہیں کافی تقویت ملے گی۔ اور اسے پی کر ہاتھ منہ بھی دھو ڈالو تاکہ تازہ دم ہو جاؤ۔ اس کے بعد اس معاملے پر ہم دوبارہ گفتگو کریں گے۔

برٹن چائے پینے کے بعد ہاتھ منہ دھونے کے لئے چلا گیا۔ جس وقت واپس آیا۔ تو پہلے کی نسبت کافی تازہ دم نظر آ رہا تھا۔

"مسٹر نارمن اب میں پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہا ہوں۔ تمہارا خیال بالکل ٹھیک تھا۔ اور اب یہ خیال بھی بہت اچھا ہے۔" برٹن نے واپس آکر بیٹھتے ہوئے اور نارمن کے پیش کردہ سگریٹ کیس سے شکریہ کے ساتھ ایک سگریٹ لیتے ہوئے کہا۔ پھر بولا۔

"مگر ابھی تک تم نے یہ نہیں بتایا کہ تم نے مجھے کس طرح ڈھونڈ نکالا۔ میں نے ابھی

تک تمہاری جدوجہد کے لئے تمہارا شکریہ بھی ادا نہیں کیا۔"

"فی الحال شکریہ وغیرہ کو بھول جاؤ۔ اور مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ بالکل ابتدا سے کہ تمہارے بھائی کو تمہارے نیویارک کے مشن کی بابت کیونکر معلوم ہوا۔

"آغاز اس طرح ہوا تھا۔ کہ دو ہفتے پہلے اچانک ڈک نے مجھے ٹیلیفون کیا۔ میں پہلے ہی جانتا تھا۔ کہ وہ برطانیہ میں ہی ہے۔ اس نے مجھ سے فوری ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی۔ لیکن میرے فلیٹ پر اس لئے آنا نہیں چاہتا تھا۔ کہ لوگ نہ دیکھ لیں ....."

"اس کا مطلب ہے کہ اسے تمہارا خیال تھا۔" نارمن نے لقمہ دیا۔

"نہیں جی یہ بات نہیں تھی۔ بلکہ اسے معلوم تھا۔ کہ اگر وہ میرے فلیٹ پر آیا۔ تو معاہدے کے مطابق اس کا ماہانہ وظیفہ بند ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس کو کہہ دیا۔ کہ میں مقررہ وقت پر ہمپسٹیڈ ہیتھ پر پہنچ جاؤں گا۔ میں جب وہاں پہنچا تو وہ پہلے سے میرا منتظر تھا۔ وہ میرے ساتھ ہی میری گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اور ہم نے کافی دیر تک باتیں

کیں۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ وہ برطانیہ بہت مجبور ہو کر آیا ہے۔ وہ جوئے میں ایک بڑی رقم ہار گیا تھا۔ اور اب ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں تھا۔ خاص طور پر ایک شخص رمیریز بری طرح اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ رمیر خطرناک قاتلوں کی جماعت کا سرغنہ ہے اور امریکہ میں کافی بدنام ہے۔

میں نے بھی اس کا نام سن رکھا ہے۔ بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ اس کی جماعت معاوضہ لے کر قتل کرنے کے لئے کافی مشہور ہے اس جماعت نے انٹرنیشنل ہولڈنگز لمیٹڈ کے نام سے براڈوے میں ایک دفتر بھی کھول رکھا ہے یہ سب کچھ فراڈ ہے اور اس کی آڑ

میں سمگلنگ، جوا اور قتل جیسے جرائم کیئے جاتے ہیں۔ ریمر ایک خوفناک آدمی ہے۔ میں حیران ہوں کہ ڈک اس تک کس طرح پہنچ گیا۔" نارمن نے بات ختم کی تو برٹن دوبارہ بولا۔

"۔ ڈک نے مجھے یہی بتایا تھا۔ کہ اگر اس نے جوئے میں ہاری ہوئی رقم ریمر کو ادا نہ کی۔ تو وہ اسے ہلاک کر دے گا۔ ڈک بہت گھبرایا ہوا اور پریشان تھا۔ اسے دو ہزار پونڈ کی فوری طور پر ضرورت تھی۔ اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ ریمر کے ہی دو آدمی اسے لندن لائے ہیں اور انہیں ریمر کا حکم ہے۔ کہ اگر وہ ادائیگی نہ کرے تو اسے ہلاک کر دیں۔ مجھے ڈک پر بہت غصہ آیا۔ میں اس وقت جذبات سے مغلوب ہو کر پتہ نہیں کیا کیا بک گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں خود بھی ہفتہ دو ہفتہ کے اندر نیو یارک جا رہا ہوں۔ میں اس قدر غصے میں تھا۔ کہ مجھے کچھ یاد نہیں کہ میں نے اسے کیا کچھ کہا تھا۔ عین ممکن ہے کہ اسی حالت میں نیو یارک میں اپنے مشن کے بارے میں بھی کچھ کہہ دیا ہو۔ میں نے اسے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ اتنی بڑی رقم نہ میرے پاس ہے اور نہ ہی میں بندوبست کر سکتا ہوں اس نے مجھے دھمکی دی تھی۔ کہ اگر اس کا مطالبہ پورا نہ کیا گیا تو وہ فیسیٹ بنک میں جا کر سب کو بتا دے گا۔ کہ وہ کون ہے۔ میں نے اسے جب پانچ سو پونڈ کا چیک دیا۔ تو اس نے اسے جیب میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اس رقم سے وہ امریکہ واپس جانے تک وقت گذار لے گا۔ اور کسی حد تک ریمر کے گرگوں رکیو اور اسٹیلی کو بھی مطمئن کر دے گا۔ اس نے جتنی دفعہ کہا تھا کہ وہ میری نیو یارک روانگی سے پہلے مجھ سے ملے گا۔"

"مسٹر برٹن! دو ہزار پونڈ کی رقم جب اس کی زندگی یا موت کا سوال بن گئی تھی۔ تو پھر وہ پانچ سو پونڈ لے کر کس طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ کیا تم اس سے بہت ڈرتے ہو کہ اگر وہ واقعی تمہارے بنک چلا گیا۔ تو تم تباہ ہو جاؤ گے؟"

"ہاں! اس لئے کہ وہ میرا جڑواں بھائی ہے اور وہ بدمعاش، لفنگا، جواری اور جرائم پیشہ ہے۔"

"لیکن اس میں تمہارا کیا قصور ہے؟"

"مسٹر نارمن! بنک کی ملازمت کرنا تلوار کی دھار پر چلنے کے برابر ہے میں دس برس سے فوسیٹ بنک میں ملازم ہوں اور اب بنک مجھ پر مکمل اعتماد کرتا ہے اگر مسٹر ہوورڈ کو معلوم ہو گیا کہ میرا بھائی ایک پیشہ ور مجرم ہے تو....."

"نہیں مسٹر برٹن! یہ محض تمہارا وہم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے اس وہم کو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اپنے اوپر مسلط کر لیا ہے۔ بہر حال پھر کیا ہوا؟"

"تین دن کے بعد اس نے میرا دیا ہوا چیک کیش کرا لیا تھا۔ اور میں سمجھا کہ وہ نیویارک واپس چلا گیا ہو گا...... میگڑا میری روح مجھے چاہئے تھا۔ کہ تمہیں اپنے بھائی کے متعلق سب کچھ بتا دوں مگر میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ تمہارے دل کو معمولی سا بھی رنج پہنچے۔" برٹن یکایک نارمن کی طرف سے رخ پھیر کر میگڑا کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو پھر کیا ہوا؟" نارمن اسے دوبارہ اصل موضوع کی طرف موڑتے ہوئے بولا۔

"مسٹر لنکوئٹ جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم نے جو جان لڑا کر میری مدد کی ہے اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس موزوں الفاظ نہیں ہیں۔"

"تم تو بالکل ہی مایوس ہو گئے ہو۔ اس قدر جلد شکست تسلیم کر لی ہے کہ میں حیران ہوں خیر تم مجھے پہلے ساری تفصیل بتاؤ۔ جب تمہارے فون کرنے پر میں ہائی ٹاور بے واٹر پہنچا تھا۔ تو پورٹر نے بتایا تھا۔ کہ تم شام سے ہی کہیں باہر گئے ہوئے ہو اور اپنے فلیٹ میں نہیں ہو۔ اور میں بضد تھا کہ تم نے مدد کے لئے اپنے فلیٹ سے مجھے فون کیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ شام کو باہر جانے کے بعد تم دوبارہ اپنے فلیٹ میں آئے تو پورٹر تمہیں کیوں نہ دیکھ سکا! یہی وجہ ہے۔ کہ

جب میری موجودگی میں تم..... نہیں بلکہ تمہارا بھائی اچانک فلیٹ میں داخل ہوا تو وہ یہی سمجھا کہ تم ہو اور اسے کوئی حیرانی نہیں ہوئی تھی۔"

"اف خدایا؟..... ڈک کس قدر چالاک ہے۔ اس وقت مجھے خیال نہیں آیا تھا لیکن اب سوچتا ہوں تو اس کی چالاکی اور ہوشیاری پر تعجب ہوتا ہے۔ میں شام کو فلیٹ پر گیا تھا۔ اور حسب معمول شام کا لباس پہن کر اپنے کچھ ڈائرکٹروں کے ساتھ شام کا کھانا کھایا تھا۔ اس کے بعد ایک ضروری کام کی وجہ سے اپنے دفتر چلا گیا تھا۔ پندرہ منٹ دفتر میں ٹھہر کر ایک ٹیکسی لے کر میں واپس آ گیا تھا۔ ٹیکسی کا کرایہ ادا کر کے عمارت کی طرف ابھی قدم بڑھایا ہی تھا۔ کہ دو شخص تیزی سے چل کر میری طرف آئے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ مسٹر برٹن تمہارے بھائی ڈک کو حادثہ پیش آ گیا ہے۔ ان دونوں کا لہجہ چونکہ امریکی تھا۔ اس لئے مجھے یہ سمجھنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگی کہ وہ دونوں وہی ہیں جو ڈک کو رہبر کی رقم کی وصولی کے سلسلے میں مجبور کر کے برطانیہ لائے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ تنہائی میں چند اہم باتیں کرنی ہیں مگر ساتھ ہی وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ کوئی شخص انہیں مجھ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھے۔ چنانچہ انہوں نے عقبی راستے سے میرے فلیٹ میں چل کر گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں انہیں عقبی سیڑھیوں کے ذریعے اپنے فلیٹ میں لے گیا؟

"کیا ان کی نیت پر تمہیں بالکل شبہ نہیں ہوا تھا؟" نازمن نے سوال کیا۔

"ہوا تھا۔ اسی لئے جب میں اور وہ اندر داخل ہو گئے تو میں نے ان پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی مثلاً وہ کون ہیں۔ کیا چاہتے ہیں۔ ڈک ان کے ساتھ کیوں نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔"

"تم عقبی راستے سے فلیٹ میں گئے تھے۔ اسی لئے پورٹر کو تمہاری واپسی کے متعلق

معلوم نہیں تھا۔ اور جب میرے سامنے تمہارا بھائی فلیٹ میں داخل ہوا تھا۔ تو مجھے کسی قسم کی حیرانی نہیں ہوئی تھی۔ وہ یہی سمجھا تھا کہ تم ہو۔"

"جی ہاں..... جب میں نے پوری روشنی میں انہیں دیکھا تو وہ مجھے خطرناک آدمی معلوم ہوئے۔ خاص طور پر ان کی آنکھیں بہت ہی خوفناک نظر آ رہی تھیں۔ یہی وجہ تھی۔ یا شاید میری چھٹی حس نے مجھے خطرے سے آگاہ کر دیا تھا۔ بہر حال اس کے باوجود کہ انہوں نے مجھے کوئی دھمکی نہیں دی تھی۔ میں بڑی پھرتی سے کمرہ خواب میں گھس گیا۔ اور اندر سے دروازہ مقفل کر لیا۔ عین اسی لمحہ مجھے تمہارا خیال آیا۔ اور میں نے تمہیں مدد کے لئے فون کر دیا۔"

"تم نے پولیس کو فون کیوں نہیں کیا تھا؟"

"میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ پولیس کو معلوم ہو کہ میرا بھائی بدمعاش اور جرائم پیشہ ہے یہ ٹھیک ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مگر ایک دوست نے کچھ دن پہلے بڑے اچھے الفاظ میں تمہارا تذکرہ کیا تھا۔ اس نے کہا تھا۔ کہ تم ایک ایسے شخص ہو جو مصیبت کے وقت کام آ سکتا ہے اسی لئے پولیس کی بجائے میں نے تم کو مدد کے لئے بلایا تھا۔ مگر دوسرے ہی منٹ وہ دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو چکے تھے۔ اچانک میرے سر پر شدید ضرب پڑی اور اس کے بعد مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔"

"میں نے ضرب کی آواز فون پر سن لی تھی۔ اسی لئے میں فوراً تمہارے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ مگر جب تمہارا بھائی پیدرٹھ کی موجودگی میں فلیٹ کے دروازے سے داخل ہوا اور پیدرٹھ نے بتایا کہ وہ مسٹر برٹن ہے تو میں چکرا گیا تھا۔"

"پیدرٹھ کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے مسٹر کنکولسٹ۔ تم دونوں میں اس قدر مشابہت ہے کہ کوئی بھی غلط فہمی کا شکار ہو سکتا ہے۔"

"صرف ایک فرق ہے جو میں نے صاف محسوس کیا ہے۔" نارمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ڈک کے چہرے اور آنکھوں میں سختی ہے جبکہ تمہاری آنکھوں اور چہرے پر ملائمت اور معصومیت ہے۔"

میگڈا اوڈارلنگ!" برٹن میگڈا کی طرف پیار بھرے انداز سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم اسکاٹ لینڈ سے کب واپس آئیں۔ تم تو اپنی بیمار چچی کو دیکھنے کے لئے گئی تھیں؟"

"نہیں ڈیر وہ ٹیلیگرام جعلی تھا۔ میں جب وہاں پہنچی تو چچی بالکل ٹھیک تھیں اور انہیں ٹیلیگرام کی بابت کوئی علم نہ تھا۔ تمہارے بھائی نے جعلی تار بھیج کر مجھے بھی راستے سے ہٹا دیا تھا۔"

میگڈا نے بات ختم کی تو نارمن نے تمام واقعات اختصار کے ساتھ برٹن کو سنا دیئے پھر بولا۔

"مسٹر برٹن یہ تمہاری خوش قسمتی تھی۔ کہ قطعاً اتفاقیہ طور پر مجھے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ تمہیں قیدی بنا کر نکی گرل میں رکھا گیا ہے۔ اتفاق دیکھئے کہ جس وقت میں اور میری بیوی جوئے اسٹیل کے کمرے میں تھے۔ ریکو کا فون آیا۔ میں نے لہجہ بدل کر بات کی تو وہ یہی سمجھا کہ دوسری طرف اسٹیل بول رہا ہے اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ ان بدمعاشوں کا ہیڈ کوارٹر نکی گرل ہوٹل ہے۔ وہاں میں نے اپنے ملازم لونگ اسٹون کی ڈیوٹی لگائی اور وہ ان کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک پہنچ گیا۔"

"مسٹر برٹن۔" جوئے بولی۔ "نارمن نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ نکی گرل میں اس کی جان کس قدر خطرہ میں پڑ گئی تھی۔ پولیس نے اسٹیل کو جلد ہی چھوڑ دیا تھا۔ اور وہ وہاں سے فوراً نکی گرل پہنچا تھا۔ نارمن اس وقت اس کمرے کی کھڑکی سے اندر جھانک رہا تھا جس میں تمہیں بند کیا گیا تھا۔ اگر وہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر چھپکلی کی طرح پائپ کے

ذریعے اوپر چڑھ کر اپنی جان نہ بچاتا۔ تو وہ خوفناک قاتل اس کا کام تمام کر دیتے۔"

"مسٹر نارمن یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ تم نے کہا ہے دوسرا ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔" برٹن نے تشکر آمیز لہجے میں کہا۔

"میں تم سے تفصیل سے بات کرنا چاہتا تھا۔ مگر جب مجھے پورٹ سے معلوم ہوا کہ تم ساڑھے دس کی پرواز سے نیویارک روانہ ہو گئے ہو تو مجھے بڑی مایوسی ہوئی تھی۔ اسی وقت میری ملاقات تمہاری منگیتر سے ہوئی اور ہم نے فیصلہ کر لیا کہ اور کچھ ہو نہ ہو کم از کم یہاں آ کر قیدی کو ضرور رہا کرانا چاہئے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ اور یہاں آ کر معلوم ہوا۔ کہ حضرت برٹن صاحب ہی یہاں قید ہیں اور تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے جس قدر حیرانی ہوئی تھی میں بیان نہیں کر سکتا..... خیر یہ باتیں تو پھر کبھی فرصت سے ہوتی رہیں گی پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا بھائی تمہاری شخصیت میں امریکہ کیوں گیا ہے۔ اسے اس تمام سر دردی سے آخر کیا حاصل ہوگا۔"

"اسے ایک بڑی رقم حاصل ہو جائے گی۔ اور مجھے مکمل تباہی۔" برٹن نے مایوسانہ جواب دیا۔

۸

"ڈیئر اس قدر مایوس کیوں ہو رہے ہو۔ ممکن ہے کنگوئسٹ کی مدد سے سب کچھ

ٹھیک ہو جائے۔" میگڈا نے اٹھ کر اور برٹن کی گردن میں بازو ڈال کر تسلی دیتے ہوئے کہا
"نہیں میری جان اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ اب کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔" برٹن
تمام امیدیں چھوڑ بیٹھا تھا۔
"تم بتاؤ تو سہی آخر معاملہ کیا ہے۔ کیا کوئی بہت خفیہ راز ہے؟" نارمن نے پوچھا
"نہیں ایسا خفیہ بھی نہیں ہے۔ لیکن نارمن میرے دوست اب کچھ بھی تو نہیں ہو سکتا"
"اوہو..... اگر خفیہ راز نہیں ہے تو بتا دینے میں حرج بھی کیا ہے۔" نارمن
نے اصرار کیا۔
"تھا تو خفیہ ہی معاملہ۔ مگر اب بتلا دینے میں کوئی ... نہیں ہے بات دراصل یہ
ہے کہ برازیل کی حکومت کے ایک محکمہ نے پانچ لاکھ پونڈ کی رقم قرض مانگی تھی۔ ہمارا
فرسٹ بنک اس قسم کا کاروبار عام طور پر کرتا رہتا ہے۔ ہمارے بنک نے اس سلسلے
میں نیویارک میں واقع یونائیٹڈ بنکنگ کارپوریشن سے بات کی۔ اس کارپوریشن کا
دفتر نیویارک وال اسٹریٹ پر واقع ہے۔ فرسٹ بنک قرض دینے کے لئے سیکورٹیز مہیا کرتا
ہے اور نیویارک کی مذکورہ بنکنگ کارپوریشن ان سیکورٹیز پہ نقد رقم مہیا کرتی ہے۔
"بالکل ٹھیک ہے۔ پھر؟" نارمن پوری دلچسپی سے سن رہا تھا۔
"اس قسم کے قرضہ جات درحقیقت دو حکومتوں کے درمیان لین دین کا معاملہ نہیں
ہوتا۔ بلکہ یہ ایک طرح پرائیویٹ لین دین ہوتا ہے۔ یہ پانچ لاکھ پونڈ کا قرضہ بھی بالکل پرائیویٹ
لین دین ہے۔ یہ رقم فرسٹ بنک سے برازیل کے ایک چھوٹے سے محکمہ نے مانگی ہے میرا کام
یہ تھا۔ کہ اصل سیکورٹیز لے کر نیویارک جاؤں اور یونائیٹڈ بنکنگ کارپوریشن سے نقد
رقم لے کر ریو پہنچ جاؤں۔ ریو جا کر متعلقہ محکمہ کو رقم ادا کر کے رسید حاصل کروں

اور واپس گھر آ جاؤں۔ اس قسم کے کام کے لئے نہایت قابل اعتماد شخص کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میرا بنک مجھ پر پورا اعتماد کرتا ہے اسی لئے یہ کام مجھے سونپا گیا تھا۔"

"اگر معاملہ صرف یہی ہے۔" میگڈا جوش میں آ کر بولی۔" تو پھر تو اس قدر فکر والی کوئی بات نہیں ہے اب تم آزاد ہو۔ اپنے بنک جا کر تمام حالات بتا دو۔ وہ نیویارک بذریعہ ٹیلیفون یا ٹیلیگرام اس کارپوریشن کو رقم دینے سے روک دیں گے اور ڈگ گرفتار ہو جائے گا"

برٹن نے خالی نظروں سے میگڈا کی طرف دیکھا پھر بڑے کربناک لہجے میں بولا۔
"میری جان یہ کوئی ایسی بات نہیں جو میرے ذہن میں نہیں آسکتی تھی۔ لیکن جانتی ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ بنک کا اہم راز غیر متعلقہ شخص کو بتانے کے جرم میں مجھے بنک سے نکال دیا جائے گا۔ مسز ہوورڈ کی نظروں میں میری عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہے گی۔"

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے ڈگ کو سب کچھ بتا دیا تھا؟" میگڈا نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"جب میری ملاقات اس سے ہمپ اسٹیڈ ہیتھ پر ہوئی تھی تو اچانک دو ہزار پاؤنڈ کے مطالبہ پر میں اس قدر غصے میں تھا۔ کہ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میں نے اس سے کیا کہا تھا۔ جہاں تک یاد پڑتا ہے میں نے یہی کہا تھا۔ کہ چونکہ میں بھی بنک کے ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں نیویارک جا رہا ہوں اس لئے اتنی بڑی رقم کا انتظام ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس کے پوچھنے پر شاید میں نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ میں سیمورٹیر لیکنز نیویارک جا رہا ہوں۔ اور وہاں سے ریو جاؤں گا میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا مگر ممکن ہے کہ کچھ اور تفصیل بھی بتا دی ہو۔ میں اس وقت اپنے آپ میں نہیں تھا۔۔۔۔ میگڈا میری جان مجھے تمہارا بھی خیال تھا۔ اور وہ ظالم مجھے فوسیٹ

بینک میں جاکر ذلیل کرنے کی دھمکیاں دے رہا تھا۔

"مسٹر برٹن! پانچ سو پونڈ کا چیک لے جانے کے بعد بھی ڈک تم سے ملا تھا؟" نارمن آگے جھکتے ہوئے بولا۔

"اس نے ٹیلیفون کیا تھا، کہ دو ہزار کی بجائے صرف پانچ سو پونڈ لے کر ریکو مطمئن نہیں ہے۔ اور یہ کہ وہ اس بارے میں نیو یارک میں اپنے باس ریمر سے مزید ہدایات حاصل کریگا۔"

"تو ممکن ہے کہ ڈک نے تمہارے نیو یارک کے مشن کی بابت بھی انہیں بتا دیا ہو اور ریکو نے سب کچھ ریمر کو ٹیلیفون پر کہہ دیا ہو۔۔۔ اچھا اس کے بعد کیا ہوا تھا؟"

"اس کے تین دن بعد ڈک نے پھر ٹیلیفون پر رابطہ قائم کر کے مجھے بتایا تھا، کہ ریمر وقتی طور پر پانچ سو پونڈ کی رقم سے مطمئن ہو گیا ہے۔ اور وہ اب امریکہ جا رہا ہے۔"

"مسٹر برٹن! اب تمام معاملہ میں سمجھ گیا ہوں۔ ریکو نے نیو یارک ٹیلیفون کر کے تفصیل سے سب کچھ ریمر کو بتا دیا ہو گا۔ تمہارے نیو یارک کے مشن کی بابت بھی ضرور تذکرہ کیا ہو گا۔ ریمر ایک نمبر کا گھاگ آدمی ہے اس کے شرارتی اور مجرمانہ ذہن میں فوری طور پر ایک نیا منصوبہ بن گیا ہو گا۔ تمہارے بھائی نے کہا تھا، کہ وہ اب امریکہ جا رہا ہے۔ مگر دس بارہ دن گذر جانے کے باوجود وہ نہیں گیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ریکو اور ریمر کے مابین دو تین مرتبہ ٹیلیفون ہوا ہوا ہو گا۔ اور پانچ لاکھ پاؤنڈ کی رقم اڑانے کا منصوبہ تفصیل سے طے ہو گیا ہو گا۔ پانچ لاکھ کی جگہ پانچ سو یا دو ہزار پونڈ کی آخر کیا وقعت ہے۔ تمہیں اغوا کر کے اور معمولی سا خطرہ مول لے کر انہوں نے پانچ لاکھ پونڈ بڑی آسانی سے اڑانے کا منصوبہ بنا لیا۔ اور اس پر عمل

بھی کر دکھایا۔"

"سب کچھ ان کی اسکیم کے مطابق ہو رہا تھا۔ سوائے اس کے کہ تم نے اپنی خواب گاہ سے نارمن کو مدد کے لئے فون کر دیا۔ اور نارمن ان کی توقعات کے خلاف نکی گرل تک پہنچ گیا۔" جیسے نے تعریفی نگاہوں سے نارمن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

نارمن کا سینہ فخر سے تن گیا پھر بریٹن کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگا۔

"ریکو اور اسٹیل کا منصوبہ ہر لحاظ سے شاندار تھا۔ انہوں نے تمہیں اغوا کر کے ڈک کو متبادل طور پر فلیٹ میں بھیج دیا تھا۔ تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو سکے...... مسٹر بریٹن جس وقت ریکو اور اسٹیل تمہیں لے کر عقبی راستے سے اوپر گئے تھے۔ تو کیا سکیورٹیز تمہارے پاس موجود تھیں؟"

"جی ہاں! میں اسی لئے شام کو اپنے دفتر گیا تھا۔ دفتر سے سکیورٹیز حاصل کر کے ایک اٹیچی کیس میں بند کر کے میں اپنے ساتھ لایا تھا تاکہ دوسرے دن آرام سے امریکہ کے لئے پرواز کر سکوں۔"

"بہت خوب! انہوں نے عقبی راستے کا انتخاب اسی لئے کیا تھا تاکہ تمہیں بغیر کسی مداخلت کے اغوا کر لیا جائے۔ اور سکیورٹیز پر ہاتھ صاف کر لیا جائے۔ مگر تمہیں چند لمحوں کا موقع مل گیا۔ اور تم نے مجھے فون کر دیا۔ مگر اسی وقت وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئے اور ضرب لگا کر تمہیں بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد ریکو اور یہ شخص راڈ۔" نارمن نے بندھے ہوئے راڈ کی طرف اشارہ کیا۔ "تمہیں لے کر عقبی راستے سے ہی کار تک پہنچے اور یہاں لے آئے جبکہ اسٹیل کو وہیں چھوڑ دیا گیا تھا تاکہ اگر میں پہنچوں تو مجھے ختم کر دے۔"

"بالکل یہی ہوگا۔ اس اٹیچی میں میری تمام چیزیں بند تھیں۔ سکیورٹیز، میرا پاسپورٹ

اور ٹریولر چیک وغیرہ سب کچھ اسی میں تھا۔ اور ان تمام چیزوں کے ہوتے ہوئے ڈک کو کسی قسم کی دقت نہیں ہو گی۔ یونائیٹڈ بینکنگ کارپوریشن کے پریذیڈنٹ سے پچھلے دنوں میری ملاقات ہوئی تھی۔ ڈک کو دیکھ کر اسے قطعاً کوئی شبہ نہیں ہو گا۔ اور وہ بدمعاش اپنے منصوبے میں بلا عیل وحجت کامیاب ہو جائے گا۔ خدا کا شکر ہے کہ تم نے جدوجہد کر کے مجھے آزاد کر دیا ہے۔ اب میں مسٹر ہوورڈ کو سب کچھ صاف صاف بتا دوں گا تاکہ ڈک کی اسکیم کامیاب نہ ہو سکے۔"

"مگر اس سے بینک کا سرمایہ تو بچ جائے گا۔ لیکن تمہارا مستقبل تو تباہی سے نہیں بچ سکے گا۔ تمہیں مسٹر ہوورڈ کو سب کچھ بتانا ہو گا۔ اور نتیجہ کے طور پر تمہاری تباہی یقینی ہے وہ تمہیں کسی بھی قیمت پر بینک میں نہیں رہنے دیں گے۔ ان کی نظروں میں تمہاری عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہے گی۔"

"مسٹر کنکولسٹ! میری ساکھ اور مستقبل کی تباہی تو اب یقینی ہے اور اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مگر میں تھوڑی سی کوشش کر کے بینک کو ایک بھاری نقصان سے بچا سکتی ہوں اس لئے براہ کرم تم مجھے فوراً لندن لے چلو تاکہ لباس تبدیل کر کے جلد از جلد میں سر ہوورڈ کو تمام واقعات سے آگاہ کر سکوں۔"

"برٹن ڈیئر! میں سر ہوورڈ کی سیکرٹری ہوں" میگڈا آنسوؤں سے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے برٹن کو دیکھتی ہوئی ہمدردانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ "میں انہیں اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ بہت نرم دل اور نیک انسان ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام واقعات سن کر وہ تمہیں معاف کر دیں گے۔ تمہیں بھلا کیا معلوم تھا۔ کہ تمہارا ظالم اور بیدرد بھائی تمہاری چند کاروباری باتیں معلوم ہو جانے پر ان سے اس طرح فائدہ اٹھائے گا۔ کہ تمہاری تباہی کا بھی خیال نہیں کریگا۔

نہیں.... نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ سر ہوورڈ اتنی معمولی سی کوتاہی کے لئے تمہیں اس قدر سنگین سزا نہیں دیں گے۔"

"نہیں میری جان میں نے بنک کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے اور اس کی سزا مجھے ملنی ہی چاہیئے۔ میں اگر ڈک کو اپنے مشن کے بارے میں نہ بتاتا تو کوئی بات ہی پیدا نہ ہوتی۔"

جوئے نے نارمن کی طرف کچھ اس انداز میں دیکھا جیسے قابل رحم برٹن کے لئے اور اسے مکمل تباہی سے بچانے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنے کی اپیل کر رہی ہو۔ نارمن اس کی نظروں کا مقصد فوراً سمجھ گیا اور افسردہ لہجے میں کہنے لگا۔

"نہیں ڈارلنگ اب ہم مسٹر برٹن کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ ڈک اور اس کے امریکی ساتھی ابھی چند گھنٹوں میں نیویارک پہنچ جائیں گے اور کل صبح ڈک برٹن بن کر پانچ لاکھ پاؤنڈ برازیل کی کرنسی میں وصول کر کے رفوچکر ہو جائے گا۔ اب تو صرف اتنا ہی کیا جا سکتا ہے کہ بروقت مداخلت کر کے بنک کو نقصان سے بچا لیا جائے۔"

"کل صبح،" برٹن نے حیرت سے لنکولٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا آج منگل نہیں ہے۔... نہیں مسٹر نارمن یونائیٹڈ بنکنگ کارپوریشن کے پریذیڈنٹ سے میری ملاقات کا وقت جمعرات کو صبح دس بجے مقرر ہے مگر اس سے بھی کیا فرق پڑتا ہے۔"

نارمن کو جیسے برقی جھٹکا لگا ہو۔ وہ اچھل کر ایک دم اپنی جگہ کھڑا ہو گیا اس کی آنکھیں پرجوش انداز میں چمکنے لگی تھیں۔ برٹن اس کی اس اچانک تبدیلی پر مبہوت ہو کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"جمعرات کی صبح۔ تم نے اگر یہ بات پہلے ہی بتا دی ہوتی تو ہم سب کو اس قدر کوفت اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔"

میگڈا اور جوئے بھی حیرت و استعجاب کے عالم میں نارمن کے چہرے کو گھور رہی تھیں ان کی نگاہیں سوالیہ انداز میں اس کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔

"کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے؟" آخر کار بریٹن بولا۔ وہ اس وقت امید وبیم کی سخت کشمکش میں تھا۔

"ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بہرحال تمہیں تباہی سے بچانے کے لئے کوشش ضرور کی جا سکتی ہے تمہاری سیٹ آج شام ساڑھے چار بجے کی پرواز پر مخصوص تھی۔ نارمن نے کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر بولا۔ "اگر یہ غیر متوقع واقعات پیش نہ آتے تو تم ساڑھے چار بجے شام روانہ ہو کر کل صبح صبح دو تین بجے کے قریب نیو یارک پہنچ جاتے اور کل تمام دن آرام کرنے کے بعد تازہ دم ہو کر پرسوں جمعرات کو دس بجے صبح کارپوریشن کے دفتر پہنچتے ...."

"لیکن مسٹر نارمن اس سے آخر کیا فائدہ ہوگا۔ ابھی جب سرہوورڈ کو میں تمام واقعات بتا دوں گا۔ تو ......"

"نہیں۔ اب تم سرہوورڈ کو کچھ بھی نہیں بتاؤ گے ان کو بتانے کا مطلب تمہاری تباہی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا۔ ہم کسی کو بھی کچھ نہیں بتائیں گے۔ اور تم جمعرات کی شام کو ورلیو کے لئے پرواز کر کے اپنا مشن اسی طرح پورا کرو گے۔"

"کنکوئسٹ! کہیں تم پاگل تو نہیں ہو گئے؟" بریٹن نے غیر یقینی انداز سے کہا۔

"میرے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ جملہ پہلے بھی میں کئی ہی مرتبہ سن چکا ہوں" نارمن نے کہا۔ پھر جوئے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"مسٹر بریٹن! مجھے اپنے شوہر پر مکمل اعتماد ہے۔ شروع میں اس کا طریق کار پاگل پن ہی معلوم ہوتا ہے مگر نتائج ہمیشہ مثبت ہی برآمد ہوتے ہیں۔ آپ اس پر بھروسہ کریں؟" جوئے فخریہ انداز میں پہلے نارمن اور پھر بریٹن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"اب یہ بتاؤ کہ نیویارک میں تم نے کس ہوٹل میں ٹھہرنے کا بندوبست کیا تھا؟" نارمن نے پوچھا۔

"مالبرو ہوٹل میں۔" برٹن نے مختصر جواب دیا۔ وہ اس وقت عجیب کشمکش و پریشانی میں مبتلا تھا

"ٹھیک ہے۔ میں اس معروف ہوٹل سے اچھی طرح واقف ہوں۔ مجھے قوی امید ہے کہ ڈک ہمیں اسی ہوٹل میں مل جائے گا۔ ہم اسے اغوا کر کے وہاں سے غائب کر دیں گے اور تم اس کی جگہ لے لو گے۔ پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنا تمام مشن پورا کر دو گے۔"

برٹن نے حیران و ششدر ہو کر نارمن کی طرف دیکھا پھر کھوکھلے لہجے میں بولا۔

"کیا تمہارا ارادہ نیویارک تک جانے کا ہے؟"

"ہاں! اور تم بھی میرے ساتھ چلو گے۔"

"لیکن یہ کیوں کر ممکن ہے؟"

"سب کچھ ممکن ہے۔ تم اس بات کی احتیاط ضرور کرو گے کہ لندن میں تمہیں تمہارا کوئی واقف کار نہ دیکھ لے۔ خاص طور پر اپنے کاروباری احباب کی نظروں میں آنے سے بچنے کی کوشش کرنا۔ ہائی ٹاور کے لوگ جہاں تمہارا فلیٹ واقع ہے یہی سمجھ رہے ہیں کہ تم صبح ساڑھے دس کی پرواز سے امریکہ روانہ ہو چکے ہو۔ ان سب کو یہی سمجھے رہنا چاہیئے۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ تم اب لندن میں نہیں ہو بلکہ نیویارک روانہ ہو چکے ہو۔ تم اپنے فلیٹ تک بھی کپڑے اور دیگر چیزیں لینے کے لیے نہیں جاؤ گے اس کے لیے دوسرا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔"

برٹن غیر یقینی انداز میں ہکا بکا ہو کر نارمن کے چہرے کو گھورے جا رہا تھا۔ میگڈا کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہو گئی تھی۔ تذبذب کے عالم میں سوچ رہی تھی۔ کہ آیا نارمن اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی اہلیت بھی رکھتا ہے..... جوئے کی حالت ان دونوں سے مختلف تھی۔ وہ جانتی تھی کہ نارمن جو کچھ کہہ رہا ہے اسے کر دکھانے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے

"تم سب اس طرح میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو؟" نارمن نے ترش روئی سے کہنا شروع کیا۔ "ہمارے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ ہمیں ساڑھے چار بجے کی پرواز سے ہر قیمت پر روانہ ہونا ہے۔ . . . . مسٹر جیمز! میرا خیال ہے کہ نشستیں حاصل کرنے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ کیونکہ سال کے اس حصے میں مسافروں کا اتنا زیادہ رش نہیں ہوتا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چل رہی ہوں۔" جوئے نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"کس نے کہا ہے؟" نارمن نے مسکرا کر کہا۔

"میں جو کہہ رہی ہوں۔"

"چلو ٹھیک ہے . . . مس میگڈا میرا خیال ہے تم بھی چلو۔" نارمن نے پہلا فقرہ جوئے اور دوسرا فقرہ میگڈا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں؟" میگڈا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں . . . کیا حرج ہے۔ تمہیں اپنے باس کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوگی وہ یہی سمجھتا رہے گا۔ کہ تم اسکاٹ لینڈ میں اپنی چچی کے پاس ہو۔ پھر دو چار دنوں کی بات ہے"

"مسٹر نارمن میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے کوئی کسی کو ڈنر کی دعوت دیتا ہے۔ میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ کہ میں کبھی امریکہ جا سکوں گی۔ بہرحال برٹن کے لئے میں کہیں بھی جانے کو تیار ہوں۔

"مسٹر نارمن میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور تمہارا انتہائی ممنون ہوں" برٹن نے اچانک اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "مگر یہ سب کچھ ناممکن ہے۔ تمہیں اچھی طرح علم ہے کہ میرا پاسپورٹ ڈک کے پاس ہے۔"

"میں نے ہر بات پر اچھی طرح غور کر لیا ہے تمہیں کسی بات کے لئے پریشان

ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب بندوبست کر لوں گا۔"

"مگر یہ کیوں کر ممکن ہے۔ کیا میں بغیر پاسپورٹ کے سفر کروں گا؟"

"نہیں! تم پاسپورٹ پر سفر کرو گے۔ میری گاڑی باہر کھڑی ہے تم اس میں لنکولسٹ کورٹ یعنی میری رہائش گاہ تک اس طرح پہنچو گے کہ کوئی تمہیں دیکھ نہ لے میری اپنی پرائیویٹ کار لفٹ ہے اس لفٹ میں مع کار کے تم میرے فلیٹ میں پہنچ جاؤ گے۔ اور جب وہاں سے باہر نکلو گے تو تمہاری شخصیت یکسر بدل چکی ہو گی۔ تمہارے چہرے پر تھوڑا سا میک اپ کرنا پڑے گا۔ ڈیل ڈول اور قد پہلے ہی تمہارا مجھ سے کافی حد تک ملتا جلتا ہے۔ اس طرح جب تم باہر آؤ گے۔ تو تمہارا نام ولفرڈ رسل ہو گا۔ اس نام کا ایک فالتو پاسپورٹ ایسے ہی مواقع کے لئے میرے پاس پہلے ہی موجود ہے۔"

"مگر ویزا کا مسئلہ کس طرح حل ہو گا؟" ہرٹن نے کھوئے ہوئے انداز میں پوچھا

"بھئی کیوں خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو۔ ولفرڈ رسل کے پاس ویزا پہلے ہی موجود ہے۔" نارمن اٹھتے ہوئے بولا۔

"لیکن میرا پاسپورٹ تو صرف یورپ کے لئے ہے اور ویزا ابھی نہیں ہے۔" میگڈا مایوسی سے بولی۔

"تو کیا فرق پڑتا ہے۔ کیا ہوائی اڈے کا اسٹاف اتنا ہی مردہ دل اور جذبات سے عاری ہو گا۔ کہ تمہارے جیسی نوخیز کلی کی راہ میں مشکلات پیدا کرے گا۔ اس کے علاوہ مجھے بھی اپنے طریق کار پر مکمل اعتماد ہے۔ موقع محل کے مطابق کوئی نہ کوئی راستہ نکل ہی آئے گا۔ اور اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔"

"مسٹر نارمن! میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ ایک مرتبہ پھر غور کر لو۔ مجھے تمہاری

صلاحیتوں پر بالکل کوئی شبہ نہیں ہے۔ مگر ذرا سی بھی غلطی ناکامی کا باعث بن سکتی ہے۔ ایک مرتبہ ڈک سے سیکورٹیز دے کر رقم وصول کر لی تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہماری کامیابی کی ضمانت نہیں دے سکتی؟ برٹن نے کہا۔ وہ ابھی تک پوری طرح مطمئن نہیں تھا اور یقینی و غیر یقینی کیفیت کے درمیان معلق تھا۔

"یار کیوں دماغ چاٹ رہے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ مجھے پوری طرح یقین ہے۔ کہ ہم اپنی اسکیم میں پوری طرح کامیاب ہوں گے۔ فرض کرو اگر ناکامی کی کوئی صورت بن ہی گئی تو مت بھولو کہ ترپ کا پتہ ہمارے ہاتھ میں ہو گا۔ یعنی ہم نیویارک میں ہوں گے اور کسی بھی وقت بنکنگ کارپوریشن کو رقم کی ادائیگی سے روک دیں گے۔ اس لئے ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ نیویارک پہنچنے کی فکر کریں۔

"مگر میرے پاس تو کرایہ کے لئے بھی کچھ نہیں ہے۔ میرا تو سب کچھ اسی اٹیچی کیس میں تھا جو اب ڈک کے قبضے میں ہے۔ اس کے علاوہ میگڈا کے کرایہ کا بھی سوال ہے برٹن اتنا کہہ کر سوالیہ انداز میں نارمن کی طرف دیکھنے لگا۔

"مسٹر برٹن! خدا کے لئے اب مزید وقت ضائع مت کرو۔ میں نے پہلے ہی سب کچھ سوچ لیا ہے۔ میں تم سب کا خرچہ برداشت کروں گا۔"

"لیکن میں تمہیں اس قدر زیر بار ہرگز نہیں کروں گا۔"

"ارے بھائی تو جب حالات ٹھیک ہو جائیں واپس کر دینا۔ اول تو میں یہ تمام خرچ ہونے والی رقم ڈک اور اس کے ساتھیوں سے وصول کر لوں گا۔"

"اور اس قیدی کا کیا کرو گے؟ ... کیا اسے اسی طرح بندھا ہوا چھوڑ جاؤ گے اگر پولیس کے حوالے کیا تو وہ سوالات کریں گے، اور انہیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔"

برٹن نے رسیوں سے بندھے ہوئے راڈ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے تو سوالات کر کے ہی پریشان کر دیا ہے.... مینڈی کو میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہ اس شخص کی اس وقت تک نگرانی کرے گا۔ جب تک اسے میری طرف سے آل کلیر کا سگنل نہ مل جائے..... جوئے ڈارلنگ تم گاڑی لے آؤ میں اتنے میں مینڈی کو چند ہدایات دیتا ہوں۔"

جوئے پرجوش انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی مرسیڈیز لینے کے لئے باہر نکل گئی۔ میگڈا ابھی اس کے پیچھے سوالات کی بوچھاڑ کرتی ہوئی چلی جا رہی تھی نارمن باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔ راڈ بندھا ہوا پڑا تھا۔ اور لونگ اسٹون میز پر بیٹھا ہوا مکھن لگے ہوئے توسٹ کھانے میں مصروف تھا۔ وہ نارمن کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا۔

"کیا کانفرنس ختم ہو گئی؟"

"ہاں۔ اور دیکھو میں بمع جوئے نیویارک جا رہا ہوں۔ تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ اس کا خیال رکھنا اسے فلیٹ پر لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بھی یہیں ہو گے"

"میں یہاں زیادہ خوش رہوں گا۔ ایسی پرسکون اور صاف ستھری فضا کافی عرصہ بعد نصیب ہوئی ہے۔"

پانچ منٹ بعد مرسیڈیز انہیں لئے ہوئے تیزی سے لندن کی طرف دوڑ رہی تھی

دلیو قانت جیٹ مسافر بردار ہوائی جہاز بحر اوقیانوس کے اوپر سبک رفتاری سے پرواز کر رہا تھا۔ رچمنڈ برٹن نہایت آرام دہ نشست پر بظاہر بڑے سکون سے بیٹھا تھا مگر اس کا ذہن مختلف قسم کے تکلیف دہ خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ ریگو اور اسمتھ کے مشورہ پر اس نے اپنے سفر کا پروگرام تبدیل کر دیا تھا۔ اسی لئے اب وہ شام

کی بجائے صبح کی پرواز سے سفر کر رہا تھا دیکھو اس کے برابر والی سیٹ پہ بیٹھا ہوا مزے سے سگریٹ پی رہا تھا۔ جبکہ اسٹیل ان کے پیچھے والی نشست پر براجمان تھا۔

رچرڈ برٹن کے چہرے پر فکر و تردد کے آثار دیکھ کر ریکو بولا۔

"اب کونسی فکر ہے جو تمہیں کھائے جا رہی ہے۔؟"

"میں نارمن کی طرف سے اب بھی مطمئن نہیں ہوں۔ وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔"

"رچرڈ! اس کے فرشتے بھی جیمز تک نہیں پہنچ سکتے۔ راڈ اس کی نگرانی کے لئے موجود ہے۔ نارمن نے بہت کوشش کی تو اس کو صرف اتنا ہی معلوم ہو سکے گا۔ کہ جیمز برٹن شام کی بجائے صبح کی پرواز سے امریکہ روانہ ہو گیا ہے۔"

"ہاں امید تو یہی ہے۔" رچرڈ نے کھوکھلے لہجے میں کہا۔

"بالکل اسی طرح ہو گا۔ اب بات صرف اتنی ہے کہ تم اپنا پارٹ کس طرح ادا کرتے ہو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ کسی قسم کی دقت پیش نہیں آئے گی۔ بنکنگ کارپوریشن تمہیں جیمز برٹن ہی سمجھے گی۔ پروگرام پہلے ہی طے ہے وقت مقررہ پہ تم سیکورٹیز ان کے حوالے کر دو گے۔ اور رقم وصول کر لو گے۔ ریو کے لئے جیمز کی نشست مخصوص ہے۔ اسی پہ وہاں سے تم ریو روانہ ہو جاؤ گے۔ میں اور اسٹیل تمہارے ساتھ ہوں گے۔ ممکن ہے رمیر بھی ہمارے ساتھ ہی چلے۔"

"کیا نیو یارک میں وہ ہمارا منتظر ہو گا؟" رچرڈ یعنی ڈک نے پوچھا۔ اس کا اصل نام رچرڈ برٹن ہی تھا۔ مگر ڈک کے نام سے مشہور تھا۔

"کیوں نہیں۔ بھئی وہ ہمارا باس ہے۔ اسی نے مجھے اور اسٹیل کو لندن بھیجا تھا اس پروگرام پہ وہ اب تک کافی روپیہ خرچ کر چکا ہے۔۔۔ خیر پانچ لاکھ پونڈ کی رقم بھی

تو کوئی چھوٹی رقم نہیں ہے۔ اس میں ہمارا برابر کا حصہ ہو گا؟" رکیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اسٹیل بھی پچھلی نشست پر آگے کی طرف جھک کر ان کی باتیں سن رہا تھا۔
"اس کا مطلب ہے کہ ریو پہنچ کر مال غنیمت کی تقسیم ہو گی؟" ڈک نے سوال کیا۔
"نہیں بھئی۔ رمیر پہلے ہی سب پروگرام بنا چکا ہے۔ ریو سے ہم بیونز آئرز جائیں گے اور وہیں مال تقسیم کر کے اپنا اپنا راستہ پکڑ لیں گے۔" ریکو نے جواب دیا۔
"بہت شاندار پروگرام ہے۔" اسٹیل نے آگے جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ وہ ریکو سے مل کر ریو پہنچنے پر ڈک کو ختم کرنے کا منصوبہ بنا چکا تھا۔

۹

سپر جیٹ ۷۰۷ ہوائی جہاز ٹھیک ساڑھے چار بجے بعد از دوپہر لندن کے ہوائی اڈے سے روانہ ہوا۔ پچھلی چار نشستوں پر نارمن کنگولٹ، جوئے، جیمز برٹن اور اس کی منگیتر میگڈا بیٹھی ہوئی تھی۔ میگڈا اور جیمز کے لئے پیش آمدہ حالات قطعی طور پر غیر یقینی تھے۔ گزشتہ دو تین گھنٹے اس طرح گزرے تھے۔ جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہے ہوں۔
جیمز برٹن پر ولفرڈ رسل کی شخصیت میں امیگریشن اسٹاف کو قطعاً کوئی شبہ نہیں ہوا۔ میگڈا کا کام اس کی ایک دلفریب مسکراہٹ نے کر دیا۔ اور دوسرے ہی لمحے وہ

سب جہاز کی طرف بڑھ گئے تھے۔ تمام مشکل مراحل سے گذر کر اب وہ کیراوقیانوس پر پرواز کر رہے تھے۔ جیمز برٹن کو اب پورا یقین ہو گیا تھا۔ کہ نارمن بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے اور ضرور اپنے مشن میں کامیاب ہو گا۔ وہ اس وقت ولفرڈ رسل کی شخصیت میں بالکل بدلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ نارمن نے اس کے چہرے پر تھوڑی سی محنت کر کے اسے یکسر تبدیل کر دیا تھا۔ اس دوران میں میگڈا اس کے فلیٹ پر جا کر اس کی ضروری چیزیں اور کپڑے لے آئی تھی۔ وقت بہت کم تھا۔ لیکن نارمن نے ٹیلیفون سے بہت کام لیا تھا۔ جیمز اسے کال پر کال کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اور وہ بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا ٹیلیفون پر باتیں کر رہا تھا۔

"مسٹر نارمن۔" آخر کار برٹن بولا۔ "گو تمام کام پروگرام کے مطابق ہو رہا ہے۔ مگر میں اب بھی پوری طرح مطمئن نہیں ہوں۔ کہ ہم آسانی سے کامیاب ہو جائیں گے"

"یہ کس نے کہا ہے کہ ہم آسانی سے کامیاب ہو جائیں گے۔ ریمر بہت خطرناک بلکہ خوفناک انسان ہے۔ اس کے دونوں گرگے جو تمہارے بھائی کے ساتھ نیویارک گئے ہیں خطرناک قاتل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارا واسطہ معمولی جرائم پیشہ لوگوں سے نہیں ہے۔"

"لیکن اس کے باوجود تمہیں کامیابی کا یقین ہے؟" برٹن نے حیرت سے نارمن کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ ترپ کا پتہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور کچھ نہ ہو سکا۔ تو کم از کم رقم کی ادائیگی تو ہم ضرور ہی روک سکتے ہیں اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہمارے پروگرام اور ہماری حرکات و سکنات کا کوئی علم نہیں ہے۔ ہم اچانک اور غیر متوقع طور پر ان پر قابو پانے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح ہمیں ان کے اوپر فوقیت

حاصل ہے۔"

"ایک خدشہ اور بھی ہے۔ وہ بدمعاش جسے ہم تمہارے ملازم کی نگرانی میں چھوڑ آئے ہیں اگر کسی طرح آزاد ہو گیا تو سب سے پہلا کام جو وہ کرے گا۔ یہ ہو گا۔ کہ تمام پیش آمدہ واقعات سے اپنے ساتھیوں کو نیویارک میں ٹیلیفون پر مطلع کر دے گا۔ اور وہ چوکنے ہو جائیں گے اس طرح ہماری کامیابی کے امکانات بہت کم ہو سکتے ہیں۔"

"مسٹر برٹن! میں یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ تم بہت زیادہ وہمی طبیعت کے مالک ہو۔ میں کہتا ہوں کہ راڈ کا آزاد ہونا ناممکن ہے گو لونگ اسٹون قدوقامت سے چھوٹا ضرور ہے۔ لیکن وہ بیک وقت راڈ جیسے دس بدمعاشوں سے نپٹنے کی اہلیت رکھتا ہے۔"

"مگر پھر بھی لونگ اسٹون چوبیس گھنٹے تو پہرہ نہیں دے سکتا۔ وہ سوئے گا بھی دوسری ضروریات کے لیے اسے باہر جانا ہو گا۔"

"مسٹر برٹن! خواہ مخواہ اپنے دماغ میں کھچڑی پکا رہے ہو۔ اطمینان رکھو اور ہر قسم کے خلفشار کو ذہن سے نکال دو۔" آخر تنگ آ کر نارمن نے کہا۔

"مسٹر لنکولسٹ مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔ یہ تمام باتیں میں صرف اپنی تسلی کے لئے پوچھ رہا ہوں۔ اب ایک اور مسئلہ میرے ذہن میں کلبلا رہا ہے وہ یہ ہے کہ نیویارک میں ہم ٹھہریں گے کہاں۔ مالبرو ہوٹل میں میرے مخصوص کردہ کمرہ پر تو ڈک قبضہ کر چکا ہو گا"

"ہاں یہ سوال نہایت معقول ہے۔ اور میں اس کا حل سوچ چکا ہوں۔"

"یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ڈک مقررہ وقت کی بجائے کل ہی کسی وقت رقم وصول کرنے کے لئے بنکنگ کارپوریشن کے دفتر پہنچ جائے اور ہم ہاتھ ملتے ہی رہ جائیں گے۔"

"نہیں۔ ڈک یہ حماقت ہرگز نہیں کرے گا۔ اس طرح کا رپورٹین والے مقررہ تاریخ اور وقت سے پہلے اس کی آمد کی بابت سوالات کریں گے اور عین ممکن ہے کہ انہیں شبہ ہو جائے گا۔۔۔۔ ڈک اس قسم کا خطرہ ہرگز نہیں لے گا۔ اور اب تم ہر قسم کے اوہام اور خدشات کو ذہن سے جھٹک کر کچھ دیر آرام کر لو۔ آئندہ چوبیس گھنٹے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوں گے جس کے لئے تمہیں تازہ دم ہونا چاہیئے۔"

اس کے بعد نارمن نے آنکھیں بند کر لیں اور چند منٹ کے بعد وہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے ہوئے سو گیا۔ جو تے پہلے ہی نیند کی آغوش میں تھی۔ برٹن کافی دیر تک سوچ سوچ کر پریشان ہوتا رہا یہاں تک کہ اس کی آنکھ بھی لگ گئی۔

بدھ کو علی الصبح ان کا جہاز نیو یارک کے ہوائی اڈے پر آہستگی سے اتر گیا یہ ستمبر کی ایک نہایت خوشگوار صبح تھی۔ آسمان صاف تھا۔ اور ہلکی ہلکی سہانی ہوا چل رہی تھی۔

ہوائی اڈے پر چیکنگ وغیرہ سے جلد ہی فارغ ہونے کے بعد وہ ایک بڑی امریکی ٹیکسی میں شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

"کہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے!" جیمز برٹن نے نارمن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ میں نے لندن سے روانہ ہونے سے پہلے ہی بذریعہ ٹیلیفون ایک ہوٹل میں قیام کا بندوبست کر لیا تھا۔ میں نے ایک ایسے ہوٹل کا انتخاب کیا ہے جو پرسکون اور الگ تھلگ واقع ہے؟"

تھوڑی ہی دیر کے بعد ٹیکسی ایک بلند و بالا عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی

عمارت کی پیشانی پر "میسن ہوٹل" کے نام کا ایک بڑا سائن بورڈ آویزاں تھا۔ نارمن کنکولسٹ جب بھی نیویارک آتا تھا۔ اسی ہوٹل میں قیام کرتا تھا۔ اسی لئے ہوٹل کے مالکان اور دوسرے لوگ نارمن سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔

گو ہوٹل کی عمارت پرانے طرز تعمیر کا نمونہ تھی۔ لیکن کمرے ہوادار اور آرام دہ تھے۔ فرنیچر بہت عمدہ اور خوبصورت تھا۔

جب سب کے سب جی بھر کے ناشتہ کر چکے تو نارمن بولا۔

"میرا مشورہ یہ ہے کہ تم لوگ کچھ دیر سو لو۔"

جیمز برٹن اور میگڈا دونوں بہت زیادہ کسلمندی اور تھکاوٹ محسوس کرتے تھے اس لئے نارمن کے کہنے پر اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے اور جاتے ہی سو گئے۔

"ہاں جی خدائی فوجدار صاحب" جوئے برٹن اور میگڈا کے جانے کے بعد معنی خیز انداز میں نارمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگی۔ "اب تم بتاؤ کہ سب کو سلا کر تمہارا کیا کرنے کا ارادہ ہے؟"

"میں ذرا یوں ہی شہر کا ایک چکر لگاؤں گا۔" نارمن نے مسکرا کر جواب دیا۔

جوئے اس کی مسکراہٹ کا مطلب بہت اچھی طرح سمجھتی تھی۔ اس لئے تیکھا لہجہ اختیار کرتے ہوئے بولی۔

"تم اور یوں ہی فضول چکر لگاؤ گے۔ نارمن ڈیرسٹ بھول لو کہ تم اس وقت نیویارک میں ہو۔ لندن میں نہیں ہو۔ ریکو، اسٹیل اور ریمر جیسے خوفناک قاتل اسی شہر میں موجود ہیں اور وہ یہاں کے باشندے ہیں۔ پتہ نہیں اور کتنے ان کے ساتھی یہاں موجود ہوں گے۔"

"تو انہیں کیا پتہ کہ میں ان کے پیچھے یہاں آیا ہوں اور ظاہر ہے کہ میں خود تو جا کر انہیں بتانے سے رہا..... اس لئے میری جان تم آرام سے چین کی نیند سو جاؤ اور کسی قسم کی فکر نہ کرو۔ چونکہ تمہیں میرے ساتھ مل کر کافی کام کرنا ہوگا۔ اس لئے تمہارا تازہ دم ہونا اور بھی ضروری ہے۔ لہٰذا جاؤ اور جا کر سو رہو۔

"چلو ٹھیک ہے لیکن محتاط رہنا۔" اتنا کہہ کر جوئے چلی گئی اور نارمن سٹنگ روم میں تنہا رہ گیا۔

نارمن نے اپنا اٹیچی کیس کھولا۔ اور اس میں سے وہ مختصر سا بیگ نکالا جس میں اس کا میک اپ کا سامان تھا۔ تھوڑی سی محنت چہرے پر کی۔ بالوں کو بھورا رنگ کر لیا اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک لگانے کے بعد اس کا حلیہ اس قدر بدل گیا۔ کہ اس بیوی جوئے بھی یقینی طور پر دھوکا کھا جاتی۔ حلیہ بدلنے کے بعد وہ اپنی اصل عمر سے دس برس زیادہ عمر کا نظر آ رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے ایک ایسا کوٹ پہن لیا۔ جس کے کندھے ڈھلکے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ سے اس کا قد بھی اپنے اصل قد سے کسی قدر چھوٹا محسوس ہو رہا تھا۔

اسی حلیہ میں وہ اتر کر نیچے ہال میں آیا۔ اسے کوئی اندیشہ نہیں تھا۔ کہ اگر ہوٹل کی مالکہ مسز وان ہنگ نے دیکھ لیا تو کیا کہے گی اس نے اسے پہلے ہی بتا رکھا تھا کہ اس کا تعلق برطانیہ کی خفیہ پولیس سے ہے۔ وہ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ اس ہوٹل میں قیام کر چکا تھا۔ اور اسی طرح حلیہ بدل کر ہوٹل سے جاتے آتے مسز وان ہنگ اسے دیکھ چکی تھی۔ لیکن ابھی چونکہ پوری طرح سویرا بھی نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ہال سنسان پڑا ہوا تھا۔

سڑکوں پر ٹریفک برائے نام تھی۔ نارمن پیدل ہی چل پڑا۔ براڈوے سے ہوتا ہوا وہ ٹائمز سکوئر تک پہنچ گیا۔ مالبرو ہوٹل اسی علاقے میں واقع تھا۔ ہوٹل کی فلک بوس عمارت دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔

صدر دروازے سے داخل ہوتے ہی تھوڑے فاصلے پر ڈیسک کلرک اونگھ رہا تھا۔ نارمن قریب پہنچا تو سوالیہ انداز میں گھورنے لگا۔

"نہیں بھئی مجھے کمرہ نہیں چاہیے۔ میں اپنے ایک دوست جیمز بریٹن کی بابت معلوم کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اور آج رات ہی کسی وقت انگلینڈ سے آیا تھا۔"

"جی ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ لیکن وہ یہاں نہیں ٹھہرے۔ آئے ضرور تھے لیکن چلے گئے۔"

"چلے گئے؟... کیا مطلب؟" نارمن کو ڈیسک کلرک کا جواب سن کر بہت مایوسی ہوئی تھی لیکن اس نے اس کا اظہار اپنے چہرے سے نہیں ہونے دیا۔

"جی جناب! دو آدمی آئے تھے وہی انہیں یہاں سے لے گئے ہیں... کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے؟" ڈیسک کلرک نے جھجکتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں بھئی میں تو اس کا دوست ہوں۔ مگر تم نے یہ عجیب سوال کیوں کیا؟"

"اس لئے جناب کہ جو دو شخص مسٹر بریٹن کو لینے کے لئے کار میں آئے تھے وہ کوئی بھلے مانس دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ یہ ہوٹل شریف آدمیوں کے لئے ہے اور یہاں اس قسم کے لوگ نہیں آتے جیسے کہ وہ تھے۔"

"کیا انہوں نے بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں؟"

"نہیں جناب۔" ڈیک کلرک نے مختصر جواب دیا۔
"تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ کہاں گئے ہوں گے؟"
"کوئی پتہ نہیں۔ انہوں نے سامان گاڑی میں رکھا اور روانہ ہو گئے۔"
"شکریہ۔" نارمن نے کہا۔ اور ہوٹل سے باہر آ گیا۔ گو اس نے اپنے چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا مگر اسے اس وقت سخت مایوسی ہوئی تھی۔ حالات نے کچھ ایسا موڑ اختیار کیا تھا۔ جس کے متعلق نارمن نے سوچا بھی نہیں تھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ رچرڈ برٹن کے امریکی ساتھیوں نے اس پر اعتماد نہیں کیا تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ رچرڈ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو۔ اسی لئے وہ اسے کہیں ایسی جگہ لے گئے ہوں گے۔ جہاں ہر لمحہ اس پر نظر رکھی جا سکے۔

نارمن کے دماغ میں یہ سوال کانٹے کی طرح چبھ رہا تھا۔ کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے۔ بنک کے پانچ لاکھ پونڈ کی طرف سے تو اسے کوئی پریشانی نہیں تھی وہ کسی بھی وقت یونائیٹڈ بنکنگ کارپوریشن کے دفتر جا کر انہیں حقائق سے آگاہ کر سکتا تھا۔ لیکن یہ طریقہ کار جیمز برٹن کے لئے سخت خطرناک تھا۔ اس طرح اس کی عزت، شہرت، ساکھ اور نیکنامی ختم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی ملازمت کو بھی سخت خطرہ تھا۔

نارمن ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو معمولی سی ناکامی سے بد دل ہو کر مایوس ہو جایا کرتے ہیں۔ وہ ہر قیمت پر رچرڈ برٹن کو تلاش کر لینا چاہتا تھا۔ لیکن اس وقت کوئی ترکیب اس کے ذہن میں نہیں آ رہی تھی۔ اگر رچرڈ برٹن اور اس کے امریکی ساتھیوں نے ٹیکسی استعمال کی ہوتی تب بھی کچھ ہاتھ پیر مارے جا سکتے تھے لیکن وہ

تو پرائیوٹ کار میں گئے تھے۔

اچانک نارمن کے دماغ میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا۔ وہ دروازے پر کھڑے ہوئے دربان کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ایک گھنٹہ پہلے تم ہی ڈیوٹی پر تھے؟" نارمن نے دربان سے سوال کیا۔

"ہاں میں ہی تھا۔ مگر تم سے مطلب؟" دربان نے ترشروئی سے تیکھے انداز میں جواب دیا۔

"بات دراصل یہ ہے کہ میرا ایک دوست اس ہوٹل میں ٹھہرا تھا اور اسی نے مجھے یہاں آکر ملنے کو کہا تھا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک گھنٹہ پہلے یہاں سے چلا گیا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ جرائم پیشہ لوگوں کے ہتھے نہ چڑھ گیا ہو۔ میں اسی کے متعلق معلوم کرنا چاہتا ہوں۔" اتنا کہہ کر نارمن نے جیب سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا تمہارا دوست دراز قد کا نوجوان انگریز تھا۔ جس نے آسمانی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا؟" پانچ ڈالر کا نوٹ دیکھ کر دربان کا رویہ یکسر بدل گیا تھا۔

"ہاں بالکل وہی تھا۔ اس کے ساتھ دو امریکی بھی تھے۔ اور وہ ایک پرائیوٹ کار میں روانہ ہوئے تھے۔ کیا اس کار یا ان آدمیوں کے متعلق تم کچھ بتا سکتے ہو؟"

"وہ دونوں آدمی کوئی شریف آدمی نظر نہیں آتے تھے۔ رہا سوال کار کا تو وہ گذشتہ سال کے ماڈل کی شیورلیٹ تھی۔ رنگ ہلکا زرد تھا۔ یہ مجھے اس لئے یاد رہا کہ میری اپنی کار بھی اسی ماڈل اور اسی رنگ کی ہے۔ اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں نے کوئی خاص خیال نہیں کیا تھا۔ کیونکہ جاتی دفعہ انہوں نے مجھے ٹپ نہیں دیا تھا۔"

"کار کا نمبر یاد ہے؟" نارمن نے امید و بیم کی حالت میں سوال کیا۔

"نہیں۔" دربان نے مختصر جواب دیا۔

"کیا ان کے مابین کوئی گفتگو ہوئی تھی۔ اگر کوئی تھی۔ تو اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کہاں گئے ہوں گے؟"

"نہیں۔ میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔" دربان نے افسوس ظاہر کرنے کے انداز میں جواب دیا۔

نارمن ہوٹل سے نکل آیا۔ اسے کوئی اطمینان بخش معلومات حاصل نہیں ہو سکی تھیں سوائے اس کے کہ رچرڈ برٹن، ریکو اور اسٹیل کو لے جانے والی کار گزشتہ سال کے ماڈل کی شیورلیٹ تھی۔ جس کا رنگ ہلکا زرد تھا۔

شور مچاتی ہوئی ٹرین بریکوں کی تیز چرچراہٹ کے ساتھ اسٹیشن میں جا کھڑی ہوئی۔ نارمن تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا اسٹیشن سے باہر نکلا اور بروک لین کا رخ کر لیا۔ اس کے ہاتھ میں نیو یارک شہر کی سڑکوں اور گلیوں کی پاکٹ سائز گائڈ بک تھی۔ مگر نارمن حیران تھا۔ کہ اس میں بروک لین کا علاقہ شامل نہیں تھا۔ چنانچہ قریبی بک اسٹال سے اس نے بروک لین کے علاقہ کی گائڈ بک خریدی جو اسی بناوٹ اور اسی سائز کی تھی۔

الیٹ روڈ کے علاقے سے ہوتا ہوا وہ ہنٹر ایونیو کی طرف جا نکلا۔ یہ ایک کافی فراخ سڑک تھی۔ جس کے دونوں جانب قدیم وضع کے مکانات تھے۔ جن میں سے بہت سے مرمت طلب اور بوسیدہ تھے۔ گلیوں میں میلے کچیلے بچے کھیلتے پھر رہے تھے۔

نارمن کو رچرڈ برٹن کا سراغ ملنے کی کوئی خاص توقع نہیں تھی۔ ممکن ہے اس کی تمام محنت اور تگ و دو اکارت ہی چلی جائے لیکن اس کے باوجود وہ اسٹیل کی رہائش گاہ کو چیک کرنا چاہتا تھا۔

جلد ہی وہ اس مکان تک پہنچ گیا، جس کی تلاش میں کتنی ہی دیر سے مارا مارا پھر رہا

تھا۔ یہ ایک پانچ منزلہ عمارت تھی۔ اوپر جانے کے لئے لفٹ کی بجائے گرد آلود اور تنگ و تاریک زینہ تھا۔ صدر دروازہ چونکہ چوپٹ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے نارمن بے باکانہ انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ دائیں طرف ایک تختی پر گھنٹیوں کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ ایک بیل پش کے نیچے اسٹیل کا نام بھی موجود تھا۔ لیکن نارمن گھنٹی بجانے کی بجائے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے نارمن کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ گو اس وقت اس نے ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا۔ مگر اسٹیل بھی پرانا گھاگ تھا۔ اگر پہچان لیا تو سارا معاملہ چوپٹ ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اور یہ خطرہ نارمن کسی قیمت پر لینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ لیکن رسک لئے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ عجیب تذبذب کے عالم میں وہ برابر سیڑھیاں چڑھتا چلا جا رہا تھا۔

آخر کار اس کی بے خوف اور نڈر فطرت نے جرات مندانہ فیصلہ کر لیا۔ دوسری منزل کی تنگ راہداری میں دونوں طرف نظر ڈالتے ہوئے دوسرے ہی منٹ وہ فلیٹ نمبر ۳/ B کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ موٹھ گھمانے پر معلوم ہوا کہ دروازہ مقفل تھا۔ وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ اسٹیل ریگا اور رچرڈ بمرٹن کے ساتھ شیورلیٹ میں روانہ ہوا تھا۔ اور دوسرے کسی کی موجودگی کا سوال ہی نہیں تھا۔ اس لئے فلیٹ خالی ہی ہو سکتا تھا۔

نارمن نے جیب سے عجیب غریب چابیوں کا گچھا نکالا اور مناسب چابیوں کا انتخاب کر کے قفل کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ تین منٹ بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ قفل کھل گیا۔ نارمن نے دروازے کو دھکیلا۔ ابھی دروازہ پوری طرح کھلا بھی نہیں تھا۔ کہ اچانک زینے میں اوپر سے کسی کے اترنے کی آہٹ سنائی دی۔ نارمن نے گھبرا کر دروازہ بند کر دیا اور پھر جلدی جلدی دروازہ کھٹکانا شروع کر دیا۔

چند سیکنڈ بعد ہی ایک ادھیڑ عمر عورت راہداری میں داخل ہوئی اور نارمن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

مسٹر اسٹیل گھر پر نہیں ہیں اس لئے دستک کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔"

"شکریہ۔" اتنا کہہ کر نارمن تیزی سے زینے کی طرف بڑھ گیا اور وہ عورت فلیٹ نمبر ا۔B میں داخل ہو گئی جو راہداری کے آخری سرے پر تھا۔

نارمن نے عورت کو فلیٹ نمبر ا۔B میں داخل ہو کر دروازہ بند کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ چنانچہ وہ دبے پاؤں دوبارہ راہداری میں جاتا ہوا اسٹیل کے فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ چاروں طرف ایک سرسری نگاہ ڈالنے پر اس نے دیکھا کہ فلیٹ بڑی گندی حالت میں تھا۔ کھڑکیوں پر میلے چیکٹ پردے پڑے ہوئے تھے اور فرنیچر گرد آلود تھا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کا پیر دہکتے انگاروں پر پڑ گیا ہو۔ اسٹیل بیجان لاش کی صورت میں فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اور اس کا چہرہ خون میں لت پت تھا۔

۱۰

جلد ہی نارمن کو حالات کی سنگینی کا احساس ہو گیا۔ اب عافیت اسی میں تھی کہ وہ اس فلیٹ بلکہ اس عمارت کو ہی چھوڑ کر فوراً نو دو گیارہ ہو جائے۔ دوسری صورت میں وہ نیویارک پولیس کی سخت گیری سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن تھا

کہ کمرہ کے دوسرے آدمی پہنچ جائیں اور اسے بھی اسی فلیٹ میں موت کی نیند سلا دیں۔ اگر اس پر قتل کا الزام نہ بھی لگایا گیا تو بھی پولیس بطور ایک گواہ کے اسے روک سکتی تھی۔ اور نارمن یہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔

حالات کی نزاکت نے اس کے ہاتھ پاؤں پھلا دیئے۔ وہ فوری طور پر نکل جانا چاہتا تھا۔ مگر اپنی انگلیوں کے نشانات بھی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے تمام نشانات مٹانے کے لئے جیب سے رومال نکال لیا۔ دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس نے ایک آخری نگاہ اسٹیل پر ڈالی اور اس کے قدم وہیں جم کر رہ گئے۔ اسٹیل کی چھاتی کی نامعلوم حرکت سے ظاہر تھا۔ کہ وہ ابھی زندہ تھا۔ نارمن کا پہلا نظریہ غلط تھا وہ اس کے پہلو میں بیٹھ کر غور سے اسٹیل کو دیکھنے لگا۔ اسٹیل قدرتی انداز میں سانس لے رہا تھا۔ اس کے جسم پر کسی زخم کا نشان نہیں تھا۔ نہ اسے گولی ماری گئی تھی۔ اور نہ چاقو بلکہ اسے بیدردی سے مارا پیٹا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے منہ سے خون ابل رہا تھا۔ غالباً آہنی پنجہ پہن کر اس کے چہرے پر ضربیں لگائی گئی تھیں۔ اسی وجہ سے چہرے پر زخموں سے خون رس رہا تھا اور بایاں کان سوج کر دوگنا ہو گیا تھا۔ مجموعی طور پر اسٹیل کی حالت بہت خراب تھی۔

نارمن حیران تھا۔ کہ اسٹیل کی مرمت کرنے والا کون ہو سکتا تھا۔ نارمن خود بھی اسٹیل کا ادھار چکانا چاہتا تھا۔ مگر یہ کام کوئی اور ہی کر گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ ہوٹل سے شیورلیٹ میں روانہ ہونے والوں میں اسٹیل شامل نہیں تھا۔ مگر دربان نے جن دو آدمیوں کا حلیہ بتایا تھا۔ وہ ریکو اور اسٹیل کا ہی ہو سکتا تھا۔ ممکن ہے کہ رچرڈ برٹن کو لے جانے والے دو آدمی ریکو اور اسٹیل کی بجائے کوئی اور ہی ہوں۔ لیکن سوال پھر

وہی پیدا ہوتا تھا۔ کہ اسٹیل کو کس نے مار پیٹا تھا۔

اسٹیل بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ نارمن کو خیال آیا۔ کہ کیوں نہ فلیٹ کو ہی ایک نظر دیکھ لے۔ ممکن ہے کوئی کام کی چیز ہاتھ لگ جائے۔ ابھی وہ رہائشی کمرے میں داخل ہوا ہی تھا۔ کہ باہر دروازے کی طرف سے ہلکی سی آہٹ سنائی دی۔ اس کے بعد قفل میں چابی گھومنے کی آواز آئی۔ نارمن کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک تیز سرد لہر دوڑ گئی۔ مگر اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھر کر وہ تیزی سے کمرہ خواب میں داخل ہو گیا اور دروازہ اس طرح بھیڑ لیا کہ ایک چھوٹی سی دراز رہنے دی۔

نارمن نے دیکھا کہ ایک لحیم شحیم جسم دروازے سے اندر داخل ہوا۔ ایک ہی نظر میں نارمن نے اسے پہچان لیا۔ وہ مشہور و معروف بدمعاش رمبر کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ گو نارمن کو پکڑے جانے کا خطرہ تو تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کا دماغ بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ ہر قسم کے خوف و خطرے کو اس نے اپنے ذہن سے جھٹک دیا تھا۔ اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح تیار تھا۔

اسے خیال آیا کہ اس نے جوئے سے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اپنے آپ کو کسی بھی خطرے میں نہیں ڈالے گا۔ مگر اسے یاد نہیں تھا۔ کہ اس نے اس قسم کے کسی بھی وعدے کا کبھی پاس کیا ہو۔ اور اب نہ چاہتے ہوئے بھی وہ سخت خطرے میں گھر گیا تھا۔

لحیم شحیم شخص جو فلیٹ میں داخل ہوا تھا۔ نہایت قیمتی اور بہترین تراش کا سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ پھولا ہوا چوڑا چہرہ مضبوط جبڑے اور آنکھیں چھوٹی مگر چمکدار تھیں۔ ڈاڑھی مونچھیں صاف اور اس کے سیاہ رنگ کے جوتے شیشے کی طرح چمک رہے تھے۔ اسے گمان بھی نہیں تھا۔ کہ فلیٹ میں بے سدھ پڑے ہوئے اسٹیل اور خود

اس کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔ وہ خاموشی سے بڑے باوقار انداز میں کھڑا ہوا اسٹیل کو گھور رہا تھا۔ اس کی نظروں میں نفرت و حقارت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رقصاں تھی۔ چند سیکنڈ بعد وہ اسی باوقار طریقے سے آہستہ آہستہ چل کر باورچی خانہ میں گیا۔ نارمن نے پانی کے نل کی سرسراہٹ سنی اور دوسرے ہی منٹ اس نے ریمر کو پانی سے بھرا ہوا ایک بڑا مگ اٹھا کر اسٹیل کی طرف آتے ہوئے دیکھا

چہرے پر جب اچانک ٹھنڈا پانی پڑا تو اسٹیل کے بے حس و حرکت جسم میں زندگی کے آثار پیدا ہوئے۔ چند سیکنڈ کسمسانے کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پہلے آنکھیں ملتا رہا۔ پھر سامنے ریمر کو کھڑا دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھرے۔

"آپ؟ ...... مگر باس مجھے تعجب ہے کہ مجھے آپ ہی کے آدمیوں نے مارا ہے اگر کسی دشمن کے ہاتھوں مار کھائی ہوتی تو افسوس نہ ہوتا لیکن۔

"انہوں نے میرے ہی حکم پر عمل کیا ہے اور انہیں میں نے ہی بھیجا تھا۔"

"لیکن کیوں... میرا گناہ؟" اسٹیل احتجاج کرتے ہوئے بولا۔

"جاؤ پہلے منہ دھولو۔" ریمر نے باورچی خانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مگر باس مجھے بتا تو دو کہ میں نے ایسا کونسا گناہ کیا ہے۔ جس کی مجھے اتنی سخت سزا دی گئی ہے؟"

"جاؤ پہلے منہ دھو کر آؤ۔" ریمر نے اس مرتبہ ذرا تلخی سے حکم دینے کے انداز میں کہا۔

اسٹیل اس مرتبہ بے چون و چرا اٹھ کر باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد نارمن نے دروازے کی درز سے دیکھا کہ رمیر نے سنہری سگرٹ کیس سے ایک سگرٹ نکال کر جلائی اسی وقت باورچی خانہ سے پانی گرنے کی آواز آئی اور دو کرہی منٹ اسٹیل واپس آتا ہوا نظر پڑا۔ اب وہ کسی حد تک انسان نظر آرہا تھا۔ چہرہ دھلنے کے بعد زخم بھی معمولی نظر آ رہے تھے۔

"ہاں اب ٹھیک ہے۔" رمیر کسی قدر نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے بولا۔ "اب میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ تم نے کیا گناہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے تمہاری گوشمالی کی گئی ہے جہاز سے اتر کر تم تو ادھر اپنے گھر آ گئے اگر لیبی کیا ڈھانے کو تم اپنا گھر کہتے ہو۔ اور ریکو رچرڈ برٹن کو لے کر البرو ہوٹل چلا گیا۔ اس نے رچرڈ کو تو ہوٹل میں ہی چھوڑا اور مجھے رپورٹ دینے پہنچ گیا۔ اسی کی رپورٹ پر میں نے تمہاری مرمت کے لئے آدمی بھیجے تھے۔

"وہ سور کا بچہ۔ کتیا کا پلا۔ میں اسے..."

"ٹھہرو۔" رمیر پر رعب انداز میں اسٹیل کی بات کاٹ کر بولا۔ پھر کہنے لگا۔ "میں نے تم دونوں کو رچرڈ برٹن سے دو ہزار پونڈ کی رقم وصول کرنے کے لئے لندن بھیجا تھا۔"

"جی ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ راڈ پہلے ہی لندن میں موجود تھا۔ وہ بھی ہمارے ساتھ مل گیا تھا۔ ہمارے سخت رویہ سے مجبور ہو کر رچرڈ نے اپنے بھائی سے رقم مانگی تھی۔ مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔ اور ساتھ برازیل کی کسی بڑی فرم کو قرضہ جاری کرنے کی بات معلوم ہوئی تھی۔ ریکو نے فون پر تمام واقعات آپ کو بتائے تو آپ نے ایک نیا پروگرام بنا ڈالا۔ اور ہمیں ہدایات دیں کہ اس سلسلے میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔"

" ہاں! بات بالکل یہی تھی۔ لیکن تم نے حماقتوں پر حماقتیں کیں۔ ان انگریز بیسٹرز کو ٹانگ اڑانے کا موقع دیا کیونکہ تمہاری حماقت سے جیمز بریٹن کو اسے فون کرنے کی مہلت مل گئی تھی۔ اس کے بعد ریکو اور رالف جیمز بریٹن کو لے کر چلے گئے تھے اور تمہیں نگرانی کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔ تاکہ اگر وہ انگریز جس کا نام نارمن کنکوئسٹ لیا جا رہا ہے۔ تم نے تو اس کا کام تمام کر دو مگر تمہاری نا اہلی کی وجہ سے وہ صاف بچ گیا۔ جو کچھ بھی ہے۔ یہ بہرحال حقیقت ہے کہ وہ بہت چالاک اور ہوشیار ہے۔ تلاشی لے کر تمہاری چابیاں نکالیں اور ہوٹل میں تمہارے کمرے میں پہنچ گیا۔ پھر اس نے ریکو سے بات کرتے ہوئے تمہارے لب و لہجے کی نقل اتاری اور اسے معلوم ہو گیا کہ جیمز بریٹن کو کہاں لے جایا گیا ہے.... اب بتاؤ کہ کیا تم کسی ذمہ داری کے کام کے اہل ہو؟ .... یہی وجہ تھی کہ تمہیں کچھ سزا کی ضرورت تھی۔ ممکن ہے انہوں نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سختی کی ہو۔ مگر مجھے یقین ہے، کہ آئندہ تم اپنی ذمہ داریوں کا پوری طرح احساس کرو گے۔ اور ایسی کوئی حماقت تم سے سرزد نہیں ہوگی۔ .... تمہارے زخموں سے دوبارہ خون رس رہا ہے۔ جاؤ ایک مرتبہ پھر اپنا منہ ٹھنڈے پانی سے دھولو۔ اور پھر آ کر نئی ہدایات سنو۔"

اسٹیل سر جھکائے ہوئے بوجھل بوجھل قدم اٹھاتا ہوا باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔ رمبر کا آخری فقرہ سن کر نارمن دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ بروک لین کا اس کا سفر آخر کار فضول ثابت نہیں ہوگا۔ اب ایک مرتبہ پھر قسمت اس کا ساتھ دینے پر آمادہ نظر آ رہی تھی۔ وہ اسٹیل کو دی جانے والی ہدایات کا بڑی بے تابی سے منتظر تھا۔

اسٹیل باورچی خانے سے واپس آیا تو ایک مرتبہ پھر اس کا چہرہ بالکل صاف نظر آ رہا تھا۔ لیکن وہ کچھ بجھا بجھا سا ہی تھا۔

"باس مجھے زخموں پر اسٹکنگ پلاسٹر لگانا پڑے گا۔ اور لباس بھی تبدیل کرنا پڑے گا۔ کیونکہ آپ نے پانی سے بھرا ہوا مگ انڈیل کر میرے تمام کپڑے بھگو دیئے ہیں"

"اچھا تو جاؤ۔ جو کچھ کرنا ہے جلدی سے کرلو" ریمر نے رکھائی سے کہا۔

نارمن غافل نہیں تھا۔ وہ سب کچھ سن رہا تھا۔ اور جانتا تھا۔ کہ کپڑے بدلنے کے لئے اسٹیل کمرہ خواب میں ہی آئے گا۔ اس لئے وہ تیزی سے پلنگ کے نیچے کھسک گیا کیونکہ چھپنے کے لئے اور کوئی جگہ اس کمرے میں نہیں تھی۔ وہ اس وقت ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ نارمن کو اس بات کا اندیشہ تو کم ہی تھا۔ کہ اسٹیل اسے دیکھ لے گا۔ کیونکہ اسٹیل تیزی سے اپنے چہرے پر پلاسٹر کے ٹکڑے چپکانے میں مصروف تھا۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ بھاری بھرکم ریمر دروازے کے عین سامنے آکھڑا ہوا ہے اور دروازہ چوپٹ کھلا ہوا ہے تو اسے خطرے کا احساس ہوا۔ اس لئے کہ ریمر جس جگہ کھڑا ہوا تھا وہاں سے کسی بھی وقت اس کی نگاہ نارمن پر پڑ سکتی تھی۔ اب نارمن کسی بھی لمحہ بم پھٹنے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ بے حس و حرکت پلنگ کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ اس کی خوش قسمتی تھی۔ کہ پلنگ پر بچھی ہوئی چادر کسی قدر نیچے تک لٹکی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ محفوظ قطعاً نہیں تھا۔ کیونکہ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ وہ جب وقت اپنے ہوٹل سے روانہ ہوا تھا۔ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ کہ اس قسم کے خطرناک حالات سے واسطہ پڑ جائے گا۔ نیو یارک میں وارد ہونے کے دو گھنٹے کے اندر ہی وہ سخت خطرات میں گھر چکا تھا۔

"باس! آپ کھڑے ہو کر کیوں اس طرح میری نگرانی کر رہے ہیں۔ کیا مجھے اپنی خوابگاہ میں تنہائی میں کپڑے بدلنے کا بھی حق نہیں ہے؟ اسٹیل نے نرم لہجہ میں احتجاج

کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو صرف اس لئے یہاں کھڑا ہوا ہوں کہ تم فضول وقت ضائع نہ کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم فوراً ریکو کے پاس پہنچ کر اس کے ساتھ مل کر رچرڈ برٹن کی بڑی احتیاط سے نگرانی کرو۔ مجھے اس شخص پر قطعی کوئی اعتبار نہیں ہے۔ تمہیں چاہئے کہ کل صبح دس بجے تک ایک سیکنڈ کے لئے بھی اسے نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔"

"مگر باس وہ پوری طرح ہمارے ساتھ ملا ہوا ہے۔" اسٹیل نے ریمر کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود مجھے اس پر اعتماد نہیں ہے۔ میں نے ریو جانے والے ہوائی جہاز پر نشستیں مخصوص کرالی ہیں۔ میں اور ریکو رچرڈ برٹن کو ریو لے جائیں گے۔ اور وہاں سے ہم کہیں بھی جا سکتے ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ آپ لوگ مجھے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے؟" اسٹیل نے پتلون کی زپ کھینچتے ہوئے تشویشناک لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ پھر بولا۔ "لیکن مجھے میرا حصہ کیونکر ملے گا؟"

"وہ تمہیں بعد میں مل جائے گا۔" ریمر نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"لیکن باس ہم اس عظیم رقم کی تقسیم نیو یارک میں ہی کیوں نہ کرلیں؟"

"تم اول درجے کے احمق ہو۔ میں تو اب سوچنے لگا ہوں کہ اس پروگرام کی تکمیل کے بعد تمہیں ہمیشہ کے لئے چھٹی دیدوں۔ تم اتنی معمولی سی بات بھی نہیں سوچ سکتے کہ بنکنگ کارپوریشن والوں میں سے ایک دو آدمی ہوائی اڈے پر رچرڈ کو الوداع کہنے کے لئے ضرور آئیں گے۔ اس کے علاوہ ریو پہنچنے پر بھی برازیلی فرم کا کوئی نہ کوئی نمائندہ

اس کے استقبال کے لئے موجود ہوگا۔ لیکن وہاں کے لئے میں نے بندوبست کر لیا ہے مجھے تو اس رچرڈ کے بچے پر بھی اعتماد نہیں ہے۔"

"لیکن باس وہ تو رقم حاصل کرنے کے لئے ہم سے بھی زیادہ بیتاب ہے اس لئے وہ بھاگ کر بھلا کہاں جائے گا اور کیوں بھاگے؟" اسٹیل نے بحث جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"رقم کی تو اسے ہم سے واقعی زیادہ ضرورت ہے لیکن یہ نہ ہو کہ تمام رقم لے کر وہ رفوچکر ہو جائے اور ہم منہ ہی دیکھتے رہ جائیں۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ہمیں اس کی سخت نگرانی کرنی ہوگی۔ اس مرتبہ اس قدر عظیم رقم کا معاملہ ہے کہ مجھے اپنے قریبی اور طاقتور ساتھیوں پر بھی اعتماد نہیں ہے۔ ممکن ہے۔ انہی کی نیت خراب ہو جائے اسی لئے نگرانی کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تم اپنا فرض پوری ذمہ داری سے ادا کرو گے۔ تمہیں شاید علم نہ ہو کہ رچرڈ ڈبرٹن اب مالبرو ہوٹل میں نہیں ہے۔ اسے میرے ہی کہنے پر مالبرو ہوٹل سے بھی زیادہ محفوظ جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے وہاں تم اور ریکو دونوں اس کی نگرانی کرو گے۔"

"مالبرو ہوٹل سے کہیں اور منتقل کر دیا گیا ہے؟" اسٹیل نے حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اسے کورٹ لینڈ پارک کے علاقے میں واقع میڈیسن ہاؤس میں رکھا گیا ہے آج کا دن اور آج کی رات اس کی سخت نگرانی کی ضرورت ہے وہ شخص ہمارے لئے بہت زیادہ قیمتی ہے۔ اس کا نکل جانا پانچ لاکھ پونڈ ہاتھ سے نکل جانے کے مترادف ہوگا۔ اب بھی میرا مطلب سمجھے ہو یا نہیں؟" رہبر نے متاثر کن انداز میں پوچھا۔

"بہت اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔" اسٹیل نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس اپنی فورڈ کار موجود ہے۔ اب میری بات ذرا دھیان دے کر سنو
تم ویسٹ سائڈ ہائی وے پر جا کر چھیالیسویں سڑک پر مڑ جاؤ گے۔ اس سڑک پر تم ویسٹ
چیسٹر تک جاؤ گے اس سے آگے کورٹ لینڈ کا علاقہ ہے۔ آرڈ شینوں کے کارخانے کو پیچھے
چھوڑ کر ریور پارک وے کے علاقے میں پہنچ جاؤ گے۔ وہاں سے...
ریمر کئی منٹ تک بڑی تفصیل سے اسٹیل کو راستے کی تفاصیل سمجھاتا رہا اور نارمن
پلنگ کے نیچے چھپا ہوا تمام باتیں بڑے غور سے ذہن نشین کرتا رہا۔ قدرت خود بھی
اس کی مدد پر آمادہ تھی۔ وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ کہ اس کی کامیابی کا راستہ خود
بخود ہی صاف ہوتا جا رہا تھا۔
"ٹھیک ہے باس اب میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ ہر کام آپ
کی مرضی کے عین مطابق ہو گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اچھا اب میں اپنی ضرورت کی چند چیزیں بیگ میں رکھ
لوں۔ ۔ ۔ ۔ بیگ۔ بیگ۔" اسٹیل بیگ کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا۔
"اوہ اب یاد آیا وہ تو میرے پلنگ کے نیچے پڑا ہوا ہے۔" اس کے ساتھ ہی اسٹیل پلنگ
کے قریب آکر بیگ دیکھنے کے لئے جھکنا ہی چاہتا تھا۔ کہ اسی وقت ریمر نے جھنجھلا کر کہا۔
"بیگ کا کیا کرو گے۔ ایک رات کی تو صرف بات ہے۔"
نارمن کے لئے وہ لمحہ انتہائی ہیجان انگیز تھا۔ جس وقت اسٹیل بیگ کی تلاش میں
پلنگ کے نیچے بس جھانکنے ہی لگا تھا۔ ایک سیکنڈ کے لئے تو ایسا محسوس ہوا تھا۔ جیسے
خون اس کی رگوں میں منجمد ہو گیا ہو۔ مگر دوسرے ہی لمحہ وہ بدترین حالات کے مقابلہ
کے لئے تیار ہو چکا تھا۔
"لیکن باس مجھے کچھ چیزوں کی بہرحال ضرورت پڑے گی۔" اسٹیل اتنا کہہ کر پلنگ

کے نیچے جھانکنے کے لئے دوبارہ جھکنے ہی والا تھا۔ کہ ریمر کی مرعوب کن آواز آئی۔

"لعنت بھیجو چیزوں کو اور فضول وقت ضائع نہ کرو۔ چلو چلو جلدی کرو۔"

اسٹیل پالتو کتے کی طرح ریمر کے پیچھے ہو لیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ بند ہونے کی آہٹ آئی تو نارمن نے خدا کا شکر ادا کیا اور پلنگ کے نیچے سے کھسک کر باہر نکلا۔ پھر دبے پاؤں رہائشی کمرے میں آیا اور دروازہ تھوڑا سا کھول کر سن گن لینے لگا۔ اسٹیل اور ریمر کے سیڑھیاں اترتے کی آواز آرہی تھی۔

نارمن نے فلیٹ کی تلاشی لی مگر کوئی قابل ذکر چیز نہیں ملی لہذا وہ اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔

۱۱

کافی دیر تک تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرنے کے بعد اسٹیل ہائی وے کو چھوڑ کر چھیالیسویں سڑک پر ہو گیا۔ وہ اس وقت کچھ دل برداشتہ نظر آرہا تھا۔ پاس کے روبہ اور باس کے آدمیوں سے مار کھانے پر اسے بہت مایوسی ہوئی تھی۔ اس کے دل میں ریمر کے لئے زبردست نفرت کا لاوا پک رہا تھا۔ نفرت کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ریو تک جانے کے پروگرام سے اسے اس طرح دور رکھا گیا تھا۔ جس طرح دودھ میں سے مکھی کو نکال پھینکا جاتا ہے۔ حالانکہ ریکو اور وہ اپنی جان پر کھیل کر اصل برٹن کی جگہ رچرڈ برٹن کو

نیو یارک لائے ہیں۔ لندن میں بھی تمام کام انہوں نے ہی سرانجام دیا تھا۔ اور جب کہ محنت کا پھل کھانے کا موقع آنے لگا ہے تو اسے دور رکھنے کا پروگرام بنا لیا گیا ہے۔

اسٹیل کا ذہن خالص باغیانہ انداز میں سوچ رہا تھا۔ ہنری ہڈسن کے علاقے سے گزر کر وہ کورٹ لینڈ پارک تک پہنچ چکا تھا۔ آگے ایک چوراہے سے مختلف سمتوں میں بہت سی چھوٹی بڑی سڑکیں نکل رہی تھیں۔ چوراہے پر پہنچ کر اسٹیل نے چند سیکنڈ کے لئے گاڑی روک کر رہنما بورڈ پر نظر ڈالی۔ ایک تنگ اور کچی سڑک جسے تیر کے نشان سے ظاہر کیا گیا تھا میڈلین ہاؤس کی طرف رہنمائی کر رہی تھی۔ یہ سڑک کچی اور غیر مستعمل نظر آ رہی تھی یہاں سے شہر کی حدود ختم ہو گئی تھیں اور آگے دیہاتی علاقہ تھا۔

چند میل اس کچی سڑک پر چلنے کے بعد دریا کا کنارہ آ گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ میل مزید چلنے کے بعد سڑک دریا کو چھوڑ کر اندرونی علاقے کی طرف مڑ گئی۔ اس کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر غیر ہموار سڑک کبھی دائیں اور کبھی بائیں سمت مڑ جاتی تھی دونوں طرف لمبی گھاس اور جھاڑیوں کا سلسلہ تا حد نظر پھیلا ہوا تھا۔ سڑک کی ناگفتہ بہ حالت کی وجہ سے فورڈ مدھم رفتار سے ہچکولے کھاتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔

اسٹیل کو سڑک سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی ٹیلے پر یکا و تنہا مکان نظر پڑا اس سڑک کے گرد و نواح میں انسانی آبادی کی یہ پہلی نشانی تھی۔ لیکن اسٹیل کی منزل ابھی آگے تھی۔ آخر کار مزید دو میل چلنے کے بعد گھنے درختوں کے درمیان اسے ایک عمارت نظر آئی اس سڑک پر یہ آخری آبادی تھی۔ اور یہاں پہنچ کر سڑک بھی ختم ہو گئی تھی۔ درختوں کے درمیان اب اسے اس یک منزلہ مکان کا چوبی گیٹ بھی نظر آنے لگا تھا۔ یہی مکان میڈلین ہاؤس کہلاتا ہے۔ مکان کے سامنے کچھ حصے کو صاف کر لیا گیا تھا۔ مگر مکان کا عقبی حصہ پوری

طرح درختوں میں چھپا ہوا تھا۔ کھڑکیوں اور دروازوں کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ طویل عرصے سے انہیں رنگ و روغن نہیں کیا گیا۔

مکان اور اس کے اردگرد پر ہول سکوت طاری تھا۔ اسٹیل اپنے باس ریمر سے نفرت کرنے کے باوجود اس کے انتخاب کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس مکان کے قریب ترین آبادی وہی مکان تھا۔ جو اسٹیل کو آتے ہوئے سڑک کے دائیں جانب پہاڑی ٹیلے پر نظر آیا تھا

گیٹ سے اندر داخل ہو کر اسٹیل نے اپنی فورڈ پہلے سے کمپاؤنڈ میں کھڑی شیور لیٹ کے قریب روک لی۔ شیورلیٹ غالباً ریکو کی تھی۔ جو اس نے رچرڈ برٹن کو لانے کے لئے استعمال کی ہو گی۔

جیسے ہی اسٹیل کی فورڈ رکی مکان کا صدر دروازہ کھلا اور ریکو نکل کر اسٹیل کے قریب آتا ہوا بولا۔

"اسٹیل! خدا کا شکر ہے کہ تم آ گئے۔ میں تو سخت گھبرا رہا تھا..... لیکن تمہیں کیا ہوا ہے کیا کوئی ایکسیڈنٹ کر بیٹھے ہو؟" ریکو نے اسٹیل کے چہرے پر لگے پلاسٹر کے ٹکڑوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ایکسیڈنٹ نہیں بلکہ ریمر نے دو آدمی بھیج کر میری پٹائی کرائی ہے۔"

آہستہ آہستہ بوجھل قدموں سے چلتے ہوئے صدر دروازہ کھول کر دونوں اندر داخل ہوئے صدر دروازہ ایک وسیع لاؤنج میں کھلتا تھا۔ تمام فرنیچر قدیم طرز کا بنا ہوا تھا اور اپنی چمک دمک کھو چکا تھا۔ رچرڈ برٹن سامنے ہی کھڑا ہوا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی بولا۔

"میں پوچھتا ہوں کہ مجھے اس نامعقول جگہ کس لئے لایا گیا ہے۔ کیا میں مالبرو میں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ ریکو کہتا ہے کہ سب کچھ ریمر کے احکام پر کیا جا رہا ہے..... کیا ریمر

کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے؟ "

"اسٹیل" ریکو رچرڈ کی طرف دیکھنے کے بعد اسٹیل سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "جس وقت سے میں اسے یہاں لایا ہوں یہ اسی وقت سے چراغ پا ہو رہا ہے تم ہی اسے سمجھاؤ کہ اسے یہاں کیا تکلیف ہے۔"

"تم سمجھتے ہو کہ میرا چراغ پا ہونا بیجا ہے تم اچھی طرح جانتے ہو کہ پروگرام کے مطابق مجھے جیمز کی جگہ مالبرو ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیئے تھا۔ لیکن مجھے یہاں اس پر اسرار مکان میں پہنچا دیا گیا۔ جن حالات میں مجھے یہاں لایا گیا ہے ان کے پیش نظر میں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے کم و بیش اغوا کر کے لایا گیا ہے۔" رچرڈ نے اسی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ محض تمہارا خیال ہے۔" ریکو نے بات ٹالنے کی خاطر کہا۔

خیال نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو۔ شیڈول کے مطابق مجھے آج رات مالبرو میں ٹھہرنا چاہیئے تھا۔ فرض کرو اگر بنکنگ کارپوریشن والوں نے آج رات کسی وقت مالبرو میں مجھ سے رابطہ قائم کرنا چاہا۔ تو وہاں مجھے نہ پا کر کیا سوچیں گے۔

رچرڈ برٹن اور ریکو کی ملاقات کی کہانی کچھ یوں تھی کہ ایک مرتبہ رچرڈ کا دوست اسے ایک قمار خانہ میں لے گیا تھا۔ اسی دوست نے جوئے خانے کے مالک سے اس کا تعارف کرایا تھا۔ اس رات رچرڈ برٹن اپنا تمام روپیہ ہار گیا تھا۔ اور کچھ دل برداشتہ تھا۔ لیکن جب وہ اٹھنے لگا تھا۔ تو مالک نے مسکراتے ہوئے کہا تھا کہ وہ کسی قسم کی فکر نہ کرے وہ جب چاہے آ کر اپنا دل بہلا سکتا ہے۔ اگر کھیلنے کے لئے اس کے پاس نقدی نہ ہو تو اس کے ہاتھ کی تحریر سے بھی کام چل جائے گا۔ دوسرے

دن رچرڈ پھر اچھی خاصی رقم ہار گیا تھا۔ اور اس کے لئے اس نے اپنی دستخط شدہ تحریر دے دی تھی۔ تیسرے دن بھی اسی طرح ہوا۔ اس کے بعد اسے ایک اور بڑے قمار خانے میں لے جایا گیا۔ جہاں اس کی ملاقات ریمر سے کروائی گئی۔ الغرض اسی طرح رچرڈ یہ تقریباً چھ ہزار ڈالر کی رقم ہار گیا۔

ریمر دراصل اسے لندن کا کوئی بڑا تاجر سمجھ بیٹھا تھا۔ اسی لئے اس نے کہا تھا۔ کہ کوئی بات نہیں جب لندن سے اس کا بنک اسے رقم بھیج دے تو چھ ہزار ڈالر ادا کر دے۔ اس بات پر رچرڈ کو مجبوراً بتانا پڑا تھا۔ کہ لندن میں اس کا کوئی بنک بیلنس نہیں ہے۔ اور چھ ہزار کی ادائیگی کا دار و مدار صرف اس بات پر ہے کہ اس کا بھائی اسے رقم بھیجتا ہے یا نہیں۔ اس بات کو سن کر ریمر یک لخت بدل گیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ اس کا بھائی رقم بھیجتا ہے یا نہیں۔ وہ فوراً لندن جا کر رقم کی ادائیگی کا بندوبست کرے ورنہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ورنہ کا مطلب رچرڈ بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ چنانچہ وہ فوراً لندن روانہ ہو گیا تھا۔ اور ریکو اور آسٹیل کو رقم وصول کرنے کے لئے اس کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔

رچرڈ کو اب احساس ہو رہا تھا۔ کہ اس نے چند ہفتہ پیشتر اپنی معمولی سی حماقت سے اپنے آپ کو کس قدر خوفناک حالات میں پھنسا لیا تھا۔ اس کے گرد خطرناک قاتلوں کا گھیرا تنگ ہو چکا تھا۔ اس کا بھائی لندن میں پتہ نہیں کہاں قید تھا اور وہ خود اس کی جگہ سیکورٹیز سے رقم وصول کرنے چلا آیا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کاش وہ ریکو اور سیٹل کو اپنے بھائی کے امریکہ کے پروگرام سے آگاہ نہ کرتا۔ ریکو کو جب معلوم ہوا کہ اس کا بھائی پندرہ لاکھ ڈالر کی وصولی کے لئے امریکہ جانے والا ہے تو اس نے تمام باتیں امریکہ

میں ٹیلیفون پر رہبر کو بتا دیں۔ اور جب ریکو کو اس حقیقت کا علم ہوا کہ وہ اور ان کا بھائی نہ صرف چہروں اور جسم کی بناوٹ بلکہ آواز میں بھی ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں تو پندرہ لاکھ ڈالر کی رقم اڑانے کا منصوبہ ترتیب دے لیا گیا۔

رچرڈ برٹن کو مذکورہ تمام باتوں کے علاوہ ایک اور خدشہ لاحق تھا۔ اور یہ خدشہ ایسا تھا جس کا اچانک خیال آتے ہی اس کے چہرے پر موت کی زردی چھا گئی اس کا دماغ اس نکتہ پر جم کر رہ گیا کہ نیو یارک کی یہ خوفناک جماعت نہ صرف اسے ڈبل کراس کر جائے گی بلکہ تمام رقم حاصل کرنے کے بعد اسے قتل کر کے ٹھکانے لگا دے گی۔

اسٹیل بڑے غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا جائزہ لے رہا تھا وہ ریکو سے ایک جام لے کر ہلکی ہلکی چسکیاں لگاتے ہوئے بڑے انہماک سے چہرے کے تاثرات سے اس کی دلی کیفیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مسٹر رچرڈ! کیا خیال ہے اس عظیم رقم میں سے تمہارا حصہ کیا ہوگا۔؟" اسٹیل نے چبھتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"رہبر نے تو کچھ نہیں بتایا مگر نصف تو ضرور ہی ملے گا"

"ہوں.... نصف تو ضرور ہی ملے گا۔" اسٹیل نے تلخی سے کہا پھر بولا۔" اور ... ریکو کو کیا ملے گا؟"..... اور رہبر خود کیا لے گا؟ ..... یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب صرف یہ ہے کہ ریو پہنچنے کے بعد تم سے نجات حاصل کر لی جائے گی۔ اور اس عظیم رقم پر تمہیں ایک نظر ڈالنا بھی نصیب نہ ہوگا۔"

"تو کیا رچرڈ کے خلاف ڈبل کراس میں تم مجھے بھی شامل سمجھتے ہو؟" ریکو نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں بلکہ تمہیں بھی ریلیہ میں ہی ٹھکانے لگا کر تمام رقم رمبر خود ہی ہضم کر جائے گا تم تو جانتے ہی ہو۔ کہ وہ کس قدر لالچی ہے۔"

"کیوں مفت میں اپنا دماغ خراب کر رہے ہو۔ جانتے ہو کہ باغیانہ خیالات رکھنے والوں کو وہ کیا سزا دیتا ہے؟" ریکو نے تنبیہ کرنے کے انداز میں کہا۔

"میں سب کچھ جانتا ہوں۔ لیکن یہ مت بھولو کہ اس مرتبہ ہاتھ لگنے والی رقم اس قدر عظیم ہے کہ ہم تینوں تمام زندگی بڑے عیش کے ساتھ گذار سکتے ہیں۔"

"ہاں یہ بات تو درست ہے۔ مگر۔۔۔"

"مگر کیا۔۔۔ صبح وہ رچرڈ کو لے جانے کے لئے آئے گا۔ بس ایک ہی ضرب کافی ہو گی۔"

"کیا مطلب؟" ریکو کا رنگ زرد پڑتا جا رہا تھا۔

"مطلب تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو۔ ہم اسے یہاں باندھ کر چلے جائیں گے جب تک پولیس کو معلوم ہوگا۔ ہم ہزاروں میل دور جا چکے ہوں گے۔ ممکن ہے اس کا پتہ مہینوں تک بھی نہ لگ سکے اور وہ بھوکا پیاسا ہی ختم ہو جائے۔ اس کی سزا بھی یہی ہے۔ محنت تو ہم کریں اور اپنی جان ہلاکت میں ہم ڈالیں اور وہ ہمیں نظر انداز کر کے دولت کا مالک خود بن جائے۔۔۔۔ ریکو آخر تم اس قدر خوفزدہ کیوں نظر آ رہے ہو۔ رمبر بھی تو ہماری ہی طرح گوشت پوست کا انسان ہے۔"

رچرڈ برٹن بھی اسٹیل کی باتیں سن کر مبہوت ہو کر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ چنانچہ اسٹیل پھر بولا۔

"مسٹر رچرڈ! پندرہ لاکھ میں سے تمہارا حصہ نصف ہوگا۔ اور باقی ہم دونوں برابر

برابر تقسیم کرلیں گے۔ اس رقم سے تم اپنی باقی زندگی بڑے آرام سے گذار سکتے ہو۔ ہم جنوبی امریکہ یا یورپ کے کسی بھی ملک میں جا سکتے ہیں.... دیکھو ذرا غور کرو کہ ریمر اور اس کے رات دن کے رعب کے علاوہ ہمیشہ کے لئے پولیس سے بھی پیچھا چھوٹ جائے گا۔ اور ہم کسی بھی ملک میں جا کر شریفوں کی طرح زندگی بسر کر سکیں گے.... بائی گوڈ ایسا سنہری موقع پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

پہلی دفعہ رچرڈ کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ وہ بولا۔

"دیکھو! خدا کی قسم اسٹیل بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم ریمر کے بغیر بھی بڑی آسانی سے اس منصوبے پر عمل کر سکتے ہیں۔ اصل آدمی تو میں ہوں۔"

اس کے بعد کافی دیر تک تینوں میں بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ آخر کار دیکو بھی ان کا ہم خیال بن گیا وہ بھی سالہا سال سے ریمر کی غلامی کر رہا تھا۔ اور ہر وقت پکڑے جانے کا دھڑکا لگا رہتا ہے اب ریمر سے نجات حاصل کرنے اور آرام وہ زندگی بسر کرنے کا موقع آگیا تھا۔ چنانچہ تینوں نے فیصلہ کر لیا کہ جیسے ہی صبح ریمر آئے گا۔ اسے ایک ہی ضرب سے بیہوش کر کے باندھ کر چھوڑ دیا جائے گا۔

دوپہر کے وقت مبین ہوٹل میں اپنے پرائیویٹ سٹنگ روم میں نارمن کنگ ووسٹ بڑے پرسکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اچانک جوئے اندر داخل ہوئی نارمن اپنا میک اپ اتار چکا تھا۔

"ہیلو ڈارلنگ اس وقت تو شبنم کی طرح ترو تازہ نظر آرہی ہو۔ دیکھو میں لنچ کے وقت واپس آگیا ہوں.... اور باقی لوگ کہاں ہیں۔ کیا میگڈا ابھی تک سو رہی ہے؟"

نارمن نے جوئے کو دیکھتے ہی کہا۔

"اُف جینی۔ یہ بس آیا ہی چاہتی ہے۔ تم ناؤ بہت سے معصوم بنے بیٹھے ہو۔"

"جوسے ڈارلنگ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں تمہیں بیوقوف نہیں بنا سکتا۔"

"مجھے خوشی ہے کہ تمہیں اس کا احساس ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا معلومات حاصل کیں؟"

"پہلی بات تو یہ ہے کہ رچرڈ برٹن مالبرو میں نہیں ہے اسے ریمبر نے کہیں اور منتقل کر دیا ہے۔"

"یہ تو بہت بری خبر ہے اس کا مطلب ہے کہ ہمارا تمام مشن ناکام ہو گیا۔ جمی کو معلوم ہوگا۔ تو اسے جو شاک ہوگا۔ اس کا ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ کل صبح جیمز کو بینگ کارپوریشن والوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنا پڑے گا۔"

"نہیں میری جان جتنی دیر تم سوتی رہی ہو میں کام کرتا رہا ہوں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ رچرڈ برٹن یعنی ڈاک اس وقت ولیٹ چیسٹر کنٹری کے علاقے میں ایک تنہا مکان بیڈلین ہاؤس میں ہے۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ تمہارا شوہر نامراد مایوس ہونا نہیں جانتا۔"

"آخر تمہیں معلوم کس طرح ہوا کہ رچرڈ کو بیڈلین ہاؤس میں رکھا گیا ہے؟"

نارمن نے شروع سے لے کر آخر تک کے تمام واقعات تفصیلاً جوسے کو سنا دیئے وہ حیرت کی تصویر بنی سب کچھ سنتی رہی۔ آخر کار بولی۔

"اور اگر تمہیں اس وقت دیکھ لیا جاتا جس وقت تم پلنگ کے نیچے چھپے ہوئے تھے تو کیا ہوتا؟"

"جوسے ڈارلنگ۔ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ تم جانتی ہو کہ ایسی باتوں کی پرواہ میں کم ہی کرتا ہوں۔"

"وہ تمہیں دیکھ لیتے تو زندہ ہرگز نہ چھوڑتے۔" جوسے نے تشویشناک لہجے میں کہا۔

"خیر اب میں تمہارے سامنے زندہ و سلامت موجود ہوں۔ اس لئے بری بری شکلیں نہ بناؤ۔"

"اور اسٹیل کو کون لوگ بری طرح مار پیٹ کر بے ہوش کر کے چھوڑ گئے تھے؟" جوسے نے سوال کیا۔

"ریمیر کے حکم پر ریمیر کے ہی آدمیوں نے اسے مارپیٹا تھا۔ اس کو اس بات کی سزا ملی تھی کہ وہ مجھے ختم کرنے میں ناکام کیوں رہا تھا۔ نیویارک کی جرائم پیشہ جماعتوں میں ایسے واقعات رات دن کا معمول ہیں۔ لیکن اسٹیل کی نگاہوں میں ریمیر کے لئے جو نفرت میں نے دیکھی تھی۔ وہ اس وقت بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے۔"

عین اسی وقت جیمز بریٹن اور میگڈا کمرے میں داخل ہوئے۔ نارمن کو صبح سے لے کر اس وقت تک کے تمام واقعات ایک مرتبہ پھر دہرانے پڑے۔ اس کے بعد بولا۔

مسٹر بریٹن اب ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے بھائی کو کہاں رکھا گیا ہے اسے آبادی سے بالکل الگ تھلگ ایک ان علاقے میں ایک غیر آباد مکان میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ حملے کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ ایمبر ہوٹل جیسی آباد جگہ کی نسبت وہاں اس کو قابو کرنا زیادہ آسان ثابت ہوگا۔ وہاں صرف دو آدمی اس کی نگرانی پر مقرر ہیں۔"

"کیا وہ جگہ تم نے دیکھی ہے؟" جیمز بریٹن نے سوال کیا۔

"نہیں۔ لیکن میں بڑی آسانی سے پہنچ جاؤں گا۔ ایک کار پہلے ہی حاصل کر لی ہے۔"

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔" جیمز بولا۔

"ہرگز نہیں۔ تم اور میگڈا ہوٹل سے باہر نہیں نکلو گے۔ تم اس وقت انگلینڈ کے ایک مکان میں قید ہو۔ میں کسی قسم کا رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے کوئی تمہیں دیکھ کر پہچان لے اور تمام کئے دھرے پر پانی پھر جائے۔ یوں بھی شام کو اندھیرا ہونے سے پہلے کوئی اقدام نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت تو میں صرف اس جگہ اور علاقے کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔ جہاں تمہارے بھائی کو رکھا گیا ہے۔

لنچ کے بعد نارمن جونے کو لے کر کرایہ کی موٹر کار میں نیو یارک کی ٹریفک میں بہا چلا جا رہا تھا۔ اس نے وہی راستہ اختیار کیا تھا جو رہبر نے اسٹیل کو سمجھایا تھا۔ دونوں میاں بیوی پوری طرح لطف اندوز ہوتے رہے۔ چونکہ پہلے سے کچی سڑک کو تلاش کرنے میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ دریا کو چھوڑ کر سڑک جب اندرونی علاقوں کی طرف مڑ گئی تو انہیں کار کی رفتار بہت کم کرنی پڑی کیونکہ کچی سڑک میں جگہ جگہ گڑھے تھے۔ دونوں طرف لمبی گھاس اور گھنی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ دائیں طرف پہاڑی ٹیلے پر بنے ہوئے مکان پر ایک نظر ڈالتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئے۔ کافی دور سے درختوں میں پوشیدہ انہیں ایک مکان کی چھتیں نظر آنے لگیں۔

نارمن چونکہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اس لئے مکان سے نصف میل ادھر ہی کار ایک طرف کر کے کھڑی کر دی۔ اور دونوں میاں بیوی پیدل ہی آگے چل پڑے۔ مزید ڈیڑھ دو سو گز چلنے کے بعد نارمن نے سڑک چھوڑ دی اور لمبی گھاس اور جھاڑیوں کو چیرتا ہوا مکان کی طرف بڑھا۔ کچھ ہی آگے گئے ہوں گے کہ چھدرا جنگل شروع ہو گیا وہ برابر آگے بڑھتے رہے۔ اور ہر لمحہ اس کی بے تابی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

"کہیں ہم کسی اور طرف تو نہیں نکل آئے۔ اب تک تو ہمیں مکان تک پہنچ جانا

چاہیئے تھا۔" جوسے نارمن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں ہم بالکل ٹھیک جا رہے ہیں۔ اچھا ٹھہرو تم ذرا یہیں کھڑی رہنا۔" اتنا کہا اور نارمن چند گز بائیں طرف بلند و بالا درخت کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی سی کوشش سے وہ مناسب بلندی پر ایک دو شاخے تک پہنچ گیا۔ دوشاخے میں مضبوطی سے پیر جما کر اس نے ادھر ادھر نگاہ ڈالی۔ اچانک جب اس کی نظر اپنی منزلِ مقصود اس مکان پر پڑی تو حیران رہ گیا۔ مکان اب صرف سو سوا سو گز دور رہ گیا تھا۔ اگر وہ دونوں اسی طرح اندھا دھند آگے بڑھتے رہتے تو سیدھے مکان کی دیواروں تک پہنچ جاتے اور ممکن ہے دشمنوں کی نظروں میں آجاتے۔

نارمن اب مزید آگے کسی بھی قیمت پر نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس نے جیب سے دوربین نکالی۔ جو وہ اسی مقصد کے لئے ساتھ لے کر آیا تھا۔ سوائے اس کے کہ مکان کے سامنے کچھ جگہ صاف تھی۔ باقی ہر طرف سے مکان بلند اور گھنے درختوں سے گھرا ہوا تھا۔ وہ مکان کے اردگرد کے تمام علاقے کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہتا تھا۔ تاکہ رات کے وقت اندھیرے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

چاروں طرف ہیبت ناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ یہاں سے قریب ترین آبادی وہی تنہا مکان تھا۔ جو انہیں راستے میں ایک پہاڑی ٹیلے پر نظر آیا تھا۔ نارمن کی نظریں مکان کا تفصیلی جائزہ لے رہی تھیں۔ دوربین چونکہ طاقتور تھی۔ لہٰذا ہر چیز اس طرح صاف نظر آ رہی تھی۔ جیسے صرف چند فٹ کا فاصلہ ہو۔ مکان بالکل سنسان پڑا ہوا تھا۔ اور کسی ذی روح کے آثار نہیں تھے لیکن مکان کے سامنے کھڑی ہوئی دو کاریں اس بات کا واضح ثبوت تھیں کہ رچرڈ برٹن اور اس کے دو نگران مکان میں موجود تھے۔ ایک کار تو ہلکے نیلے رنگ کی شیورلیٹ تھی۔ اور دوسری کریم کلر کی فورڈ تھی۔ نارمن کو دو کھڑکیاں بھی نظر آ رہی تھیں۔ جن کا پینٹ اڑ چکا تھا اور لکڑی

کو جگہ جگہ سے دیمک چاٹ رہی تھی۔ اسی قسم کی اور بھی کھڑکیاں مکان کے دوسری طرف ہو سکتی تھیں۔ وہ تقریباً نصف گھنٹہ تک ہر چیز کو غور سے دیکھتا رہا تاکہ مکان کا نقشہ اور ارد گرد کا علاقہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

نارمن جب درخت سے اتر کر نیچے آیا اور جوئے کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ جوئے سخت گھبرائی ہوئی تھی۔

"تم مجھے چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئے تھے۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم جنگل میں ادھر ادھر بھٹک گئے ہو اور اگر چند منٹ تم اور نہ آتے تو میں تمہاری تلاش میں نکل کھڑی ہوتی۔"

"اور میں تمہاری تلاش میں۔" نارمن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم اتنی دیر کیا کرتے رہے ہو۔ مجھے بھی تو کچھ بتاؤ۔" جوئے نے تنک کر کہا۔

"میری جان میں تمام وقت اس سامنے والے درخت پر تھا۔ تم حیران ہو گی کہ مکان یعنی میڈلین ہاؤس یہاں سے صرف سو گز دور ہے۔ دوربین کی مدد سے میں اس کا تفصیلی جائزہ لیتا رہا ہوں۔"

"رچرڈ یا کوئی اور نظر آیا تھا یا نہیں؟"

"نہیں۔"

"پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ میڈلین ہاؤس یہی مکان ہے؟"

"اس لئے کہ دو عدد کاریں باہر کھڑی ہوئی ہیں۔ ان میں سے اسٹیشن کی فورڈ کو میں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ چلو اب واپس چلیں۔"

۱۲

انٹرنیشنل ہولڈنگز انکارپوریٹڈ کا پریذیڈنٹ اسٹیفن رمیر بروڈوے میں واقع اپنے دفتر میں ایک وسیع و عریض میز کے پیچھے اپنی انتہائی آرام دہ کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا۔ کمرہ بیش قیمت فرنیچر آرام دہ کرسیوں اور خوبصورت قالین سے سجا ہوا تھا۔ یہ کمرہ عمارت کی اٹھتیسویں منزل میں واقع تھا۔

انٹرنیشنل ہولڈنگز کا کاروبار بظاہر قابل قدر اور دیانتدارانہ بنیادوں پہ قائم تھا۔ دفتر میں بہت سے کلرک اور دوسرا عملہ بھی موجود تھا۔ جو نہایت دیانتداری سے اپنی روزی کما رہا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ ایک دکھاوا تھا۔ ایک آڑ تھی جس کے پیچھے بڑا گھناؤنا کاروبار چل رہا تھا ہر شخص جانتا تھا۔ دفتر کا عملہ جانتا تھا۔ عوام جانتے تھے۔ یہاں تک کہ پولیس کا محکمہ بھی جانتا تھا کہ رمیر شہر کی جماعت جرائم پیشہ جماعتوں کا سرغنہ ہے۔ مگر اپنی دولت اور اثر ورسوخ کے بل بوتے پہ کسی میں یہ جرأت نہ تھی کہ اس پہ انگلی اٹھا سکے۔

نیو یارک میں رمیر کے مخالف اور حریف گروہ بھی موجود تھے لیکن انھوں نے رمیر کے مقابلے میں ہمیشہ منہ کی کھائی تھی۔ جب بھی کسی گروہ نے اس کے کام میں ٹانگ اڑانے کی کوشش کی تھی رمیر نے اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا تھا۔ اور رمیر خود ہر مرتبہ عدم ثبوت کی بنا پر صاف بچ نکلتا تھا۔ اب مشکل ہی سے کوئی دوسرا گروہ رمیر کی مخالفت کرنے کی جرأت کرتا تھا

ڈیمر نیویارک کے قمار خانوں کا بادشاہ، خوبصورت لڑکیاں سپلائی کرنے کا سب سے بڑا ایجنٹ اور بلیک میلر جماعتوں کا سرگروہ تھا۔ اس کے پاس بے حساب دولت تھی۔ اور کسی شخص کو قتل کرنا یا کرا دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ صرف چھ ہزار ڈالر کی رقم کے عوض اس نے رچرڈ ڈیبرٹن کو اپنے چنگل میں اس طرح پھنسا لیا تھا۔ کہ اب اس کا بچ نکلنا ناممکن بن کر رہ گیا تھا۔ اس قدر آسانی سے اس قدر عظیم رقم کمانے کا اس سے پہلے اسے کبھی موقع نہیں ملا تھا۔

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بنکنگ کارپوریشن سے رقم برازیلی کرنسی میں ملے گی مگر برازیل میں بھی اس کا کافی اثر ورسوخ تھا۔ اس لئے کرنسی تبدیل کرانے میں اسے کسی قسم کی دقت پیش آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

ڈیمر اس وقت تمام منصوبے پر از سر نو غور کر رہا تھا۔ اچانک اسے اسٹیل کا خیال آیا۔ اسٹیل کو میڈلین ہاؤس روانہ کرنے سے پہلے وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے اس کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگا چکا تھا۔ اس خیال کے پیش نظر اسے اندیشہ ہوا کہ اسٹیل کہیں کوئی شرارت نہ کرے۔ ویکو پر گو اسے اعتماد تھا۔ مگر پندرہ لاکھ کی خطیر رقم بڑے بڑوں کی نیت ڈانواں ڈول کر سکتی تھی۔ رہا رچرڈ ڈیبرٹن تو وہ بھی ان کے ساتھ مل سکتا تھا۔ ان خیالات کے ذہن میں آتے ہی ڈیمر نے چار ٹیلیفونوں میں سے ایک کا ریسیور اٹھا کر کوئی نمبر ڈائل کیا۔ دوسرے ہی منٹ کسی کی آواز آئی تو ڈیمر بولا۔

"سلم! فوراً آؤ" اتنا کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

چند ہی منٹ گزرے تھے کہ اس کی سیکرٹری اندر آ کر بولی۔

"مسٹر سلم حاضر ہوئے ہیں۔"

" اندر بھیج دو۔" ڈیمبر نے کاغذات سے نظریں اٹھائے بغیر کہا۔

دوسرے ہی لمحہ بھورے رنگ کے بہترین سوٹ میں ملبوس ایک دراز قامت اور مضبوط جسم کا شخص اندر داخل ہوا۔ چہرہ سخت، جبڑے مضبوط اور آنکھیں چھوٹی نیلی چمکدار اور سانپ کی آنکھوں کی طرح دل میں اتر جانے والی تھیں۔ اس شخص کا نام لیڈگی تھا۔ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اسے قتل کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ مگر چشم دید گواہ یا تو اپنا ذہنی توازن کھو چکے تھے۔ یا پھر ہمیشہ کے لئے نیویارک کو خیرباد کہہ کر غائب ہو چکے تھے۔

"سلم! تم اور ریکو اس انگریز کو مالبرو ہوٹل سے نکال کر میڈلین ہاؤس لے گئے تھے۔ واپسی پر تم نے بتایا تھا کہ کچی سڑک پر میڈلین ہاؤس سے تقریباً دو میل ادھر ایک اور مکان پہاڑی ٹیلے پر بنا ہوا تھا۔ کیا تم نے اس مکان کی بابت معلومات کی ہیں؟"

جی ہاں! وہ مکان ایک سرکاری وکیل کی ملکیت ہے۔ وہ اسے صرف گرمیوں کے دنوں میں اختتام ہفتہ کی تفریح کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وکیل کا نام رابرٹ ولیس ہے چونکہ مجرد ہے اس لئے ممکن ہے کوئی لڑکی وغیرہ ساتھ لا کر عیاشی کے لئے اس مکان کو استعمال کرتا ہو۔ میں نے اطمینان کر لیا ہے کہ سردیوں میں مکان مقفل رہتا ہے۔"

"بہت خوب۔ اب ذرا غور سے سنو۔ آج شام اندھیرا ہو جانے کے بعد میٹی کرگر کو اپنے ساتھ لے جا کر میڈلین ہاؤس کی رات بھر نگرانی کرو۔ لیکن خیال رہے کہ اسٹیل اور ریکو کو اس بات کا قطعاً شبہ نہ ہونے پائے۔ کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ تم میں سے ایک میڈلین ہاؤس کی سامنے سے اور دوسرا عقبی حصے کی نگرانی کرے گا۔ تم دیکھو گے۔ کہ کوئی مکان چھوڑنے کی کوشش نہ کرے۔"

ڈیمبر نے ایک اور عمدہ اور قابل عمل اسکیم تیار کر لی تھی۔ ہوائی سفر کے دوران وہ

رچرڈ کو اپنی اسکیم کی تفصیلات بتا کر اپنے ساتھ ملا لے گا۔ ریو کے ہوائی اڈے پر برازیلی فرم کے نمائندے کو رچرڈ بتائے گا۔ کہ نیویارک کی بنکنگ کارپوریشن کو شبہ ہے کہ معاہدے اور رقم کی منتقلی کی اسکیم کسی طرح لیک آؤٹ ہو گئی ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ چار دن کے لئے رقم کی منتقلی ملتوی کر دی جائے۔ ریمر خود بھی وہاں موجود ہوگا۔ اور اپنے آپ کو ایف بی آئی ایجنٹ ظاہر کرے گا۔ اس مقصد کے لئے اس کے پاس فرضی کاغذات پہلے سے تیار ہوں گے۔ رچرڈ برٹن چار دن تک ریو میں ہی پوشیدہ طور پر قیام کرے گا۔ جبکہ خود ریمر اور ریکو بیونس آئرس روانہ ہو جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ریمر برازیلی کرنسی کو ارجنٹائن کی کرنسی میں تبدیل کرالے گا۔ اس کے فوراً بعد وہ نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔ اور نیویارک میں ارجنٹائن کی کرنسی کو امریکی ڈالروں میں تبدیل کرانے میں اسے کوئی خاص وقت نہیں ہوگی۔ چار دن کے بعد جب فراڈ طشت ازبام ہوگا۔ تو بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ انگلینڈ میں راڈ اصل برٹن یعنی جیمز برٹن کو رہا کر دے گا۔ اور اسی کو تمام فریب دہی کے لئے ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔ ریمر کو پوری پوری توقع تھی۔ کہ نیویارک میں اس کی مضبوط پوزیشن کے پیش نظر کسی کو بھی اس پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہوگی۔ رہا معاملہ رچرڈ کا تو وہ خود ہی اپنی جان بچانے کے لئے کہیں روپوش ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ نیویارک کی بنکنگ کارپوریشن اور برازیلی فرم کا نمائندہ بھی جیمز برٹن کو ہی مجرم گردانیں گے کیونکہ رچرڈ برٹن بنکنگ کارپوریشن والوں کے سامنے اپنے بھائی جیمز برٹن کے ہی اصل کاغذات پیش کرے گا۔

یہ تھا وہ منصوبہ جو ریمر کے زرخیز دماغ نے ترتیب دیا تھا۔ مگر اس غریب کو کیا پتہ تھا۔ کہ نارمن کنکولسٹ امریکہ پہنچ چکا تھا اور وہ ایک اور ہی منصوبہ بنا چکا تھا۔ ادھر نارمن

کو بھی علم نہیں تھا۔ کہ ریمر نے اسٹیل اور ریکو کے علاوہ دو انتہائی خوفناک مجرم رچرڈ اور میڈلین ہاؤس کی نگرانی پر تعینات کر رکھے ہیں۔

رات کے دس بج چکے تھے۔ میڈلین ہاؤس میں رچرڈ اور اس کے دو نگران کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تھے۔

اسٹیل اور ریکو دونوں اپنے منصوبے پر عمل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ لیکن جس وقت ریمر پر حملہ کرنے کا تصور کرتے تھے تو ان کا عزم متزلزل ہونے لگتا تھا۔ رچرڈ کچھ اور ہی خطوط پر سوچ رہا تھا۔ وہ ریکو پر اعتماد کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ کہیں یہ دونوں مل کر اسے ڈبل کراس نہ کر بیٹھیں

"کیا سوچ رہے ہو رچرڈ؟" اسٹیل نے اسے خیالات میں غرق دیکھ کر پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ فرض کرو کہ صبح ریمر نہ آیا تو کیا ہوگا۔ فرض کرو اگر اس نے ہوائی اڈے پر مجھ سے آملنے کا پروگرام بنا لیا تو تمہارا منصوبہ کیا دھرے کا دھرا نہ رہ جائے گا"

"نہیں وہ ضرور آئے گا۔ اس نے مجھے یہی کہا تھا۔ تم بے کار پریشان ہو رہے ہو۔ میرا خیال ہے کہ تم اب سو جاؤ کیونکہ صبح تمہیں بنکنگ کارپوریشن جانے کے لئے بالکل ترو تازہ ہونا چاہیے۔" اسٹیل نے کہا۔

آخر کار اسٹیل اور ریکو نے کہہ سن کر رچرڈ کو سو جانے پر آمادہ کر لیا۔

ریکو اور اسٹیل نے باری باری جاگنے کا پروگرام بنایا۔ گو انہیں کسی بھی مداخلت کی توقع نہیں تھی۔ تاہم وہ چوکنا رہنا چاہتے تھے۔

باہر نگرانوں پر حقیقت بے نقاب ہو گئی تھی۔ پہرے دار بڑی خاموشی اور احتیاط سے مکان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ لیوکی اور میلٹی کرگر نے احتیاطاً اپنی کار بہت پیچھے چھوڑ دی تھی۔

تاکہ انجن کے شور سے ان کی آمد کا پتہ نہ چل جائے۔ محتاط قدموں سے چلتے ہوئے وہ دونوں مکان کی عمارت تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک تو عقبی حصے کی طرف چلا گیا جب دوسرا مکان کے سامنے مناسب جگہ دیکھ کر چھپ گیا۔ ہر سمت قبرستان کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ دور دور تک اس طرح پر ہول سکوت طاری تھا۔ کہ کسی چرند پرند کے بولنے کی آواز بھی نہیں آرہی تھی۔

گیارہ بجے کے قریب ماحول میں کچھ تبدیلی رونما ہوئی۔ دور آسمان میں ہوائی جہاز کی دو بتیاں روشن نظر آئیں اس کے ساتھ ہی اس کی گھڑگھڑاہٹ۔ دوسرے ہی منٹ کہیں بہت دور سے ریل کی طویل سیٹی سنائی دی۔ پھر اچانک گرم ہوا کا ایک بہت بڑا جھونکا آیا جو تمام درختوں اور جھاڑیوں کو جھنجھوڑتا ہوا اسی طرح معدوم ہو گیا۔ جس طرح شروع ہوا تھا۔ اور ایک مرتبہ پھر وہی سکوت چھا گیا۔

ایک جیگوار کار بڑی آہستگی سے چلتی ہوئی میڈلسن ہاؤس کی طرف بڑھ رہی تھی نازمن کنگولسٹ بدترین حالات کے لئے تیار ہو کر آیا تھا۔ اس کے برابر ہی ہیمر پرسٹن بیٹھا ہوا تھا۔ اور جیسئے اور میگڈا پچھلی سیٹ پر تھیں۔ نازمن کے اصرار کے باوجود انہوں نے ہوٹل میں ہی رہ جانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ ابھی نازمن منزل مقصود سے کافی فاصلہ پر تھا۔ کہ اس نے گاڑی کی رفتار رینگنے کی حد تک کم کر دی اور سامنے کی دونوں لائیٹیں بجھا دیں۔ اب مکمل تاریکی میں وہ آنکھیں پھاڑے ہوئے بڑی احتیاط سے کار چلا رہا تھا۔

اچانک بجلی چمکی تو کچھ فاصلے پر اسے درختوں کے درمیان وہ جگہ نظر آئی جہاں اس نے سہ پہر کے وقت گاڑی کھڑی کی تھی

"کتنا فاصلہ اور رہ گیا ہے؟" جیمز برٹن نے بے تابی سے پوچھا۔

"خدا کے لئے خاموش رہو۔ ہوا بالکل ساکت ہے اور اس سناٹے میں تمہاری آواز کافی دور تک سنی جا سکتی ہے۔" نارمن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

جوئے اور میگڈا کو ان کے اصرار کے باوجود اس شرط پر ساتھ لانے پر آمادہ ہوا تھا۔ کہ وہ دونوں کار میں ہی بیٹھ کر انتظار کریں گی۔ جبکہ وہ صرف جیمز کو ساتھ لے کر میدان کارزار میں جائے گا۔ اور میدان صاف ہونے پر انہیں بلا لے گا۔ نارمن پوری طرح پرسکون تھا اور اس کے اعصاب قابو میں تھے۔ مگر جیمز سخت گھبرایا ہوا اور خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔ مگر جب اسے اپنے قریبی بھائی کا خیال آیا۔ جس نے اس کی نیکیوں کے باوجود اس کے مستقبل کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ تو اس کی تمام بزدلی اور خوف کافور ہو گیا۔ اس نے تہیہ کر لیا کہ وہ بھائی ہونے کے باوجود اس بدقماش پر کوئی ترس نہیں کھائے گا۔

نارمن کو سڑک اچھی طرح نظر نہیں آ رہی تھی۔ بلکہ وہ صرف اندازے سے ہی برابر آگے بڑھ رہا تھا۔ سڑک پر جگہ جگہ گڑھے ہونے کی وجہ سے جوئے اور میگڈا اچھل اچھل پڑتی تھیں۔ نارمن نے اندازہ لگایا کہ وہ جگہ جہاں اس نے پہلی مرتبہ گاڑی کھڑی کی تھی ایک فرلانگ سے بھی کم فاصلے پر رہ گئی تھی۔

پھر اچانک جیسے اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ایک دفعہ تو نارمن جیسا مضبوط اعصاب کا انسان بھی بھونچکا رہ گیا۔ اس مرتبہ بجلی اتنی شدت سے چمکی تھی کہ سامنے سڑک اور اردگرد کا منظر پوری طرح روشن ہو گیا تھا۔ اس کے فوراً ہی بعد زبردست گرج شروع ہو گئی تھی۔

نارمن نے فوراً گاڑی روک کر انجن بند کر دیا۔

"کیا بات ہے۔ آخر بجلی چمکنے سے تم اس قدر بوکھلا کیوں گئے ہو؟" جو نے حیران ہو کر بولی۔

"خاموش رہو۔ میں ابھی آیا۔"

اتنا کہہ کر اپنی پنسل ٹارچ لے کر سنی گن پیچھے کی طرف چلا گیا۔ پھر سڑک سے ہٹ کر گھنے درختوں میں روشنی ڈالی تو مبہوت ہو کر رہ گیا۔ ایک بڑی کیڈلاک سیڈان کار درختوں اور جھاڑیوں میں چھپی ہوئی تھی۔ نارمن نے بجلی کی چمک کے لئے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ جس کی وجہ سے اسے کیڈلاک کی جھلک نظر آگئی تھی۔

کیڈلاک جھاڑیوں درختوں میں چھپے ہوئے نظر آنا انتہائی خطرے کی علامت تھا۔

۱۳

اب نارمن کو مزید چوکنا رہنے کی ضرورت تھی۔ وہ جانتا تھا۔ کہ کیڈلاک کے اس طرح درختوں اور جھاڑیوں میں چھپا کر کھڑی کرنے کا کیا سبب ہو سکتا تھا ظاہر تھا اس کیڈلاک میں جو بھی لوگ آئے تھے اسٹیل یا ریکو کی مدد کے لئے نہیں آئے ہوں گے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنی گاڑی کو اس طرح کافی دور چھپانے کی بجائے سیدھے اس مکان تک لے جاتے اور دوسری گاڑیوں کے ساتھ کھڑی کرتے۔ لہٰذا ایک ہی وجہ ہو سکتی تھی اور وہ یہ کہ چونکہ ریم اپنے

آدمیوں پر کامل اعتماد نہیں کرتا تھا۔ اس لئے اس نے ریکو اور اسٹیل کی خفیہ طور پر نگرانی کرنے کے لئے اپنے دوسرے کرگوں کو بھیجا ہوگا۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق تھا کہ کتنے آدمی اس کام کے لئے بھیجے گئے تھے۔ تو یہ معلوم کرنے کا نارمن کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ البتہ ایک بات تو یقینی تھی۔ وہ ایک سے زیادہ ہی آدمی ہوں گے۔ کیڈلاک کے نیول نظر آجانے سے اتنا فائدہ ضرور ہوا تھا کہ اب چوکنا رہنے کی وجہ سے وہ دھوکے اور آسانی سے مار نہیں کھا سکتا تھا۔ تاہم خطرہ اب پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گیا تھا۔

بہر حال نارمن ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ واپس اپنی کار تک آیا اور کھڑکی سے اندر کر کے آواز دبا کر بولا۔

" جوئے ڈارلنگ تم اور میگڈا دونوں نہایت خاموشی سے اسی گاڑی میں بیٹھی رہوگی اور ہمارا انتظار کروگی۔" اتنا کہہ کر نارمن نے جوئے کو سوالات کا موقع دیئے بغیر دروازے سے داخل ہو کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی انجن اسٹارٹ کیا۔ اور گاڑی کو سڑک سے ہٹا کر ایک طرف کھڑی کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ جوئے اس سے سوال کرے کہ وہ واپس پیچھے کیوں اور کیا دیکھنے گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کیڈلاک کے بارے میں انہیں بتایا گیا تو وہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گی۔

دوسرے ہی منٹ نارمن کنگ ورسٹ جیمز برٹن کو ساتھ لئے تاریکی میں آنکھیں پھاڑے سڑک پر چلا جا رہا تھا۔ جوئے اور میگڈا دونوں کو کار میں ہی چھوڑ دیا گیا تھا۔

" نارمن! تم اتر کر پیچھے کیا دیکھنے گئے تھے۔ کیا کوئی خاص بات تھی؟" برٹن نے چلتے چلتے پوچھا۔

" ہاں! بات صرف اتنی ہے کہ ہمارے مخالف گروہ کی طاقت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ

جرائم پیشہ لوگ ایک دوسرے پر بھی اعتماد نہیں کرتے اس لئے ریمیر نے اسٹیل اور ریکو کی نگرانی کے لئے مزید آدمی بھیج دیئے ہیں۔ ان کی کیڈلاک پر اچانک بجلی چمکنے سے میری نظر پڑ گئی تھی۔ اسی کو دیکھنے کے لئے میں پیچھے گیا تھا۔

بجلی وقفے وقفے سے برابر چمک رہی تھی۔ نارمن نے اسٹرک چھوڑ دی تھی اور دائیں طرف گھنی جھاڑیوں اور درختوں میں بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

ایک گھنٹہ تک اسی طرح چلتے رہنے کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ وہ اس پراسرار مکان سے اب صرف تقریباً ایک سو گز کے فاصلے پر رہ گئے ہیں۔ ہر طرف خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ کوئی کسی قسم کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ ابھی تک انہیں کیڈلاک میں آنے والوں کا بھی کوئی نشان نہیں ملا تھا۔ اسی وقت زور سے بجلی چمکی اور وہ دونوں چھپٹ کر گھنی جھاڑیوں کی طرف گھس گئے ورنہ ان دونوں کے دیکھ لئے جانے کا قوی امکان تھا۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد انہیں مدھم روشنی نظر آئی جو مکان کے ایک گوشے پر بنی ہوئی کھڑکی سے نکل رہی تھی۔ کھڑکی پر غالباً بھاری پردہ پڑا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے روشنی بہت کم نکل رہی تھی۔ اب مکان صرف پچاس گز رہ گیا تھا۔

نارمن جمی (جیمز برٹن) کو بازو سے پکڑ کر لمبی گھاس میں پنجوں کے بل بیٹھ گیا اور اسے بھی اپنے پاس بٹھا لیا۔ جمی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ کہ نارمن کا اگلا قدم کیا ہو گا۔ وہ تو صرف اتنا ہی جانتا تھا۔ کہ سامنے نظر آنے والے مکان میں اس کا فریبی اور دغاباز بھائی موجود ہے۔ جس کی نگرانی کے لئے دو خطرناک قسم کے قاتل موجود ہیں اور اس کے علاوہ دو چار مکان سے باہر بھی ادھر ادھر موجود ہوں گے۔

"اب کیا ارادہ ہے؟" جیمز برٹن نے آخر کار پوچھا۔

" ہمیں طوفان کی آمد کا انتظار کرنا ہوگا۔ جو کہ آیا ہی چاہتا ہے۔ یہ جیسی گرج چمک اور گھٹن ظاہر کر رہی ہے۔ کہ طوفان کے آنے میں اب زیادہ دیر نہیں لگے گی" نارمن نے سرگوشی کرتے ہوئے جواب دیا۔

جیمز برٹن نے مزید کوئی سوال نہیں کیا۔ چند منٹ ہی گذرے تھے۔ کہ ہیبت ناک سناٹے میں انہیں ایسی آواز سنائی دی۔ جیسے کوئی سوکھی ہوئی لکڑی کسی کے پیروں کے نیچے آکر ٹوٹی ہو۔ نارمن اور جمی دونوں دم سادھے بیٹھے تھے یہ آواز ظاہر کرتی تھی کہ ریمر کے گھر کے قریب ہی کہیں چکر لگا رہے تھے۔

اس معمولی سی آواز کے بعد پھر وہی سناٹا چھا گیا۔ نارمن اور جمی کے اعصاب میں اس وقت سخت تناؤ تھا۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی۔ کہ کہیں دور سے بہت مدھم گونج دار مگر لگاتار آواز سنائی دی۔ چند لمحوں تک نارمن اس آواز پہ کان لگائے سنتا رہا جو ہر لمحہ مزید واضح ہوتی جا رہی تھی۔

" پولیس..... یہ تو پولیس گاڑیوں کے سائرن کی آواز ہے" نارمن حیرانی سے آواز دبا کر بولا۔ " معاملہ مزید پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔"

" تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا پولیس ادھر ہی آرہی ہے؟" جیمز برٹن نے بوکھلا کر پوچھا۔

" ادھر نہیں تو اور کدھر آرہی ہے۔ یہ مکان اس کچی سڑک پہ آخری مکان ہے اس لئے اور کہیں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

" پھر تو غضب ہو گیا۔ اگر پولیس نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو کیا جواب دوں گا۔"

" کیا تم خاموش نہیں رہ سکتے۔" نارمن طیش میں آکر بولا۔

نارمن کا لہجہ اس قدر پر رعب تھا کہ جمی کو آگے کچھ بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پولیس کار ہچکولے کھاتی ہوئی آہستہ آہستہ چلی آرہی تھی۔ اس کی ہیڈ لائٹس کی روشنی کافی فاصلہ ہونے کے باوجود میڈلین ہاؤس کی دیواروں پر ناچ رہی تھی۔

اچانک لمبی گھاس میں سرسراہٹ پیدا ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے آگے کوئی دوڑ کر نارمن اور جمی کی طرف آرہا ہو۔ عین اسی وقت پیچھے سے بھی اسی قسم کی آواز آئی۔ ایک لمحہ کے لئے بجلی چمکی تو نارمن نے دیکھا۔ کہ دو شخص ان سے کوئی چار پانچ گز کے فاصلے پر کھڑے ہوئے تھے۔ وہ آپس میں مشورہ کر رہے تھے۔

"یہ پولیس یہاں کس لئے آئی ہے۔ میں نے مکان کے عقب سے تمہیں اس طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے میں بھی دوڑ کر یہاں چلا آیا تھا۔ تاکہ تم سے صورت حال کے متعلق مشورہ کیا جا سکے۔" دونوں میں سے ایک نے کہا۔ اس کی سانس پھولی ہوئی تھی

"حالات نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اب یہاں سے کھسک لینا چاہیئے۔" دوسرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر پولیس والوں نے ہمیں دیکھ لیا تو معاملہ بہت خطرناک صورت اختیار کر جائے گا۔"

"لیکن اس انگریز کا کیا کریں۔ جسے باس نے اس مکان میں رکھا ہوا ہے۔"

"جہنم میں جائے وہ انگریز۔ ہمیں کیا پتہ کہ باس نے اسے یہاں کس مقصد سے رکھا ہوا ہے اب خیریت اسی میں ہے کہ ہم یہاں سے فوراً نو دو گیارہ ہو جائیں۔"

اس کے بعد وہ دونوں ایک طرف چلتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پولیس گاڑی اب میڈلین ہاؤس کے مین گیٹ میں داخل ہو چکی تھی۔

"پیچوان دو سے تو جان چھوٹی۔" نارمن نے ہمیائے کے کان میں کہا۔

ریکو نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ پولیس کار کی ہیڈ لائٹس روشن تھیں اور وہ کچی اور ناہموار سڑک پر سائرن بجاتی ہوئی برابر آگے بڑھ رہی تھی۔

"پولیس اس ویرانے میں آخر کیا لینے آئی ہے؟" اسٹیل نے بھی باہر کی طرف جھانکتے ہوئے سوال کیا۔

"یہ تو میں بھی نہیں جانتا کہ وہ کیوں آئی ہے۔ بہر حال ہمیں ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔" ریکو نے جواب دیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن اس رچرڈ برٹن کی یہاں موجودگی کا ہمارے پاس کیا جواز ہے؟"

"وہ ہم میں سے ہی ہے اور اس کو ہماری مدد کرنی ہی ہوگی۔" ریکو نے خود اعتمادی سے جواب دیا۔ اور دونوں رچرڈ کے کمرے میں پہنچ گئے۔ انہوں نے اسے جگایا۔ تو وہ حیران ہو کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر انہیں دیکھے جا رہا تھا۔

"سنو مسٹر! ہوش میں آؤ۔ پولیس یہاں پہنچ چکی ہے۔ اور ہمیں کوئی علم نہیں کہ اس کے یہاں آنے کا کیا مقصد ہے۔ لیکن ہمیں بہر حال ان کے سوالات کے ایسے معقول جواب دینے ہوں گے کہ وہ ہم پر کسی قسم کا شک نہ کر سکیں۔ . . . .

. . . تم پولیس کو بتاؤ گے کہ تم انگلینڈ کے کسی مشہور بینک کے کارکن ہو اور ہم دونوں تمہارے باڈی گارڈ ہیں۔" ریکو نے تیز تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہیئے؟" رچرڈ نے بے یقینی کے لہجے میں بولا۔

"نہیں احمق کہیں کے سب کچھ نہیں بلکہ صرف اتنا جس سے ان کا اطمینان ہو

جائے۔ تم کہو گے کہ تم نے ہمیں اپنی جان کی حفاظت کے لئے چند دنوں کے لئے ملازم رکھا ہے۔"

اسی وقت گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی۔ اب بحث و مباحثہ کے لئے مزید وقت نہیں تھا۔ اس لئے دونوں لائٹ بجھا کر رچرڈ کے کمرے سے نکل آئے۔

۱۴

دوسرے ہی منٹ کھڑکیوں پر ٹارچ کی روشنی ناچنے لگی۔ ساتھ ہی صدر دروازہ زور زور سے کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔

ریکو نے دروازہ کھول دیا۔ دو پولیس کے آدمی وردیوں میں ملبوس باہر کھڑے ہوئے تھے۔ ریکو نے جمائی لیتے ہوئے انہیں گھور گھور کر دیکھا پھر بولا۔

"فرمائیے۔ کیسے زحمت کی؟"

دونوں باوردی پولیس والے بغیر اجازت لئے اندر داخل ہو گئے اور ان کے اندر داخل ہوتے ہی بڑے بڑے قطرے گرنے لگے اور دوسرے ہی لمحہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔

"تم اس غیر آباد مکان میں کیا کر رہے ہو۔ ہمیں مسٹر ولیس نے رپورٹ کی تھی کہ میڈلین ہاؤس عرصہ دراز سے غیر آباد پڑا تھا۔ لیکن کل سے اچانک اس سڑک پر کاروں کی آمدورفت

شروع ہو گئی ہے۔ مسٹر ویلس اسی سڑک پر تقریباً دو میل پیچھے پہاڑی ٹیلے پر بنے ہوئے
مکان میں رہتے ہیں۔"
"لیکن وہ مکان تو بند ہے اور اس میں کوئی بھی نہیں رہتا۔" ریکو نے جواب دیا۔
"مکان واقعی مسٹر ویلس نے بند کر رکھا تھا۔ لیکن کل سے چونکہ شہر میں سخت گرمی
اور حبس تھا۔ اس لئے وہ کچھ وقت گذارنے کے لئے اور کھلی فضا سے لطف اندوز ہونے
کے لئے اس مکان میں چلے آتے ہیں۔ انہیں معلوم تھا۔ کہ میڈلین ہاؤس مہینوں سے
خالی پڑا تھا۔ اس لئے اچانک کاروں کی آمد و رفت کی وجہ سے انہیں شبہ ہوا کہ کہیں
کوئی غیر قانونی حرکت نہ ہو رہی ہو۔"
ریکو جانتا تھا کہ سارجنٹ جو بھی کچھ کہہ رہا تھا بالکل سچ تھا۔ یہی ذرا ذرا سی غیر
متوقع باتیں ہوتی ہیں۔ جو اچھے خاصے سوچے سمجھے ہوئے منصوبوں پر پانی پھیر دیتی
ہیں اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ کہ حالات اس قدر خطرناک شکل اختیار کر
لیں گے۔ بہر حال چونکہ آدمی حوصلہ مند تھا۔ اس لیے کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار
کئے بغیر بولا۔
"جناب! ریمر نے ایک ہفتہ پہلے اس مکان کو کرایہ پر حاصل کیا تھا اور ہم
اسی کی اجازت سے اس میں رہ رہے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو۔ تو اس سے تصدیق کی جا
سکتی ہے۔"
سارجنٹ ریمر کا نام سن کر کچھ نرم پڑ گیا۔ وہ ریمر کو اچھی طرح جانتا تھا۔ ریمر
نیو یارک میں شیطان کی طرح مشہور تھا۔ اور بہت زیادہ اثر و رسوخ کا مالک تھا۔ اسی
لئے سارجنٹ کو علم نہیں چاہتا تھا۔ کہ ریمر جیسے شخص کی ناراضگی مول لی جائے۔

"اچھا تو تم دونوں مسٹر ریمر کے آدمی ہو۔ کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں؟"
"میرا نام ریکو ہے اور یہ اسٹیل ہے۔" ریکو نے جواب دیا۔ اب وہ کسی قدر مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"اچھا تو ریمر نے اس مکان کو ایک ہفتہ قبل حاصل کیا تھا۔ تاکہ تم دونوں یہاں آکر آرام سے رات بھر تالے گنتے رہا کرو۔ سنو مسٹر میں اتنا احمق نہیں ہوں۔ اب سچ سچ بتا دو کہ اصل معاملہ کیا ہے؟"
"جو کچھ بھی ہے۔ تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہے۔" ریکو نے اکڑتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے نہ بتاؤ ہم خود ہی دیکھ لیں گے...۔ جم تم اوپر کے کمروں کو دیکھو میں نیچے دیکھ لیتا ہوں۔ مجھے یہاں کچھ گڑبڑ کی بو آ رہی ہے۔" سارجنٹ نے پہلا فقرہ ریکو اور دوسرا اپنے اسسٹنٹ جم سے مخاطب ہو کر کہا۔
سارجنٹ جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ ریکو بول پڑا۔
"او کے سارجنٹ۔ میں سب کچھ بتلائے دیتا ہوں۔ بیڈ روم میں ایک انگریز سویا پڑا ہے۔"
"انگریز؟" سارجنٹ نے حیرانی سے کہا۔
"جی ہاں! ایک انگریز۔ وہ آج ہی نیویارک آیا ہے اور کسی بہت بڑی رقم کے لین دین کے سلسلے میں یونائٹیڈ بنکنگ کارپوریشن والوں سے ملنا چاہتا ہے۔ دراصل تو اس نے مالبرو ہوٹل میں ٹھہرنا تھا۔ لیکن وہ وہاں خوش نہیں تھا۔"
"اس لئے یہاں اس ویران اور غیر آباد بلڈنگ میں چلا آیا۔" سارجنٹ نے لقمہ لگایا
"یقین کرنا یا نہ کرنا تو آپ کا کام ہے۔ بہرحال جو حقیقت ہے وہ یہی ہے"

کہ برٹن یعنی اس انگمریز کو شبہ ہے کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی جان خطرے میں ہے۔ اس لئے اس نے کلاسکی ڈیٹکٹو ایجنسی کو فون کیا اور معقول معاوضہ پہ مجھے اور اسٹیل کو باڈی گارڈ کے طور پہ رکھ لیا۔ اسے یقین ہے کہ شہر کی نسبت وہ یہاں زیادہ محفوظ ہے۔"

ریکو کے لہجے میں اس قدر خود اعتمادی تھی کہ سارجنٹ بھی سوچنے پر مجبور ہو گیا پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اپنے اسسٹنٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"جم میں تو مطمئن نہیں ہوں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

جم کے بولنے سے پہلے ہی ریکو بول پڑا۔ اس مرتبہ وہ پہلے کی نسبت کچھ زیادہ ہی بلند آواز سے بولا تھا۔

"جناب میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس انگمریز کا نام جیمز برٹن ہے اور وہ فرسٹ بنک کا نمائندہ ہے۔ اگر یقین نہیں ہے تو خود ہی اس سے پوچھ لو۔ لیکن یہ بھی سوچ لینا کہ جیمز قطعاً پسند نہیں کرے گا۔ کہ اس کے معاملات میں دخل دیا جائے۔ اور ایک شریف آدمی کو گہری نیند سے بیدار کر کے الٹے سیدھے سوالات کئے جائیں۔"

سارجنٹ کولم شش و پنج میں پڑ گیا۔ باہر اب بھی تیز بارش ہو رہی تھی اور بارش کے ساتھ تیز و تند ہوا بھی چل پڑی تھی۔ ریکو ابھی تک بہت اچھا جا رہا تھا۔ اسے وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ کہ پولیس اچانک اپنے مکان میں آجائے گی۔ اور کاروں کی آمد و رفت سے مشکوک ہو کر رپورٹ کرے گا۔ بہرحال اس کا الزام نیو یارک شہر کے گرم موسم پر تھا ڈالا جا سکتا تھا۔

"مسٹر ریکو مجھے افسوس ہے کہ مجھے تمہارے انگمریز مہمان کو جگا کر ایک دو سوالات

کرنے ہی پڑیں گے۔ کیونکہ یہ میرے فرائض میں شامل ہے اور میں اپنی ڈیوٹی ہر حال میں پوری کروں گا۔" سارجنٹ کولم نے کہا۔

یہ سن کر رچرڈ برٹن جو تاریک کمرے میں کھڑا ہوا سب کچھ سنتا رہا تھا جھپٹ کر اپنے بستر پر چلا گیا۔ اور چادر اوڑھ کر آنکھیں بند کرلیں۔ اسی وقت سارجنٹ کولم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ بستر پر ایک ہی نظر ڈالتے ہوئے اس نے محسوس کرلیا۔ کہ سونے والا گہری نیند سویا ہوا ہے اور ریکو اور اسٹیل سے بالکل مختلف ٹائپ کا آدمی ہے کولم ابھی سوچ ہی رہا تھا۔ کہ سونے والے کو کس طرح جگایا جائے کہ رچرڈ نے پلک جھپکتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر آنکھوں کو اس طرح ملنے لگا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی تیز روشنی سے جاگ کر ملنے لگتا ہے۔ کیونکہ سارجنٹ نے اندر داخل ہوتے ہی لائٹ کا سوئچ دبا دیا تھا۔

رچرڈ برٹن چند لمحے آنکھیں ملنے کے بعد برا سا منہ بناتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"پولیس؟...." رچرڈ حیران ہو جانے کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔ "کیا کوئی گڑ بڑ ہے؟..... اور باہر یہ شور کیسا ہے؟"

"مسٹر برٹن گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ باہر طوفان آیا ہوا ہے اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے۔ تو یہ صرف اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں کہ واقعی آپ نے مجھے اور اسٹیل کو بطور اپنے باڈی گارڈ کے ملازم رکھا ہے۔" ریکو پوری طرح اپنی چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔

رچرڈ برٹن کے لئے اتنا ہی بہت کافی تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اسے کیا کرنا ہے چنانچہ بلا جھجک بولا۔

"ہاں ہاں یہ حقیقت ہے کہ میں نے ڈیٹیکٹو ایجنسی سے رابطہ قائم کر کے تم دونوں کو باڈی گارڈ کے طور پر رکھا ہے۔ اور تم نے میری حفاظت کی گارنٹی دی ہے۔۔۔۔۔۔ مسٹر سارجنٹ بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک بہت بڑی رقم کے لین دین کے سلسلے میں نیویارک آیا ہوں اس لئے اپنی اور رقم کی حفاظت کے خیال سے میں نے ان آدمیوں کو اپنے ساتھ رکھا ہے۔۔۔۔ مگر کیا اس ملک میں ایسا کرنا جرم ہے اور کیا شریف آدمیوں کے پرائیویٹ معاملات میں دخل دینا یہاں کی پولیس کا معمول ہے؟"

کولم بغلیں جھانکنے لگا۔ اسٹیل اور ریکو کی نسبت اس انگریز سے نپٹنا اسے زیادہ دشوار نظر آ رہا تھا۔ چنانچہ فوراً ہی بولا۔

"جناب مجھے افسوس ہے کہ آپ کو زحمت دی۔ میں اس کے لئے شرمندہ ہوں۔ لیکن مجھے یہاں کیپٹن نے بھیجا تھا۔ اور مجھے اپنی رپورٹ پیش کرنی ہوگی اس لئے اگر آپ اپنا شناختی کارڈ یا کوئی اور ثبوت دکھا دیں تو میں ممنون ہوں گا۔"

"کوئی بات نہیں سارجنٹ مجھے تمہاری مجبوری کا احساس ہے۔۔۔۔ ریکو ذرا میرا بریف کیس تو اٹھا دینا۔۔۔۔ شکریہ مسٹر ریکو۔" رچرڈ نے اتنا کہہ کر بریف کیس کھول کر پاسپورٹ نکالا۔ اور سارجنٹ کولم کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ "یہ رہا میرا پاسپورٹ اور یہ رہیں پانچ لاکھ پونڈ کی سیکورٹیاں۔ انہی سیکورٹیز کے سلسلہ میں میں کل صبح یونائیٹڈ بنکنگ کارپوریشن کے صدر مسٹر جیکب سے ملنے والا ہوں۔ دراصل مجھے شبہ تھا کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے اور چونکہ معاملہ بڑی رقم کا تھا۔ اسی لئے میں نے بہتر سمجھا کہ اپنی حفاظت کے لئے دو باڈی گارڈ رکھ لوں۔ اور مسٹر ریمر نے مجھے مشورہ دیا۔ کہ میں شہر کی نسبت یہاں زیادہ محفوظ رہوں گا اور ان لوگوں کے لئے بھی میری حفاظت اس مکان

میں کہنا زیادہ آسان ہوگا۔"

"کیا تمہیں خطرے کا احساس ہوا تھا؟" سارجنٹ نے پاسپورٹ دیکھ کر اور مطمئن ہو کر سوال کیا۔

"نہیں بس یونہی شبہ ہوا تھا۔ حالانکہ یہ سیکورٹیز ایسی نہیں ہیں کہ ہر کوئی ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ بہرحال میں نے جو کچھ بھی کیا ہے محض احتیاطاً کیا ہے۔"

"شکریہ جناب۔ میں زحمت دینے پر شرمسار ہوں... گڈ نائٹ۔" اتنا کہہ کر سارجنٹ دروازے سے باہر نکل گیا اس کا اسسٹنٹ جم بھی اس کے پیچھے تھا۔

۱۵

رچرڈ برٹن کی جگہ جیمز برٹن؟...... لیکن یہ کیونکہ ممکن ہے؟ قارئین بے تاب نہ ہوں۔ ابھی چند باتیں بتلانے سے آپ پر سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے نارمن اور جیمز برٹن کو کہاں چھوڑا تھا۔ وہ دونوں اس بات پر خوش ہو رہے تھے کہ چلو کم از کم پولیس کی آمد سے ڈر کر بھاگ جانے والے رہبر کے دو گرگوں سے تو ان کا پیچھا چھوٹ گیا تھا۔ نارمن کو احساس تھا۔ کہ پولیس کی آمد ان کے لئے بہرحال مفید ہی ثابت ہوگی اس کا دماغ بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ اسٹیل اور ریگا پولیس والوں کو کچھ نہ کچھ دیر لازمی طور پر بات چیت میں مصروف رکھیں گے اور باہر سے ہی ٹرخانے کی کوشش کریں

گے۔ پولیس والوں کی آمد کے ساتھ ہی اچانک جس کمرے کی بتی جلی اور پھر بجھی تھی اس کمرے کو نارمن نے اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیا تھا۔

نارمن اب مکان کے باہر نگرانی کرنے والوں کی طرف سے بےفکر ہو چکا تھا۔ چنانچہ بارش اور طوفان کے شور سے فائدہ اٹھا کر بڑی تیزی سے مکان کی طرف بڑھا اس کا رخ صدر دروازے کی بجائے مکان کے عقبی حصے کی طرف تھا۔ دو تین منٹ کے اندر ہی وہ اس کھڑکی تک پہنچ چکا تھا۔ جس میں سے اس نے بتی جلتی اور بجھتی دیکھی تھی۔ کھڑکی کا بالائی حصہ بند تھا۔ جبکہ زیریں حصہ کھلا ہوا تھا۔ اور اس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔

نارمن نے جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر کھڑکی میں سے اندر تاریک کمرے میں روشنی ڈالی۔ دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک پیدا ہوئی اور ذرا سی کوشش کر کے بلا کوئی آواز پیدا کئے وہ اندر پہنچ گیا۔ اس نے جیمز کو بھی اشارہ کیا اور وہ بھی اسی طرح فوراً اندر پھسل گیا۔ سامنے بستر پر رچرڈ بریڈلی پاجامہ اور قمیض پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ ایک تو بارش اور طوفانی ہواؤں کا شور دوسرے نارمن کی حد سے زیادہ احتیاط۔ رچرڈ کو محسوس بھی نہیں ہوا کہ کمرے میں دو شخص داخل ہو چکے ہیں چونکہ لمحہ لمحہ بدر رہ کر بجلی چمک رہی تھی اسلئے نارمن کی باریک ٹارچ سے نکلنے والی مدھم روشنی پر بھی اسے کوئی شبہ نہیں ہوا۔ وہ تو اپنے تمام حواس مجتمع کر کے باہر ریکو اور پولیس والوں میں ہونے والی گفتگو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

چند لمحے ٹھہر کر نارمن نے اپنی پنسل ٹارچ کا فوکس ادھر ادھر لہرایا اور آخر کار فوکس رچرڈ بریڈلی پر آ کر ٹھہر گیا۔ رچرڈ نے تیزی سے گھوم کر پیچھے کی طرف دیکھا اور اسے جب اپنے قریب ہی دو انسانی سائے نظر پڑے تو چیخنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ

نارمن نے اس پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے ہی لمحہ وہ اپنا فولادی پنجہ اس کے منہ پر رکھ چکا تھا۔

"نابکار تمہارا کھیل اب ختم ہو چکا ہے۔ تمہاری خیریت اب اسی میں ہے کہ اسی طرح کرو جس طرح کہا جائے۔" نارمن نے آہستہ مگر درشت لہجے میں کہا۔ پھر بولا۔" ادھر دیکھو۔"

ٹارچ کی مدھم روشنی میں رچرڈ نے جب قریب ہی اپنے جڑواں بھائی جیمز برٹن کو کھڑے دیکھا تو اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔

"اُف خدا۔ جمی تم۔" رچرڈ نارمن کے ہاتھ کے دباؤ کے باوجود بڑبڑایا۔

"ہاں میں۔ اور اب اگر تم نے اسی طرح نہ کیا جس طرح کہا جائے تو میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ لہذا خیریت چاہتے ہو تو خاموشی سے وہی کرو جو کہا جائے۔" جیمز نے مستحکم لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

نارمن نے رچرڈ کے منہ پر سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ رچرڈ اس قدر مبہوت اور خوفزدہ تھا۔ کہ اس کے منہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ وہ ہکا بکا ہو کر انہیں صرف دیکھے جا رہا تھا۔ وہ حیران تھا۔ کہ اس کا بھائی جمی تو انگلینڈ میں ریمر کے آدمی کی زیر نگرانی قید تھا۔ پھر نیو یارک کس طرح پہنچ گیا۔

"جمی! جلدی سے اپنا یہ سوٹ اتار دو۔" نارمن نے جیمز سے کہا پھر رچرڈ کی طرف رخ کر کے بولا۔" اور رچرڈ تم بھی اپنا یہ پاجامہ اور قمیض اتار دو۔ جلدی کرو ہمارے پاس وقت بہت ہی کم ہے۔"

نارمن کنکولسٹ کے لہجے میں اس قدر رعب تھا۔ کہ رچرڈ بلا لیں و پیش دوسرے

ہی لمحہ پلنگ سے اتر کر نیچے کھڑا ہو گیا اور چند ہی لمحوں بعد وہ مادر زاد ننگا کھڑا ہو گیا تھا۔ جیمز نے بھی دیر نہیں لگائی۔ اور اپنا سوٹ فوراً اتار دیا۔ جیبوں سے اپنی ضروری چیزیں نکالیں اور سوٹ ایک طرف ڈال دیا۔

"یہ سوٹ پہن لو۔" نارمن نے رچرڈ کو قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا اور پھر جیمز سے بولا۔ "تم بھی یہ پاجامہ اور قمیض پہن لو۔ جلدی کرو۔ ایک لمحہ کی غیر ضروری تاخیر بھی تباہ کن ہو سکتی ہے۔"

چند ہی لمحوں کے اندر اندر دونوں بھائی ایک دوسرے کا لباس پہن چکے تھے۔

"کیا اس سے کام چل جائے گا؟ ...... گو ہم دونوں میں انتہا درجے کی مشابہت ہے۔ لیکن پھر بھی۔" جیمز نے نارمن سے سوال کیا۔

"یہ اب خود تمہارے اوپر ہے۔ کوشش کرنا کہ وہ تمہارے بہت قریب نہ آنے پائیں اور زیادہ تر اپنا چہرہ نیچے کی طرف ہی رکھنا تاکہ انہیں غور سے دیکھنے کا موقع ہی نہ ملے۔ تمہاری آوازوں میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔" اتنا کہہ کر نارمن نے دروازے کی طرف دیکھا پھر بولا۔ "ممکن ہے پولیس والے تم سے کچھ سوالات کریں۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم نے کیا کہنا ہے۔ امید ہے کہ اس امتحان سے تم کامیاب گزرو گے۔ اگر خدانخواستہ کوئی گڑبڑ ہوئی تو حوصلہ رکھنا اور یہ مت بھولنا کہ میں تمہارے بہت قریب ہی موجود ہوں گا۔"

نارمن کی بات سن کر جیمز میں ایک نیا حوصلہ پیدا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحہ اس کی نگاہ اپنے اٹیچی کیس پر پڑی تو مزید اطمینان ہو گیا۔ اب وہ آئندہ پیش آنے والے حالات کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار تھا۔

رچرڈ جوتوں کے تسمے باندھ چکا تو نارمن نے حوصلہ دینے کے انداز میں جیمز کی

طرف مسکرا کر دیکھا اور ایک ہاتھ سے رچرڈ کو بازو سے پکڑ کر کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اور پلک جھپکتے ہی دونوں کھڑکی سے باہر پھسل گئے اس تمام کاروائی میں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ لگے ہوں گے۔

باہر تیز بارش ہو رہی تھی۔ اور رہ رہ کر بجلی چمک رہی تھی۔ دونوں کے کپڑے دو منٹ میں ہی شرابور ہو گئے۔ لیکن چونکہ سردی نہیں تھی اس لئے انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ ہوا کی تیزی اور سائیں سائیں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ نارمن اب کافی حد تک مطمئن ہو چکا تھا۔ جبکہ رچرڈ اس کے پہلو میں بھاری قدموں سے چلا جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور اس کا دولت مند بننے کا خواب پریشان ہو چکا ہے۔

نارمن رچرڈ کے بازو کو اپنی فولادی گرفت میں لئے کچھ سڑک کے متوازی جھاڑیوں اور درختوں میں چھپتا ہوا مکان سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ مکان سے کافی دور آ گیا ہے تو ایک مناسب جگہ دیکھ کر جھاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔ اور رچرڈ کو بھی قریب ہی بٹھا لیا۔

چند منٹ بعد ہی اسے مکان کی طرف سے پولیس کار آتی ہوئی نظر آئی۔ جب وہ دور نکل گئی تو نارمن نے اطمینان کا سانس لیا۔ ظاہر تھا کہ پولیس والوں کی نظر اس کی جیگوار کار پر نہیں پڑی تھی۔ اور نہ ہی کیڈلاک ان کی نظروں میں آئی تھی۔ طوفان تھم گیا تھا۔ اور بارش بھی بوندا باندی کی حد تک رک چکی تھی۔

نارمن کا اب یہاں کوئی کام نہیں تھا۔ چنانچہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اپنی کرایہ کی جیگوار کار تک آ پہنچا۔ رچرڈ اب بھی اس کی آہنی گرفت میں تھا۔ ایک سوال رہ رہ کر اس کے ذہن میں ابھر رہا تھا وہ سوچ رہا تھا۔ کہ پولیس والوں

کیوں آئی تھی۔

"بے جوئے۔ تم اتر کر اگلی سیٹ پر چلی جاؤ۔" نارمن نے پچھلی سائڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ پھر بولا۔

"ہمیں ایک اور مسافر کو بھی لے جانا ہوگا۔ جس کے کپڑے بھیگے ہوئے ہیں اور اگر اسے تمہارے ساتھ بٹھایا گیا تو تمہارے کپڑوں کا بھی ستیاناس ہو جائے گا۔"

جوئے حیران ہو کر رچرڈ برٹن کی طرف دیکھنے لگی۔ اسے تعجب ہو رہا تھا۔ کہ نارمن نے "ایک مسافر" کا لفظ کیوں استعمال کیا تھا جبکہ اس کے ساتھ کھڑا ہوا شخص جیمز برٹن کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ کہ غالباً نارمن اور جیمز اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے۔ میگڈا بھی کچھ ایسے ہی انداز میں سوچ رہی تھی۔ جب برٹن پچھلی سیٹ پر اس کے برابر ہی درمیان میں کافی فاصلہ چھوڑ کر بیٹھا تو میگڈا نے اطمینان کی سانس لی اور مسکراتے ہوئے بولی۔

"خدا کا شکر ہے جمی کہ تم دونوں خیریت سے آگئے۔ میرا اور جوئے کا فکر کر کر کے برا حال ہوا جا رہا تھا۔ رہ رہ کر دل میں ہول اٹھ رہا تھا۔ کہ کہیں کوئی حادثہ تو پیش نہیں آ گیا اور یہیں ......"

میگڈا کہتے کہتے اچانک خاموش ہو گئی۔ اس کے برابر بیٹھا ہوا شخص اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ اور اس سے دور ہٹ کر کونے میں لگ کر بیٹھ گیا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ کہ جمی کہیں بیمار تو نہیں ہو گیا یہ سوچتے ہی اس نے رچرڈ کے گیلے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ دیا لیکن پھر شاید چھٹی حس نے بیدار ہو کر تمام کیفیت اس پر عیاں کر دی اور ہلکی سی چیخ اس کے منہ سے نکل گئی۔

"میگڈا! شاید اب حقیقت تم پر منکشف ہو چکی ہے۔ تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا شخص جیمز

نہیں بلکہ اس کا بھائی رچرڈ ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے اس سے تمہاری ملاقات نہیں ہوئی۔" جو نے ابھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر رچرڈ کو دیکھ رہی تھی۔ اور رچرڈ بے حس حرکت بیٹھا ہوا باہر خلا میں گھور رہا تھا۔

"مائی گوڈ۔" کس قدر مشابہت ہے۔ میں تو قسم کھا سکتی تھی کہ یہ جمی ہے۔" میگڈا نے کہا۔

"اب چلتے کیوں نہیں ہو۔ تمہارے کپڑے بری طرح بھیگے ہوئے ہیں۔" جو نے نارمن سے کہا۔

"نہیں ابھی ہم ہوٹل واپس نہیں جائیں گے۔ ابھی کچھ کام باقی ہے رہا سوال کپڑوں کا تو اس گرمی کے موسم میں بھلا ان کا کیا اثر ہوگا..... ہاں مسٹر رچرڈ اب ذرا ہوش میں آجاؤ اور میرے چند سوالات کا جواب دو۔"

نارمن اگلا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ پھر جیب سے سگریٹ نکال کر پہلے خود جلائی اور اس کے بعد سگریٹ کیس رچرڈ کی طرف بڑھا کر کہنے لگا۔

"لو سگریٹ پیو۔ اس سے تمہیں کافی سکون ملے گا..... ہاں تو اب بتاؤ کہ اس تمام منصوبے سے تمہیں کیا کچھ ملنے کی توقع تھی؟"

"مجھے کچھ پتہ نہیں۔ سب کچھ الٹا ہو گیا ہے۔" رچرڈ نے اتنا کہہ کر ایک طویل کش لگایا۔ پھر بولا۔ "اس قدر خطرناک اسکیم میں شامل ہونے کا میرا ہرگز کوئی ارادہ نہیں تھا یہ سب کچھ ان دو امریکیوں اسٹیل اور ریکو کا کیا دھرا ہے اور وہی ذمہ دار ہیں۔"

"مسٹر رچرڈ مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش مت کرو۔ تم بلا کسی جبر کے رضامندی سے اس کے منصوبے میں شریک ہوئے تھے۔ اور تم نے ہی اپنے بھائی کو اغوا کرایا تھا۔"

"نہیں نہیں۔ میں ہرگز نہیں چاہتا تھا۔ کہ وہ اس حد تک جائیں۔ لیکن میں انہیں روک بھی نہیں سکتا تھا اگر میں تعاون کرنے سے انکار کرتا۔ تو وہ مجھے قتل کر دیتے۔" رحیم ڈکلیچ انتہائی افسردہ تھا۔ شدت جذبات سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ اور آواز میں ارتعاش تھا۔

"آپ کا نام شاید نارمن لنکولسٹ ہے۔ میں تمہارے متعلق بہت کچھ سن چکا ہوں لیکن اس وقت یقین نہیں کیا تھا۔ لیکن اب میں نے تمہارے کارنامے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیے ہیں۔ خیر میں خوش ہوں۔ خدا گواہ ہے کہ میں بہت خوش ہوں کہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے مجھے لوٹ کے مال میں سے ایک پیسہ بھی نہیں دینا تھا۔ وہ دونوں امریکی ریمر کو ڈبل کراس کرنے کی اسکیم بنا چکے تھے۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مجھے بھی ڈبل کراس کرتے اور ممکن ہے قتل کر دیتے۔"

چلو آگے بھی تو کچھ بتاؤ۔" نارمن نے کہا۔

"صبح ریمر خود آئے گا۔ پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے اس نے مجھے بینکنگ کارپوریشن لے جانا تھا۔"

"بہت خوب تو گویا ریمر صبح آٹھ بجے آئے گا۔" نارمن نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا پھر بولا۔

"یہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا۔ کہ اسٹیل اور ریکو اپنے باس کو ڈبل کراس کرنا چاہتے ہیں؟"

"وہ تمام منصوبہ بنا چکے ہیں اور مجھے بھی اس میں گھسیٹ لیا تھا۔ طے یہ ہوا تھا۔ کہ جوں ہی صبح ریمر آئے گا اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد اسے وہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کے بعد ریڈ پہنچ کر غنیمت کو تین برابر حصوں میں تقسیم

کر لیا جائے گا۔"

"اس کا مطلب ہے کہ وہ اب بھی اپنے منصوبے پر عمل کریں گے۔ کیونکہ انہیں محسوس نہیں ہوگا۔ کہ اصل جیمز برٹن کو تمہاری جگہ پہنچا دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے تم خوش قسمت ہو کہ بچ گئے انہوں نے ابھی تمہیں ایک دمڑی بھی نہیں دی تھی۔ اور تمہیں ہلاک کر کے تمام رقم خود ہی ہضم کر جانی تھی۔ اب میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر خیریت چاہتے ہو تو اپنی زبان بند رکھنا جو واقعات گذرے ہیں ان کے متعلق ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالنا۔ بس سمجھ لو کہ تمہارے لئے سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔"

"کیا ... کیا تمہارا مطلب ہے کہ مجھے انگلینڈ میں پولیس کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ ... لیکن نہیں اب میں کسی طرح بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب بھی ریمر کو معلوم ہوگا وہ مجھے قتل کرا دے گا۔"

تمہیں کوئی ہلاک نہیں کر سکے گا۔ تم جلد از جلد نیو یارک سے کہیں دور چلے جاؤ۔ تم انگلینڈ بھی نہیں جاؤ گے میں اسی وقت تمہیں نیو یارک لئے چلتا ہوں۔ وہاں سے صبح تم ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کیلیفورنیا چلے جاؤ۔ وہاں تم ہر طرح محفوظ رہو گے۔"

"مگر یہ بھی ناممکن ہے۔ میرے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔"

نارمن نے جیب سے بٹوا نکالا۔ اور اس میں سے چند بڑے نوٹ رچرڈ برٹن کو دکھاتے ہوئے بولا۔

"یہ پندرہ سو ڈالر ہیں جو میں تمہارے لئے اپنی بیوی کو دے رہا ہوں۔ اگر میں صبح تک واپس نہ آیا تو یہ پندرہ سو ڈالر تمہیں مل جائیں گے۔"

"مگر میں نے ایسا کونسا نیک کام کیا ہے جس کے صلے میں تم مجھے یہ رقم دے رہے ہو

میں نے تو اپنے بھائی کی تباہی و بربادی کا سامان کیا تھا۔"

"تمہارے بھائی کی عزت و نیکنامی کو ہی مد نظر رکھتے ہوئے میں تمہیں یہ رقم دے رہا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کی عزت و وقار پر کوئی حرف آئے۔ اور رقم تمہیں اسی صورت میں ملے گی کہ تم کیلیفورنیا کے جہاز پر سوار ہو جاؤ۔"

"نارمن ڈیئر۔" جو نے پہلی مرتبہ گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے بولی۔" اس سے تمہارا کیا مطلب ہے کہ اگر میں صبح تک واپس نہ آیا اور دوسری طرف تم کہہ رہے ہو کہ تم رچرڈ کو لے کر ابھی نیویارک جا رہے ہو۔"

"وہ دراصل میں بھول گیا تھا۔ میرا مطلب تھا۔ کہ تم اسے لے کر نیویارک جا رہی ہو۔" نارمن نے مسکرا کر کہا۔

"ٹھہرو ٹھہرو۔ میری بات بھی سنو۔ میں بڑی دیر سے یہ جاننے کے لئے بے تاب ہوں کہ جمی کہاں ہے۔" میگڈا نے بے تابی سے سوال کیا۔" تم کہتے ہو کہ جمی نے رچرڈ کی جگہ لے لی ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ تم اسے ان خوفناک قاتلوں کے درمیان چھوڑ آئے ہو۔ جن کے نزدیک انسانی زندگی کی کوئی وقعت ہی نہیں ہے۔"

نہیں میگڈا اس طرح گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا منگیتر حالات سے عہدہ برآ ہونے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے اس کے علاوہ میں خود بھی واپس جا رہا ہوں اور اس کا ہر طرح خیال رکھوں گا۔" اتنا کہہ کر نارمن دروازہ کھول کر گاڑی سے اتر گیا اور پچھلا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے بعد وہ تین چار منٹ تک ایک لمبی مضبوط ڈوری سے رچرڈ برٹن کے ہاتھ پاؤں باندھتا رہا۔

"مسٹر برٹن مجھے یقین تو ہے کہ تم راستے میں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں کرو گے۔ مگر چونکہ تمہارے

ساتھ صرف دو عورتیں ہیں جن میں سے ایک ڈرائیونگ کرنے میں مصروف ہو گی۔ اس لئے میں کسی قسم کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ دراصل تمہارا کوئی اعتبار نہیں۔ ممکن ہے تم کوئی شرارت کر ہی بیٹھو۔"

"ٹھیک ہے مسٹر نارمن تم جو بھی کرو جائز ہے۔ مجھے ہرگز کوئی اعتراض نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو میرے بھائی کی عزت و وقار کو بچانے کے لئے کر رہے ہو۔ لیکن افسوس کہ تم اس میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ وہ اس قدر خطرناک لوگ ہیں کہ جمی کا بچ کر نکل آنا ناممکن ہی نظر آتا ہے؟"

"یہ سب باتیں تم مجھ پر چھوڑ دو....... جوئے ڈارلنگ اب تم جاؤ۔ میری فکر نہ کرنا۔ میں اگر اسٹیل اور ریکو جیسے دو بدمعاشوں سے نپٹنے کی اہلیت نہیں رکھتا تو پھر لعنت ہے مجھ پر۔ میں ساڑھے نو بجے تک ہوٹل پہنچنے کی کوشش کروں گا۔"

"مگر کار تو میں لے جا رہی ہوں۔ تم کیا پیدل چل کر آؤ گے! جوئے نے بے چینی سے سوال کیا۔

"میڈلین ہاؤس میں اس وقت دو کاریں کھڑی ہیں۔ اب تم جانے والی بات کرو"
اتنا کہہ کر نارمن ایک طرف کو ہو گیا۔

جوئے نے انجن اسٹارٹ کیا۔ ہیڈ لائٹس روشن کیں۔ اور گاڑی ایک جھٹکے کے ساتھ روانہ ہو گئی۔ نارمن کئی منٹ تک کار کی عقبی سرخ بتیوں کو پہلے مدھم اور پھر غائب ہوتے ہوئے دیکھتا رہا۔ پھر میڈلین ہاؤس کی طرف چل پڑا۔ بارش بند ہو چکی تھی۔ اور اکا دکا تارے بھی نکل آئے تھے۔

"اچھا تو پھر صبح آٹھ بجے آ رہا ہے اس سے بھی ملاقات ہو جائے تو اچھا ہے۔"

نارمن خود بخود ہی بڑبڑا رہا تھا۔

لونگ روم میں ابھی تک روشنی ہو رہی تھی۔ صدر دروازہ جیسا کہ نارمن کو توقع تھی غیر مقفل ہی تھا۔ چنانچہ نارمن سیدھا بلا جھجھک درا تا چلا گیا۔ اس کے دائیں ہاتھ میں اس کا ریوالور تھا۔

"میرے محترم دوستو میں تم سے ملاقات اور تمہاری مزاج پرسی کے لئے پہنچ گیا ہوں۔"

نارمن نے لونگ روم میں داخل ہوتے ہی ہانک لگائی۔

اسٹیل سامنے میز پر رکھے ہوئے گلاس میں بوتل میں سے شراب ڈال رہا تھا۔ جبکہ ریکو ایک آرام کرسی پر پڑا ہوا اونگھ رہا تھا۔ آواز سن کر جب انہوں نے دروازے میں کھڑے ہوئے نارمن کو دیکھا تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ چہروں پر موت کی زردی چھا گئی اور نارمن کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے گھورنے لگے۔ کئی لمحوں کے بعد ریکو نے اپنے آپ پر قابو پایا تو بولا۔

"نارمن تم؟"

"جی ہاں میں۔ بذات خود۔ لیقین رکھو کہ تم اس وقت کوئی خواب نہیں دیکھ رہے بلکہ میں گوشت پوست کا نارمن تمہارے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔" نارمن نے ٹھوکر مار کر اپنے پیچھے دروازہ بند کیا پھر دوبارہ بولا۔ "یہ کھلونا میرے ہاتھ میں دیکھتے ہو لہٰذا سمجھ داری کا تقاضہ یہی ہے کہ کسی قسم کی شرارت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔" نارمن نے ریوالور لہراتے ہوئے کہا۔ پھر آواز کو ذرا بلند کرتے ہوئے بولا۔

"جیمی! میدان صاف ہو چکا ہے اب تم آسکتے ہو۔"

"جیمی؟" ریکو اور اسٹیل دونوں نے بیک وقت حیران ہو کر سوالیہ انداز میں کہا۔

"جی ہاں جمی یعنی جیمز برٹن۔ میں تمام کام مکمل کرنے کے بعد تمہاری خیریت دریافت کرنے آیا ہوں۔"

اسی وقت جیمز برٹن بیڈروم کے دروازے سے اندر داخل ہوا اور نارمن اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"جمی! اب ذرا ان دونوں کو ان کے کھلونوں سے محروم کر دو۔ اس کے بعد ایک چادر کو پھاڑ کر لمبی لمبی مضبوط پٹیاں بنا لو اور ان کی شکلیں کس دو۔ میں نہیں چاہتا کہ صبح جب ریمر یہاں آئے تو یہ کسی قسم کی مداخلت کریں۔"

نارمن کا لہجہ اسی قدر پر رعب اور متاثر کن تھا۔ کہ دونوں بدمعاش جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے ذرا سی بھی شرارت کرنے کی کوشش کی تو نارمن گولی مارنے سے دریغ نہیں کرے گا۔

جیمز برٹن نے دونوں کی بغلوں کے نیچے سے پستول نکال لیے۔ لیکن اسی وقت صدر دروازہ پر شور طور پر کھلا اور ریمر اپنے دو گرگوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ یہ وہ گرگے وہی تھے جن کو اسٹیل اور ریکو کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تھا۔ اور جو پولیس کی آمد سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک کا نام لیوگی اور دوسرے کا نام میٹی تھا۔

۱۶

تین آدمیوں کی اچانک آمد نارمن کے لئے قطعاً غیر متوقع تھی۔ بہرحال اس

نے اپنے دماغ کو حاضر رکھا اور تیزی سے تین قدم ایک طرف ہو گیا۔ اب صورتحال یہ تھی۔ کہ وہ بیک وقت اسٹیل اور ریکو اور نو آمدہ تینوں کو کور کئے ہوئے تھا۔

"تم غالباً ریمیر ہو۔" نارمن نے نہایت سرد لہجے میں کہا۔

ریمیر کی نظر لگاتار نارمن کے ریوالور پر لگی ہوئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد اس نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو حیران رہ گیا۔ وہ پاجامہ قمیض میں ملبوس جیمز برٹن کو اب تک رچرڈ ہی سمجھ رہا تھا اسے غلط فہمی تھی کہ سامنے کھڑا ہوا شخص رچرڈ برٹن ہی ہے اور اس سے باغی ہو گیا ہے۔ جیمز برٹن اس طرح تن کر کھڑا ہوا تھا۔ کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں اسٹیل اور ریکو سے برآمد کردہ پستول تھے۔ جن کا رخ اسٹیل اور ریکو کی طرف تھا۔

"کھڑے منہ کیا تک رہے ہو۔" ریمیر نے لیوگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور آنکھوں سے جیمز کی طرف اشارہ کیا۔

لیوگی نے جوں ہی جیمز کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پستول کی طرف ہاتھ بڑھایا پستول سے ایک شعلہ نکلا اور اس کا ہاتھ لہولہان ہو گیا۔

"تم بھی کوشش کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔" نارمن نے ریمیر کی طرف دیکھتے ہوئے طنزاً کہا۔

ریمیر حیران نگاہوں سے ناقابل یقین انداز میں نارمن کنکوسٹ کو دیکھے جا رہا تھا اور اس کی چستی و پھرتی اور شخصیت سے کسی حد تک متاثر نظر آ رہا تھا۔ آخر کار بولا۔

"تم کون ہو؟"

"مجھے لوگ نارمن کنکوسٹ کہتے ہیں۔" نارمن نے مسکراتے ہوئے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"نارمن۔۔۔۔؟ ۔۔۔۔ کیا تم وہی تو نہیں ہو۔ جس نے لندن میں ریکو اور اسٹیل

کے لئے مصیبت کھڑی کر دی تھی!" ریمر نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے نارمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اندازہ بالکل درست ہے۔ میں وہی نارمن ہوں اور اب تمہارے لئے مصیبت بن کر اہر یلیہ پہنچ چکا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم صبح آٹھ بجے یہاں آنے والے تھے۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ تم اپنا پروگرام تبدیل کر کے اس وقت یہاں کیوں آوارد ہوئے ہو..... خیر اس تبدیلی سے میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑا۔ مسٹر میٹی تم اپنا ریوالور نکال کر فرش پر ڈال دو۔" نارمن نے ریمر کی طرف سے ایک لمحہ کے لئے نگاہیں ہٹا کر گروگر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

میٹی گروگر پہلے ہی لیوگی کا انجام دیکھ چکا تھا۔ اس نے ریمر کی طرف دیکھا جیسے نگاہوں ہی نگاہوں میں اس سے ہدایات طلب کر رہا ہو۔ لیکن ریمر نارمن کی پر رعب شخصیت سے متاثر ہو چکا تھا۔ دوسرے نارمن کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ براہ راست اس کے سینے کی طرف تھا۔ اس لئے کسی قسم کی گڑبڑ کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ چنانچہ بلا حیل و حجت پستول نکال کر نیچے ڈال دیا۔

"جمی! آگے بڑھ کر ذرا جلدی سے ریمر کی بھی تلاشی لے ڈالو..... نہیں میرے دوست ہلنے جلنے کی کوشش مت کرو۔ اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو انجام کے خود ذمہ دار ہو گے۔" نارمن نے پہلا فقرہ جیمز برٹن اور دوسرا ریمر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کا ہاتھ آہستہ آہستہ جیب کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جیمز برٹن تیزی سے ریمر کی طرف بڑھا اور اس کی ہپ پاکٹ سے ریوالور نکال کر دور کونے کی طرف پھینک دیا

"مسٹر ریمر! تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ جسے تم دیکھ رہے ہو وہ تمہارا چچہ اور تمہارے ہاتھوں میں کھلونا بن جانے والا رچرڈ برٹن نہیں ہے بلکہ اس کا بھائی جیمز برٹن ہے۔ آج تمام رات میں بہت زیادہ مصروف رہا ہوں۔ یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ ہے۔" نارمن اتنا کہہ کر ردعمل دیکھنے کے لئے گھور گھور کر ریمر کی طرف دیکھنے لگا۔ ریمر کو جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔ وہ ایک نظر جیمز کی طرف دیکھ کر اچھلا پھر بولا۔

"اف خدایا..... کیا تم ٹھیک کہہ رہے ہو؟"

نارمن جواب دینے کی بجائے جیمز برٹن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"جمی! خواب گاہ میں جا کر ایک چادر پھاڑ کر مضبوط دھجیاں بناؤ۔ اور انہیں بل دیکر ان کے ہاتھ پیر باندھ دو۔" نارمن اس وقت اسٹیج پر پوری طرح چھایا ہوا تھا۔ ہر شخص کے دل میں اس کا رعب بیٹھ چکا تھا۔

جیمز برٹن دو منٹ کے اندر ہی نارمن کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسٹیل اور ریکو کے ہاتھ پشت کی جانب کس چکا تھا۔ اس کے بعد نارمن نے ریمر اور گمر وگر کی طرف اشارہ کیا اور جیمز نے ان دونوں کے ہاتھ بھی پشت کی طرف کر کے باندھ دیئے۔ نارمن کے ریوالور کا رخ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کی طرف سے نہیں بدلا تھا۔ لیوگی ایک کرسی پر پڑا ہوا اپنے زخمی ہاتھ کی تکلیف کی شدت سے کراہ رہا تھا۔

"بہت خوب۔ اب ہم چند منٹ آرام کر سکتے ہیں۔" جب سب کے ہاتھ باندھے جا چکے تو ریوالور نیچے کرتے ہوئے نارمن نے کہا۔

جیمز برٹن کے لئے یہ سب کچھ ناقابل یقین تھا۔ حالانکہ سب کچھ اس کی نگاہوں کے سامنے ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک تنہا آدمی نیویارک کے چھٹے ہوئے خوفناک

ترین مسلح قاتلوں کو بے بس کر دے۔

"مسٹر ریمر گستاخی کے لئے معافی چاہتا ہوں۔" نارمن اتنا کہہ کر آگے بڑھا اور ریمر کے کوٹ کے بٹن کھول کر اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ ہاتھ جیب باہر آیا۔ تو اس میں ایک بڑا اور بھاری چرمی بٹوہ تھا، جو نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ نارمن نے بٹوہ کھول کر نوٹوں پر ایک نظر ڈالی اور بٹوے کو اپنی جیب میں منتقل کرتے ہوئے بولا۔

"مسٹر ریمر! تم سے زیادہ مجھے اس رقم کی ضرورت ہے۔ میں پہلے ہی بہت زیادہ خرچ کر چکا ہوں۔ چنانچہ امید ہے کہ اس رقم سے میری تلافی ہو جائے گی۔ میرا اندازہ ہے کہ دس ہزار ڈالر کے قریب ہوں گے۔ کیا خیال ہے؟"

اس کے ساتھ ہی نارمن نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

"اس وقت تم لوگ بھیگی بلی بنے ہوئے ہو کیونکہ میرے ہاتھ میں ریوالور ہے اگر یہی ریوالور تمہارے ہاتھ میں ہوتا تو تم شیر ہوتے؟"

ریمر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تو اس شش و پنج میں پڑا ہوا تھا۔ کہ نارمن کا اگلا اقدام کیا ہوگا۔

نارمن لیوگی کے زخمی ہاتھ پر پٹی باندھ رہا تھا۔ زخم کوئی زیادہ خطرناک نہیں تھا گولی دراصل پستول کے بٹ پر لگی تھی۔ اور پھسل کر ہتھیلی کو معمولی سا نقصان پہنچا کر دیوار میں جا لگی تھی۔

"جمی تم جلدی سے خواب گاہ میں جا کر اپنے بھائی کا سوٹ پہن لو۔"

جمیز اس کے ساتھ ہی خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا اور نارمن نے ایک لمبی اور مضبوط رسی تلاش کر کے تمام بدمعاشوں کو اچھی طرح جکڑ دیا۔ باندھتے ہوئے تو وہ پہلے بھی جھجک

لیکن نارمن مزید اطمینان کر لینا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اب چلیں۔" نارمن جیمز کو خواب گاہ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ کر بولا۔ پہلے اس کا خیال تھا۔ کہ ریمر سے کچھ مفصل گفتگو کرے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ یہ تو وہ پہلے ہی اندازہ لگا چکا تھا۔ کہ ریمر صبح آٹھ بجے آنے کی بجائے اس وقت کیوں آیا تھا۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ لیوگی اور بیٹی نے پولیس کو آتے ہوئے دیکھ کر ریمر کو کہیں سے فون پر اطلاع دے دی ہوگی۔ اور ریمر نے ان کو وہیں ٹھہرنے کی ہدایت کی ہوگی اور خود فوراً روانہ ہو گیا ہو گا۔

نارمن جب جیمز کو ساتھ لے کر باہر نکلا تو مطلع بالکل صاف ہو چکا تھا۔ ریمر کی کیڈ لاک باہر کھڑی ہوئی تھی۔ نارمن نے انجن اسٹارٹ کیا۔ اور گاڑی کا رخ نیویارک کی طرف موڑ دیا۔ بڑی اور قیمتی کار ہچکولے کھاتی ہوئی تیزی سے چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں کچی سڑک پیچھے رہ گئی اور پختہ سڑک پر کیڈ لاک ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ نارمن نے جب اپنے ہوٹل کے سامنے گاڑی روکی تو صبح کے آثار نمودار ہو چکے تھے۔

جوئے اور میگڈا دونوں جاگ رہی تھیں۔ میگڈا دوڑ کر جیمز کے بازوؤں میں سما گئی مگر جلد ہی اسے جوئے اور نارمن کا خیال آ گیا۔ اس لئے جدا ہو کر نارمن اور جیمز پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔

"نہیں بھئی۔" نارمن مسکراتے ہوئے بولا۔ "بے تابی سے کام نہیں چلے گا۔ سب سے پہلے تو میں غسل کرنا چاہتا ہوں تاکہ تازہ دم ہو کر تمہیں سب کچھ بتا سکوں۔

پندرہ بیس منٹ میں ہی نارمن اور جیمز برٹن دونوں نہا دھو کر فارغ ہو چکے تھے۔

نارمن نے اپنا بہترین سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔

رچرڈ برٹن بھی قریب ہی ایک کمرے میں موجود تھا۔ جس وقت نارمن اس کے کمرے میں پہنچا تو وہ نارمن کو بہترین سوٹ میں اور تازہ دم دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کے دل میں نارمن کا رعب کچھ اس طرح بیٹھ چکا تھا۔ کہ وہ اس کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے تیار تھا۔

"مسٹر رچرڈ! پندرہ منٹ کے اندر میرے ساتھ ہوائی اڈے پر چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

اتنا کہہ کر نارمن نے ناشتہ منگوایا اور ناشتہ کرتے ہوئے تمام واقعات مختصر طور پر دہرا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے اچھا خاصا لطف اٹھایا ہے۔ یقین نہیں آتا۔ کہ تم نیویارک کے خوفناک ترین مجرم اور قاتلوں کے بادشاہ ریمر کو باندھ کر بے دست و پا کر کے چھوڑ آئے ہو" جوئے نے تعریفی نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں خود حیران ہوں کہ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے کس طرح ہو گیا!" میگڈا جیمز کی طرف دیکھتے ہوئے بولی پھر کہنے لگی۔ "خیر جو بھی ہوا اور جیسے بھی ہوا مجھے تو سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ میرا جیمی میرے پاس پہنچ گیا ہے۔

"مسٹر نارمن! میں کن الفاظ میں تمہارا شکریہ ادا کروں؟" جیمز نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی موقع ہے۔ ابھی کافی کام کرنا ہے.... ..... جوئے ڈارلنگ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ کیا تمہیں یاد ہے۔" نارمن نے جیمز کی طرف سے چہرہ موڑ کر جوئے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اچھی طرح یاد ہے۔ بے فکر رہو۔" جوئے نے جواب دیا۔

نارمن رچرڈ برٹن کو لے کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ دونوں بھائیوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے سے ملنا نہیں چاہتا۔ رمیر کی کیڈلاک باہر تیار کھڑی تھی۔ نیو یارک کی سڑکیں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ نارمن اندھا دھند تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرتا ہوا جلد ہی آئڈل وائلڈ کے ائرپورٹ پر پہنچ گیا۔ اور جیٹ طیارے پر رچرڈ کے لئے ایک نشست لائن انگلینڈ کے لئے مخصوص کرانے میں اسے کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ طیارہ ایک گھنٹہ کے اندر پرواز کرنے والا تھا۔

"یہ لو یہ پندرہ سو ڈالر ہیں۔ جہاز کا کرایہ بھی میں نے اس میں سے وضع نہیں کیا۔ لیکن میری ایک نصیحت یاد رکھنا۔ وہ یہ ہے۔ کہ رمیر جیسے خطرناک آدمیوں کے نزدیک بھی مت جانا۔" نارمن نے نوٹوں کا بنڈل رچرڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

جواب میں رچرڈ نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن جذبات سے اس قدر مغلوب تھا۔ کہ اس کی زبان نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔ جب جہاز پرواز کر گیا تو نارمن نے اپنے آپ کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کیا۔ جیسے ایک بہت بھاری وزن اس کے سر سے اتر گیا ہو۔ اس کے بعد وہ ہوائی اڈے کے ریسٹورنٹ میں چلا گیا۔ چند ہی منٹ گذرے تھے کہ جوئے اور میگڈا بھی مع تمام سامان کے پہنچ گئیں۔ نارمن کی ہدایت کے مطابق جوئے ہوٹل کا بل ادا کر کے اور تمام سامان لے کر بذریعہ ٹیکسی ہوائی اڈے پر پہنچ گئی تھی۔

"نارمن ڈیر ہر کام پروگرام کے مطابق ہو رہا ہے۔ جیمز برٹن نہایت پرسکون تھا۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے روانہ ہو چکا تھا۔" جوئے نے چائے کا ہلکا سا گھونٹ بھرنے کے بعد کہا۔

"مسٹر نارمن میں حیران ہوں کہ تم نے جمی پر پتہ نہیں کیا جادو پھونک دیا ہے۔

میں نے اسے اس قدر پرسکون اور مطمئن پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ جتنا کہ وہ ابھی روانہ ہونے سے پہلے نظر آ رہا تھا۔ میگڈا مسکراتے ہوئے بولی وہ اس وقت بڑی ہشاش بشاش نظر آ رہی تھی۔

مس میگڈا میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ تمہارا منگیتر بخیریت تمہیں مل گیا اور اس کی عزت و وقار اور اس کا مستقبل بھی داغدار ہونے سے بچ گیا۔ آج اس نے بڑی حوصلہ مندی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مجھے جو اس قدر شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جیمز کی مدد کے بغیر ناممکن تھی۔"

چند منٹ ہی گزرے تھے۔ کہ جیمز برٹن دروازے سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ جو قیمتی سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ ظاہر تھا۔ کہ وہ یونائیٹڈ بنکنگ کارپوریشن کے نمائندے ہوں گے۔ جو جیمز برٹن کو ریو جانے والے طیارے پر سوار کرانے کے لئے ساتھ آئے تھے۔

"مسٹر نارمن دیکھ رہے ہو وہ کس قدر تازہ دم اور پرسکون نظر آ رہا ہے" میگڈا خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھی۔

"ہاں مس میگڈا میں دیکھ رہا ہوں اور میں بھی تمہاری خوشی میں برابر شریک ہوں لیکن اب ذرا غور سے میری بات سنو۔ میں نے لندن جانے والے جہاز پر تین سیٹیں مخصوص کرائی ہیں اور ہم نصف گھنٹے کے اندر لندن کے لئے پرواز کرنے والے ہیں۔ مگر ابھی مجھے ایک اور ضروری کام کرنا ہے۔ نیویارک کا میرا یہ دورہ بہت مختصر رہا ہے اور میں خود بھی ضرورت سے ایک منٹ بھی زیادہ امریکہ کی سرزمین پر رہنا نہیں چاہتا یہاں کی پولیس بہت چوکنی ہے ہمیں کافی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔"

"مگر مسٹر نارمن جن بدمعاشوں کو تم باندھ کر چھوڑ آئے ہو ان کا کیا بنے گا!" میگڈا پر تشویش انداز میں بولی۔ وہ اس وقت تر و تازہ گلاب کے پھول کی طرح حسین نظر آرہی تھی۔

"وہی کام تو اب میں کرنے جا رہا ہوں۔" نارمن نے جواب دیا۔

"مجھے ایک اور فکر بھی ہے۔ لندن سے لے کر یہاں تک تم ایک بڑی رقم خرچ کر چکے ہو اور یہ سب کچھ تم نے میری اور ممی کی خاطر کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ممی تمہاری تمام رقم جلد ہی ادا کر دے گا۔"

"بھول جاؤ۔ وہ رقم میں پہلے ہی وصول کر چکا ہوں۔ بلکہ تمام اخراجات جو میں نے کئے ہیں اس سے بھی بہت زیادہ ..... یہ دیکھو یہ تحفہ مجھے ریمر کی طرف سے ملا ہے۔" نارمن نے جیب سے بھاری چرمی بٹوہ نکال کر میگڈا اور جوئے کو دکھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور باہر نکل گیا۔

قریب ہی ایک ٹیلیفون بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے سکہ نکال کر ڈالا۔ اور نمبر ڈائل کرنے کے بعد ریسیور کان سے چپکا لیا۔ چند سیکنڈ کے بعد ایک بھاری اور پر رعب آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔"

"ہیلو۔ نیویارک پولیس۔ میرا خیال ہے کہ آپ لوگ نیویارک کے مشہور و معروف بدمعاش اور قاتل ریمر سے تو ضرور اچھی طرح واقف ہوں گے۔" نارمن ماؤتھ پیس میں بولا۔

"کون بات کر رہا ہے؟ اور یہ ریمر کا کیا قصہ ہے؟" وہی بھاری آواز آئی۔

"تمہارے اس موٹے چوہے کو چند اور چوہوں کے ساتھ میں نے چوہے دان میں قید کر دیا ہے۔ وہ اپنے چار گرگوں کے ساتھ میڈلین ہاؤس میں واقع ویسٹ چیسٹر کنٹری میں قید ہے۔"

"کیا مطلب!؟"

"مطلب صرف یہ ہے کہ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ میڈلین ہاؤس میں اس حالت میں پڑا ہوا ہے کہ ان سب کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں اور اگر ان کی خبر نہ لی گئی تو فاقوں سے مر جائیں گے۔ ان میں سے ایک زخمی بھی ہے اور اسے شاید طبی امداد کی ضرورت ہے۔"

"تم اپنا نام کیوں نہیں بتاتے کہ تم کون ہو اور کہاں سے بات کر رہے ہو۔ تمہاری بات پر کس طرح یقین کیا جائے۔ کہ ریبر جیسا خوفناک آدمی اپنے ساتھیوں کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے۔ بھلا یہ کوئی ماننے والی بات ہے!"

"چلو ٹھیک ہے یقین کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے میں تو اب اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ یہی بات پولیس والوں کو ٹیلیفون پہ بتا دوں۔ وہ شاید تم لوگوں سے زیادہ تیز ثابت ہوں گے۔ اور تم خود ہی اخباروں میں صفحہ اول پر تمام حقیقت پڑھ لوگے۔" اتنا کہہ کر نارمن نے تیزی سے سلسلہ منقطع کر دیا اور دوسرا سکہ ڈال کر ایک بڑے اخبار کا نمبر ڈائل کر کے وہی بات اخباری ایڈیٹر کو بتا دی۔ اور اس کے بعد بوتھ سے نکل آیا پھر جوئے اور میگڈا کو ساتھ لے کر پرواز کے لئے تیار کھڑے ہوئے جہاز کی طرف بڑھ گیا۔ چند منٹ کے بعد ہی وہ تینوں لندن کی طرف پرواز کر رہے تھے۔

ختم شد

کامران سیریز کی ۹۷ ویں پیشکش

- چاند کی زرد اور سپاٹ کرنوں میں کارلون کی لاش پر جمے ہوئے خون کے چکتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ دو مواقع یقینی طور پر ایسے ہوتے ہیں جب آدمی غفلت کی گہری نیند سوتا ہے۔ پہلا موقع وہ جب وہ کسی عورت سے عملی طور پر اظہار محبت کرنے کے بعد سو رہا ہو اور دوسرا وہ جب وہ موت کی گہری نیند سو رہا ہو۔
- صرف سات منٹ کے بعد اسی گھر میں جینی کیسل مین کے لباس کو خون نے سرخ عروسی رنگ میں رنگ دیا تھا۔ محبت کی قربان گاہ پر ایک کشتہ محبت نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا تھا۔ اور میں سوچ رہا تھا۔ کہ دو مواقع یقینی طور پر ایسے ہوتے ہیں جب ایک عورت غفلت کی گہری نیند سوتی ہے۔
- اسی کہانی کی ایک اور لڑکی لولا سگریٹ سلگا کر میری طرف بڑھی میری نگاہیں اس کے نیم عریاں جسم پر مرکوز تھیں اس نے کہا۔ "آؤ دوستی کر لیں۔" اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلتا ہوا سگریٹ تیزی سے میرے گالوں سے لگا دیا۔ میں سنبھلنے کی کوشش میں مصروف تھا کہ اس نے جھپٹ کر میری پیٹی میں سے ریوالور نکال لیا اور مجھی پر تان دیا۔

مائک راسکو کے ناول بہ مفہوم "میری قبر کے لئے ایک آنسو" کا آزاد ترجمہ بعنوان "موت کی نیند" سراج الدین شیدا نے کیا ہے۔ کوئی باب قتل و غارت گری کے مناظر اور رنگینیوں کی [illegible] سے محروم نہیں۔

کامران سیریز کے انمول اور معرکتہ الآرا دلچسپ جاسوسی ناول

کتاب	مصنف	مترجم	قیمت	کتاب	مصنف	مترجم	قیمت
قیدی حسینہ	رچرڈ ڈالس ایتھر	مسلم رحمانی	۲/۲۵	کوہ پیما انسان	سکیس روہمر	اثر نعمانی	۲/۵۰
بیباک قاتل	" "	سراج الدین شیدا	۲/۲۵	خوبصورت لاش	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵
لالچی حسینہ	جیمس ہیڈلے چیز	صدیق احمد	۲/۲۵	تحکمہ	رچرڈ ڈالس ایتھر	" "	۲/۲۵
سنگدل مجرم	رچرڈ ڈالس ایتھر	مسلم رحمانی	۲/۲۵	خونی وصیت	کارٹر براؤن	" "	۲/۲۵
قاتل کا اغوا	" "	اثر نعمانی	۲/۲۵	کمرہ نمبر ۲۲	اے اے فیئر	" "	۲/۲۵
چالاک جاسوس	اے اے فیئر	" "	۲/۲۵	غدار کنول	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵
مجرم قانون	رچرڈ ڈالس ایتھر	" "	۲/۲۵	ہرا دروازہ	اے اے فیئر	" "	۲/۲۵
چھ سال بعد	اے اے فیئر	" "	۲/۲۵	زہریلی آواز	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵
احمق مجرم	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵	پوڈر کی ڈبیہ	" "	" "	۲/۲۵
پتھر کی انگوٹھی	" "	" "	۲/۲۵	سراغرساں کتا	" "	" "	۲/۲۵
لاش کی چوری	" "	" "	۲/۲۵	خوبصورت انتقام	ایڈگر ویلس	" "	۲/۲۵
نقلی تصویر	" "	" "	۲/۲۵	مغرور مجرم	جان ڈکس کار	" "	۲/۲۵
کیمرے کا راز	" "	" "	۲/۲۵	نقلی لاش	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵
جعلی نشان	ارل اسٹینلے گارڈنر	" "	۲/۲۵	قانونی قتل	اے اے فیئر	" "	/۲۵
دشمن دوست	مائک ہیریٹ	" "	۲/۲۵	پراسرار کچھوا	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵
قاتل ہیرے	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵	ڈائری کا راز	بریٹ ہالیڈے	" "	۲/۲۵
خونی دستاویز	رچرڈ ڈالس ایتھر	مسلم رحمانی	۲/۲۵	سرخ ماچس	جیمس ہیڈلے چیز	" "	۲/۲۵

معصوم قاتلہ	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۲/۲۵	پراسرار جزیرہ	رچرڈ ولیس اتھر	مسلم رحمانی	۳/-
لاشوں کی برسات	"	"	۲/۲۵	خونی ٹرک	جیمس ہیڈلے چیز	سراج الدین شیدا	۳/-
بدنصیب مجرم	"	"	۲/۲۵	میامی واردات	بار کلے گرے	ایف ایم صدیقی	۳/۵۰
چالاک قاتل	"	"	۲/۲۵	جاسوس جج	رچرڈ ڈالیس اتھر	سراج الدین شیدا	۳/-
ہیروئن کی تلاش	"	"	۲/۲۵	عیاش حسینہ	نک کواری	"	۳/-
خوش نصیب حسینہ	"	"	۲/۲۵	خوفناک سایہ	ہنری ولسن	مسلم رحمانی	۳/-
سونے کی چڑیا	الیسٹر میکلین	"	۳/۵۰	شب کا مسافر	ڈونالڈ ہملٹن	سراج الدین شیدا	۳/-
آخری فیصلہ	جیمس ہیڈلے چیز	"	۲/۵۰	سونے کی کان	برٹ الیڈے	ایف ایم صدیقی	۳/-
خونی مائیکروفون	جیمس ہیڈس	سراج الدین شیدا	۲/۵۰	مقتول کا اغوا	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۳/۵۰
مطلبی دوست	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۲/۵۰	خاموش انتقام	ڈیوس گوڈس	سراج الدین شیدا	۳/-
ہٹلر کے قیدی	جان کریزی	سراج الدین شیدا	۲/۵۰	زہریلی گیس	ایڈورڈ ڈالیس آرونز	صدیق احمد	۳/-
غدار جاسوس	ایڈورڈ ڈالیس آرونز	محمد صدیق احمد	۲/۵۰	خوفناک سانپ	مکی اسپلین	ایف ایم صدیقی	۳/-
باڈی گارڈ	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۲/۵۰	موت کا جال	جان ڈی مکڈانلڈ	سراج الدین شیدا	۳/۲۵
ہرجائی مقتول	اے اے فیر	"	۲/-	مجرم رقاصہ	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۵/۵۰
ناکام قاتل	جیمس ہیڈلے چیز	"	۳/-	شیطانی منصوبہ	پیٹر او ڈونل	سراج الدین شیدا	۲/۵۰
موت کی وادی	مچل الزالون	سراج الدین شیدا	۳/-	بھیانک انتقام	ایڈورڈ ڈالیس آرونز	صدیق احمد	۳/۵۰
فرضی مجرم	جیمس ہیڈلے چیز	اثر نعمانی	۳/-	فاتح جاسوس	بار کلے گرے	ایف ایم صدیقی	۳/۵۰
فریبی حسینہ	روز میکڈانلڈ	سراج الدین شیدا	۳/-	موت کی نیند	ہانک اسکو	سراج الدین شیدا	۳/۵۰

ہر ناول مکمل، دلچسپ اور معیاری ہے۔ کم از کم تین ناول ایک ساتھ منگوانے پر ڈاک خرچ فری اور دس ناول یا اس سے زائد کے آرڈر پر ۲۵ فیصد رعایت اور ڈاک خرچ بھی فری۔

محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین